19

C.L

100728 [illegible]

فہرست جلد اول تاریخ چین

ازین کتاب جہان نشاط انگیزیست
کہ تار مسطر آن از بریشم چنگیست

تاریخ ممالک چین

جو اقوام ملک توابع فغفور ہین سبکے حالات اسمین مسطور ہین

جسے دنیا بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام آباد ہوئی تا ۱۸۴۲ع کہ سلاطین ختا و انگلستان مین صلح کی بنیاد ہوئی

تصنیف افصح زمان ماہر علوم جیمز کارکرن صاحب مرحوم

اولاً عدالت دیوانی صدر کلکتہ کے مترجم بے عدیل وبعد صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی کے وکیل

مصنف جوہر اخلاق برگزیدۂ عالم شہرۂ آفاق

بہ تکمیل ضابطۂ ایکٹ بستم سنہ اٹھارہ سو سینتالیس عیسوی

مطبوع مطبع منشی نولکشور مجمع محاسن صوری و معنوی سلمہ اللہ القوی

سنہ ۱۸۶۴ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحبان غور و تامل علم تاریخ کو اکثر علوم پر اسواسطے شرف دیتے اور بہتر سمجھتے ہین کہ تجربہ کاری
اور مردم شناسی کے ملک مین پہنچنے کی راہ ہے اور وہان کا سفر جسنے تھوڑا سا بھی کیا وہ کچھ
ہو رہا کیونکہ دنیا کے کارخانون کی بے ثباتی اور اولاد آدم کی بدنہادی اور نیک صفاتی سے آگاہ
ہوتا اور انقلاب روزگار سے عبرت حاصل کرتا ہے اور اکثر امور دنیوی مین ایسی آنکھہ ہو جاتی ہے
کہ تفرس کو قوت پیشین گوئی کی اور زبان کو توانائی فال بیانی کی حاصل ہوتی ہے اور قیاس کو مزاولت
کے باعث یہ ملکہ ہو جاتا ہے کہ سبب کے دریافت سے انجام کا مال آغاز حال مین کہہ دیتا ہے
جیسا کہ اہل منطق صغریٰ اور کبریٰ سے نتیجہ نکال لیتے ہین اور نتیجہ سُننے سے سبب کو معلوم کر لیتا ہے
چنانچہ کسی ملک کے حکّام اور امرا کے اطوار اگر مورخ کے روبرو بیان کیے جاوینگے تو غلب ہے
کہ مآل حال کو بے تامل کہہ دیویگا سوا ان باتون کے مورخ کا علم موجب اپنی فرحت اور غیرونکی
راحت کا ہے اسلیے کہ اہل دنیا کی عادات اور حرکات اور نیرنگی زمانے کی جو ہمیشہ دیکھنے اور
سُننے مین آتی اور نادانونکے دل مین حیرت اور افسوس کو پیدا کرتی ہے اوس شخص کو نئی اور اجنبی
نہین معلوم ہوتی کیونکہ دنیا نے اپنی چال نہین بگاڑی اور آج کل کی باتونکی نظیرین سلف کے اختیار مین
ملتی اور تسکین بخش ہین چنانچہ جس ناقدر دانی کا شکوہ حافظ شیراز پانچ سو برس پیشتر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

بیت ابلہان راہمہ شربت زگلاب و قند ہست * قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینیم * وہی
حال اب بھی ہے اور قیامت تک رہیگا اور جو نصیب ور مربی پائیگا مربا کھائیگا اور کوئی کیسا ہی
لادلا عقل اور علم کا کیون نہو وہ فرزند دانش اور کمال انگوٹھا چوسیگا اور کوئی نہین پوچھیگا کہ تم
کس مرض کی دوا ہو الغرض مورخ کو تاریخ دانی عجب طرحکی تسکین بخشتی ہے اور اوسکی صحبت جوان
اور پیر عاقل اور جاہل مفلس اور تونگر بداطوار اور نیک کردار کو مفید ہوتی ہے اور غنیمت سمجھی جاتی ہے
اور جب اوسکے پاس یہ لوگ جا بیٹھتے اور احوال تاریخ کا سنتے ہین تو کمسن کو عجائبات کے باعث
سے افسانی کا مزا ملتا اور بوڑھے کو وہ ایک ماجرا اپنے وقت کا مثال مین یاد آتا ہے اور عاقل کو
مادہ تصور کا جمع ہوتا ہے اور جاہل بیچارہ بھی اپنے ہمچشمون مین گپ بینکے لئے کچھ سیکھہ لیتا ہے
تونگر عبرت پاتا ہے جب کارخانجات دنیوی کی ناپایداری کا حال سنتا ہے اور مفلس کا درد
مایوسی دور ہوتا ہے جب کسی نقل کے سننے سے دریافت کرتا ہے کہ بارہ برس مین گھورے کا
بھی دن پھرتا ہے اور خدا اپنے بندیکو تنبیہاً دُکھہ دیتا ہے مگر ہمیشہ مایوس نہین رکھتا ہے اور بداطوار
خوف زدہ ہوتا ہے کہ دنیا بازار انتقام ہے جہان سودا دست بدست کا حساب ہے اور گناہ کا
ثمرہ یہین پر ملتا ہے خصوص اوس قصور کا جو مردم آزاری سے علاقہ رکھتا ہے اور نیک کردار کو
اپنی رفتار پسندیدہ دکھائی دیتی ہے جب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحائف تاریخ کے مطالعہ سے
خلایق ہمیشہ نیک کرداری پر تحسین اور بداطواری پر نفرین کریگی حاصل کلام ہر شخص اپنے مذاق اور
استعداد کے موافق مورخ کی صحبت سے لذت یاب اور بہرہ مند ہوتا ہے اور بڑا رتبہ اور بلند پایہ
اس علم کا ہے جسکے وسیلے سے اتنی باتین حاصل ہوتی ہین لیکن ہزار افسوس کہ بعض اہل ہند جو
اور علوم مین فضیلت پیدا کرتے ہین اوسکی طرف کم توجہی کی آنکھہ سے دیکھتے ہین اور اس بات کو دل
سے اوٹھا دیتے ہین کہ علم تاریخ سے لاعلم رہنا بہت معیوب ہے کیونکہ قطع نظر اور فوائد سے محروم
رہنے کے صحبت اور ہمکلامی کے قابل وہ شخص نہین ہوتا جو اس کوچے کی سیر نہین کرتا ہے چونکہ
بندے کو علماء ہندوستان سے محبت قلبی ہے اور اون بزرگوارون کے فیضان صحبت سے

اتنا ملکہ اس غیر زبان مین پیدا ہوا ہے کہ یہ عبارت بے ہندوستانی کی مدد کے لکھتا ہون لازم ہوا
کہ ایسی عنایت اور مرحمت کے عوض مین کوئی ایسا تحفہ انکے نذر کرون کہ جسمین اگر دوسرا تکلف
نہ پایا جاوے تو اتنا تو ہو کہ نادر اور نایاب ہووے القصہ جسوقت کہ بازیچہ گردون نے مجھے
اپنا تماشا دکھایا اور دست تقدیر نے کلکتے مین دوبارہ پہونچایا اسی فکر مین تھا کہ ایک وزیر نا چیز مصنف
جوہر اخلاق دانشمندون کی مجلس مین بیٹھا ہوا بوستان دانش کے پھولون کی بو سے دماغ عقل کو معطر
کر رہا تھا کہ اتفاقاً ادہر اودہر کی نقل اور حکایت اور اخبار اور روایت کے بیان مین کشور ختا کا
ذکر آیا اوسوقت ایک بزرگ نے فرمایا کہ چونکہ اوس مملکت بزرگ کی تاریخ عرب اور ایران اور ہندوستان
کی کسی زبان مین نہین لکھی گئی اس سبب سے ہندوستان کے علماء معتبر کو بھی وہانکے حال سے زیادہ وقفیت نہین ہے یہ سنتے ہی
میرے خیال مین آیا کہ اگر کوئی ایسی تاریخ تالیف کیجاوے کہ بر سبیل اجمال اوس ملک کے جزو کل حالات کو شامل ہووے
تو نہایت مفید اور مقبول خاص و عام ہووے اور اپنا دلی مطلب حاصل ہو کیونکہ ایسے تحفے سے
بہتر کہان میسر ہو کہ سلاطین کشور فضل و کمال کے حضور مین اوسی دیار کا یہ ادنی اور کم مایہ رعیت مثل
پیشکش حاضر کرے القصہ اس کتاب کی بنا ہوئی اور چونکہ ختا کا حال بالاجمال انگریزی زبان مین ہین ہے
اہل فرنگ کی دوسری زبانون مین جو راویون کی روایت اور سیاحون کی سیاحت کے حال مین مرقوم ہے
اونکا دیکھنا ضرور ہوا ورنہ نقشہ جو بندے نے اس تاریخ کا کیا ناتمام رہتا اور جزو کل کا بیان نہوتا الحمد للہ
کہ اب پہلی جلد چھپ کر اون بزرگوارونکے حضور مین پیش کی جاتی ہے جنہون نے اشتہار کے
چھپنے سے اپنا اپنا اسم مبارک خریدارون کے زمرے مین داخل کر کے راقم کو ممنون احسان
فرمایا تھا غرض چونکہ بموجب اوس اشتہار کے یہ چاہتا تھا کہ یہ جلد اول سال گذشتہ یعنے ۱۸۴۷ع کے
اکتوبر مہینے مین قالب طبع سے فارغ ہو کر جاری ہوتی اور وہ نہو کر اتنے عرصے کے بعد چھپی ہے
اس جہت سے سبب دیر اور توقف کا بیان کرنا واجب معلوم ہوتا ہے اور مختصر یہ کہ بعد چھپنے
اشتہار اور نمونہ کے عشرہ بھی نہین گذرا تھا بلکہ اکثر جگہ وہ پہونچا بھی نہ تھا کہ صدر دیوانی عدالت کے
حکام با احتشام نے راقم کو عہدہ مترجمی مین مقرر کیا اس سبب سے فرصت کی قلت ایسی ہوتی کہ بجز

صبح اور کئی گھنٹے شب کے دوسرے وقت مطلق موقع نہ ملا کہ توجہ اسکی طرف کی جاوے فسانہ
لکھنا ہوتا تو تمام دن کی سرکاری محنت کے بعد اوسکی تصنیف مین صرف اوقات شغل راحت زادہ
تصور کیا جاتا کیونکہ قصہ کہنا اور صرف لطافت اوسکے بیان مین کرنا دشوار نہین ہے مگر تاریخ نویسی
کچھ چیز ہی اور ہے اگر یہ کتاب کسی اور زبان سے صرف ترجمہ اردو مین ہوتی تاہم کوئی ایسی زیادہ
مشکل پیش نہین آتی کیونکہ جس حال مین کہ اصل سامنے رکھی رہتی ہے تو بعینہ ترجمہ مطابق اوسکے ہوتا ہے
اور تلاش اور جستجو کی حاجت یا دوسری کتابونکے دیکھنے اور اونکے ساتھ تقابل و مواجہ کرنے اور
بالکل کی روایتون کو تطابق دینے یا غور و تامل کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہے غرض اس تاریخ
کی ترقیم کی یہ صورت ہوئی کہ باوجودیکہ راقم کو تاریخ نویسی کا مادہ موجود تھا کیونکہ ایام طفلی سے شوق
اس علم کا رہا ہے لیکن باانیہمہ جب قصد مملکت ختا کی تاریخ لکھنے کا مصمم ہوا تو اٹھائیس ۲۸ تاریخین معتبر
کتنی زبانون مین جنکی بیانوے ۹۲ جلدین ہین جمع کی گئین اور شروع سے آخر تک بالکل کو ساتھ نہایت غور
تامل کے ایک دفعہ دیکھکر ملاحظہ ثانی کرتے وقت جتنے مقامات قابل یاد کے تھے اونکا خلاصہ
لکھ لیا گیا اوسکے بعد تمام مادہ اصل اور فرع مین تقسیم کیا گیا اور اوسکی تحریر شروع ہوئی الغرض اس
تاریخ کو ترجمہ نہین کہنا چاہیے کیونکہ اس وضع کی کوئی کتاب مملکت چین کے حالات کے بیان مین
کسی زبان مین نہین ہے محنت جو اس تاریخ مین راقم نے کی ہے اگر نصف کا حال بیان کیا جاوے تو
تو وہ لوگ جو تاریخ نویسی کی دقت سے واقف نہین حمل لاف زنی پر کرینگے لیکن چونکہ اہل خرد
کے نزدیک حقوق کے اظہار مین اگر کوئی لفظ افتخار کا آوے معیوب نہین ہے اسوجہ سے جرأت
مولف کو یہ کہنے کی ہوتی ہے کہ تحریر کیوقت کوئی امر بے تمام تاریخون سے رجوع کرنے اور اکثر
مین تطابق پانیکے نہین لکھا گیا اور جو بات کہ باوجود بعض تاریخون مین مذکور ہونیکے خلاف قیاس
کے معلوم ہوتے درج نہین کی گئی اور جس صورت مین کہ راقم نے ویسی بات کو لکھا تو ساتھ ہی اوسکے
سبب اپنے شک کا لکھا ہے تاکہ اگر کسی دوسرے کی عقل مین وجہ اوس امر کو معتبر سمجھنے کی باوجود راقم
کے شبہہ کرنیکے ملے تو مجال فکر اور غور کرنیکی باقی رہے الغرض جب فرصت کا وہ حال اور محنت کا

کا یہ طور ہووے تو شکایت کی جا نہین ہے کہ اتنا عرصہ ہوا بلکہ بعض دوست جو راقم کے عہدہ
مترجمی کے کثرت کار سے واقف ہین اونکو تعجب یہی ہے کہ کیونکر اتنی بڑی تاریخ اس قلیل فرصت
مین بغیر کسی شخص کی مدد کرنیکے لکھی گئی یہانتک کہ چھاپنے کیوقت طبع کی صحت بھی جو اکثر دفع
دوستون کے ذمے یا چاکرون کے سپرد اہل تصنیف اور تالیف کرتے ہین راقم سے بالکل متعلق رہی ہے
ذیل مین ذکر دونون جلدون کے مادہ کا مندرج ہے اور اوسکے ملاحظہ سے معلوم ہوویگا کہ نام اس
کتاب کا اختصار کے لئے صرف تاریخ چین رکھا گیا ہے والا تاریخ کے سوا اوس مملکت باعظمت
کی بالکل حقیقت اور جغرافیا ہر شہر اور پرگنہ اور ہر صوبے کا سات تصریح کے مرقوم ہے یہانتک
کہ ختائیون کی زبان جو اسقدر ادق ہے اوسکی حقیقت اور حاصل کرنیکا طریق بیان مین آیا ہے
حالانکہ تاریخ نویسی سے اور ان سب باتون سے زیادہ نسبت نہین ہے جلد اول مین دو دفتر ہین پہلے
دفتر مین ختا کے پندرہ صوبون کا جدا جدا بیان ہے اور ہر صوبے کے نفس حیوانی اور نباتی اور
جمادی کا احوال اور ہر شہر کی تجارت اور خرید و فروخت اور عجائبات طبعی اور صناعی کا ذکر
اور ہر صوبہ کے زمین کی خاصیت اور قابلیت اور زراعت کی حقیقت اور اوسکے باشندون کی طبعیت و جبلت اور اونکے
علم و ہنر کا بیان ہے سوا اسکے فغفور ختا کو ہر صوبے سے جو آمدنی کہ محصول اجناس تجارت
اور خراج زمین اور محاصل ملک سے ہے سبکا حساب اس کتاب کے پہلے دفتر مین تفصیلاً لکھا گیا ہے
سوا ان باتون کے بہت سے جزویات کی خبر دی جاتی ہے جسکا فقط اشارہ اگر کیا جاوے تو یہ
فہرست زیادہ طول کھینچے اور اپنی حد سے گذر جاوے پہلی جلد کے دوسرے دفتر مین نظام ملک
اور بند و بست سلطنت کا احوال بالتفصیل ادنے سے ادنے عہدہ دار کے اختیار سے درجہ بدرجہ
فغفور کے دستور العمل تک سات شرح اور تفسیر کے مندرج ہے اور چھ محکمے جو امرا اور وزرا کے
ہین سبکی حد حکومت کہان تک ہے اور آئین سلطنت اور ضوابط عدالت دیوانی اور فوجداری
سبکی خبر بہ تفصیل تمام اسمین مذکور ہے علاوہ اسکے ختائیون کے بالکل رسومات کتخدائی اور تجہیز
اور تدفین اور مہمانیون کے دستور اور کورنش اور صاحب سلامت کے قاعدے صفحہ

بیان پر تفصیل وار مکتوب ہین پوا ان حالات کے ختائیون کے علوم اور فنون اور مذہب
اور حکمت عملی کے تینون بات تہذیب اخلاق اور تدبیر منازل اور سیاست مدن جو اس ملک پر
ختم ہین اور علم ریاضی کے تمام اصول یعنے چارون فن ہندسہ اور حساب اور ہیئت اور موسیقی
اور علم ریاضی کے فروع یعنے علم جر اثقال اور جر الماء و نیر نجات وغیرہ سبکا احوال اسی
دفتر مین درج ہے اور فغفور کی افواج خشکی اور بحری اور کوتوالی اور ضبط و ربط کا ذکر ساتھ تفصیل
کے کیا گیا ہے اور خاتمہ دفتر دوم کا ختائیونکے فضائل اور رزائل کے بیان مین ہے مولف
کی دانست مین کوئی بات ادنی اسی جزویات سے بھی جو قابل بیان کے دکھائی دی ہے
نہین چھوٹی اور غالب ہے کہ جو بزرگواران دو دفترون کو ملاحظہ کرینگے وہ کشور ختا کی حالات اور
دستورات اور تکلفات اور عجائبات سے اسقدر واقف ہووینگے کہ بدون تکلیف سفر و رنج
سیاحت ملک ختا کی سیر اپنی آنکھون سے کرینگے غرض پہلی جلد مین یہ دو دفتر مرتب ہین اور
دوسری جلد جو سال آیندہ مین چھپیگی اوسمین تین دفتر مرتب ہین اور پہلے دفتر مین ختا کے
بادشاہون کا تذکرہ حضرت نوح کیوقت سے سنہ ۱۸۴۲ع تک ہے اور اوس قدیم ایام یعنی نو آبادی
دنیا سے آج تک ہر فغفور کی عادات اور حرکات و سکنات اور مملکت ختا کی حالات ہر ایک کے
عہد دولت مین شرح دار بیان ہے اور اس دفتر مین تاریخ کے سوا پند و نصیحت موقع موقع پر
قلمبند ہے تاکہ کم سن اور ناتجربہ کار پڑھنے والون کو راہ دنیا داری کی معلوم ہووے اور
اسی خیال سے فغفورونکے خانوادون کی ترقی اور تنزلی کے اسباب بالتفصیل مرقوم ہین اور
اس جلد کے دوسرے دفتر مین ملک ختن اور تبت اور ماچین اور جتنے ملک اور جزائر کہ
باج گذار یا فرمان بردار ملک ختا کے ہین کسیکا ذکر نہین چھوٹا ہے اور تیسرے دفتر مین اوس
لڑائی کا احوال ہے جو ختائیون اور انگریزون مین بالفعل ہوئی ہے الغرض اس فہرست کے
ملاحظہ سے اصل حقیقت اس تالیف کی ظاہر اور یہ بات سب پر باہر بشک ہوگی کہ کسقدر
محنت اور سعی سے یہ نسخہ مرتب ہوا اور اتنی باتونکا مجموعہ بنایا گیا کہ اسکے دیکھنے سے

علمای ہندوستان کی لاعلمی ملک ختا کے باب مین باقی نہین رہیگی اور کوئی خبر ضروری دانستہ کے احاطے سے باہر نہین چھوٹ جائیگی لیکن اگر میرے اتنے خون جگر کھانیکے بعد بھی کوئی امر قابل الذکر سہواً و خطاءً مندرج نہوا ہو اور ارباب ادراک کو یہ تاریخ چین اس کمترین کی خطا پر چین بر جبین کرے تو عذر بندے کا یہی ہے مصرع کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود * پس کشور ختا کے بیان مین جو خطا واقع ہوئی ہو عطا سے اوسکو معاف فرماوین

محمد عمر سراج الدین ایم اے
۷ رجب ۱۳۰۳

تاریخ چین

دفتر اول

باب اول

چین تاریخ دانی کے فغفورون پر واضح ہے کہ ایام قدیم سے مملکت وسعت آگین چین کا نام اور وہان کی صنعت اور حکمت کا شہرہ تمام ہر اقلیم مین تھا لیکن بسبب نہونے راہ و رسم اوس ملک کے لوگون سے کوئی عقدہ وہان کے نقیر و قطمیر کا کبھی کسی پر نکھلا اور جو کچھ کہ احیاناً کہین ظاہر بھی ہوا تو لوگ اوسے فسانۂ عجیب اور حکایت غریب سمجھے یہان تک کہ عاقل اوسے باور نہین کرتے تھے اور اہل خبرت اوسپر کان نہین دھرتے اور چونکہ اہل خطا اجنبی کی صورت سے نفرت کرتے اور خود بھی خطاء اجتہادی سے کسی اقلیم کی سیر کو معیوب سمجھتے تھے اس لیے اپنے ملک کو جس طرح لشکر کے قلب مین بادشاہ ہوتا ہے عین بیچ زمین مین واقع جانکر بلقب چنگوی یعنی سلطنت درمیانی نامزد کرتے اور کہتے تھے کہ اونکے ملک کی چارون طرف اور سب ولائتین مثل جزائر کے اس بے حقیقتی کے ساتھ واقع ہین جیسے آفتاب کے گرد ستارے غرض غرور اور جہل اس خیال کے باعث تھے پر جب تجارت کے وسیلے سے اہل خطا کو عرب اور فرنگستان کے لوگون سے راہ و رسم پیدا ہوئی اور ا ملکون کی خوبیان اوس دیار مین مشہور ہوئین جب اونکی بیجا فہمیان دور ہوئین

ہنر پر نہ بھول اپنے اسے بے ہنر	کہ تو ہے ہنر سے تہی
گلستان مین ہین پھول اقسام کے	مگر ایک سے ایک ہے

ہے مہتاب ہر چند عالم فروز	ولے بے حقیقت ہے ہنگام روز
چہ خوش گفت گوینده نیکمرد ✤	خدا پنج انگشت یکسان نکرد ✤

الغرض چین کا نام جو اکثر زبانون مین اندک تغیر اور تبدیل کے ساتھ مروج ہے ختن والون سے سُن سنے مین آیا اور بعض خطائی مورخون نے یہ بھی مذکور کیا ہے کہ فغفور چینگچی ہوانگٹی نے بنگالے کی طرف ایک جنگی بہر بھیجی تھی اور وہ بہر جن ملکون سے گئی وہان شہرت اوسکے نام کی پھیلی لیکن بنگالے کی کسی تاریخ کی کتاب مین اوسکا ذکر نہین ہے اور نہ کسی تذکرے مین اسکا مذکور ہے اور قیاس سے بھی دور ہے کہ وجہ تسمیہ کا شہرہ اِس جہت سے ہوے غرض یہ امر واقعی ہے کہ اوس مملکت عظیم الشان کا نام و نشان ہمیشہ سے نزدیک و دور مشہور ہے چنانچہ ایام قدیم سے حکمت چین اور حجت بنگالہ عوام الناس مین ضرب المثل ہے خاص ملک چین کی سرحد شمالی پر ملک تاتار واقع ہے اور مشرق پر بحر چین اور مغرب پر کوہستان اور صحرا اور بیابان تبت اور جنوب مین بحر محیط اور ملک ٹانگین اور ختن اور دیوار خطا سے سمندر تک جو شمالی اور جنوبی سرحد مین خاص ولایت چین قریب آٹھ سو کوس طول مین اور مشرقی سمندر سے سرحد تبت تک ساڑھے سات سو کوس عرض مین ہے مگر فغفور کی عملداری کی وسعت اِس سے کہین زیادہ ہے اور دفعتہً بیان مین نہین آسکتی اور اوسکا حال تفصیلاً آگے چل کے کھلے گا انشاء اللہ تعالی اور یہان اتنا ہی کافی ہے کہ اسکندر رومی اور دارا اور قیصر کے تابعدار اتنے بندۂ خدا کبھی نہین تھے اور نہ اس وسعت کا ملک اونکے زیر فرمان تھا اور نہ کسیکی سلطنت کو ایسا قیام ہوا جیسا کہ اِس جہان حادث پر حوادث مین مملکت خطا کو دوام ہوا ✤ **مثنوی لمولفہ** ولا ملک دنیا پہ مت جی لگا ✤ کہ پل بھر مین سب کچھ یہ ہوگا فنا ✤ نہ دارا رہا اور نہ وہ داوری ✤ نہ وہ حشمت و جاہ اسکندری ✤ نہ قیصر رہا اور نہ قیصر شہی ✤ نہ وہ ملک فیروزی و فرہی ✤ کسیکا نہ ٹھہرا یہان پر قدم ✤ نہ کاؤس و کسری نہ خسرو نہ جم ✤ ہی ملک خطا گرچہ یکحال پر ✤ مگر اعتماد اوسپہ ذرہ نکر ✤ اگر آسمان کینہ جوئی پہ آئے ✤ تو دم بھر مین کچھ اور ہی کر دکھائے ✤

جہان اے برادر نہ ماند بہ کس ✤ دل اندر جہان آفرین بند و بس ✤✤

باب دوم

بعضے مورخ خطا کے ملک کو پندرہ صوبون مین اور بعض سولہ اور بعض اٹھارہ مین تقسیم کرتے ہین لیکن اس اختلاف سے کچہ قباحت واقع نہین ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص نے اپنے تحقیق کے اعتبار سے روایت کی ہے لیکن جن لوگون نے ان باتون مین تردد کیا اونھون نے یہ کہا ہے کہ درحقیقت اوس سلطنت باعظمت کی قسمت پندرہ صوبون مین کرنی درست ہے۔

پہلا صوبہ پیچیلی کہلاتا ہے اور دارالامارہ پیچین اوسمین واقع ہے جب سردار تاتار کا دور وہان ہوا اوس بادشاہ نے اس سوچ سے وہان بود و باش اختیار کی تاکہ اپنے وطن سے قریب رہے اور اگر خطائیون کا بلوہ عام ہوے تو اپنی سرحد تک پہنچ جاوے غرض جب اوسکی سلطنت کو استحکام اور قیام ہوا اور خوف مٹا جب بھی بیت السلطنت کی تبدیلی نہوئی مگر موسم گرما مین فغفور واسطے تفریح طبیعت اور کسب راحت کے شہر جی ہول واقع سرحد تاتار مین جاتے ہین اور وہان کی سرزمین نزہت آئین اور آب و ہواے معتدل فرحت آگین سے حظ اوٹھاتے اور شکار کھیلا کرتے اور جاڑون کی آمد آمد تک رہ کر پھر دولت سرائے پیچین مین تشریف لاتے ہین پس اس صوبے کے شمال کی جانب دیوار خطا اور جنوب مین صوبجات شانٹون اور ہونان اور پورب کی سمت سمندر اور پچھم کی طرف صوبہ شان سی کے پہاڑون کی قطار واقع ہے اور زمین یہان کی بے نشیب و فراز مثل کف دست کے برابر ہے اور چونکہ ریتی بہت ہے اور آفتاب کی تمازت بشدت ہوتی ہے اس لیے مثل زمین اور صوبجات کی تیز اور زرخیز نہین ہے پھر بھی چانول کی فصل اچھی ہوتی ہے غرض اگر اس صوبے مین دارالسلطنت نہوتی تو تین کرور اسی لاکھ باشندے جو یہان بود و باش کرتے ہین اونکی غذا کی صورت ایسی ناقص اور ناقابل زمین سے میسر نہوتی لیکن چونکہ پیچین کا شہر پاے تخت اور ساری مملکت کی تجارت کا مرجع ہے اور تجار

اور بیپاریون کا مجمع اور بوسیلہ دریا خصوص بذریعہ نہرون کے وہان تک پہنچنے مین دقت اور کلفت کم ہوتی ہے اس سبب سے پچیلی کے لوگ قحط کی صورت بدخوابی مین بھی نہین دیکھتے ہین ؛ اس شہر کے باشندے صاحب علم یا اہل حرفہ کم نکلتے ہین لیکن لڑائی بھڑائی کے قابل خوب ہوتے اور دونون قوتین جو سپاہی کو لازم ہین یا وہ بدون اونکے سپاہگری مین خامی اور ناتمامی رہتی ہے یہان کے باشندون مین پائی جاتی ہین یعنے طاقت جسمانی اور قوت طبعی کیونکہ اگر پہلی قوت نہووے تو لڑائی کی ضروری ورزشون مین قصور پایا جاوے اور دہاوا مارنے اور کشش و کوشش کرنیکی توانائی نہووے اور دوسری قوت جب تک نہین ہوتی ہمت اور جفاکشی اور بھوک پیاس کی شدت کی برداشت اور میدان جنگ مین زخمون سے بغلگیری اور موت سے چار چشمی کرنی غیر ممکن ہوتی ہے الغرض پچیلی کے باشندون مین یہ دونون قوتین ہین اور جنگ و جدل کی طرف طبیعت اونکی بہت میلان کرتی ہے لیکن کسب علم مین توجہ کم ہوتی ہے ؛ دارالامارہ چین کا شہر بہت بڑا ہے وہ او رشکل مربع مستطیل نو کوس کے عرصے مین ہے اور شہر پناہ کی دیوار بیس ہاتھ سے زیادہ اونچی اور زیر دیوار ایک چوڑی اور گہری کھائی کھدی ہوئی ہے اس دیوار کے اوپر ستر ستر گز کے فاصلے پر چارون طرف برج ہین اور اونکی بلندی دیوار سے ستائیس ہاتھ اونچی ہے اور ہر برج کے دو طبقے ہین پہلے مین توپین چنی ہوئی ہین اور دوسرے طبقے مین پہرچوکی کے سپاہی رہتے ہین ؛ شہر پناہ کی دیوار کی نیو سترہ ہاتھ چوڑی ہے اور فصیل کے اوپر اتنی ہے کہ بارہ سوار ملے ہوئے اوسپر گھوڑا دوڑا سکتے ہین جسوقت کوئی مسافر فرنگستان کے کسی شہر کے قریب آن پہنچتا ہے تو بڑی عمارتین شاندار اور گرجان کے منار دور سے دکھائی دیتے ہین اور علی ہذا القیاس اہل اسلام کے شہر جیسا کہ قسطنطنیہ کے نزدیک جب آدمی پہونچیگا مسجدون کی گنبدین اور بالاخانون کی چھتین اور منارون کی چوٹی پہلے دکھائی دیویگی مگر چین کا حال اسکے برعکس ہے یعنے جب تک شہر پناہ کی دیوار اور ڈیوڑھیان طے نہین ہون

ایک حویلی کی صورت دکھائی نہین دیتی اور سارے شہر مین ایک بھی ایسی عمارت نہین ہے
کہ جسکی بلندی شہر پناہ کی دیوار سے زیادہ ہے اور اگر تیر بھر کے فاصلے سے کسی شخص جنب کو
شہر پناہ کی دیوار باہر سے دکھائی دیجاوے تو یہ سمجھے کہ کسی میدان وسیع مین دیوار کھینچی ہوئی
ہے اور بڑے بڑے برج توپخانون کی مانند جگہ بجگہ بنے ہوے ہین لیکن جسوقت صدر دروازے
کے اندر قدم رکھیگا تو شہر بارونق اور پر تکلف دکھائی دیگا عین شہر کے بیچ مین سے ایک
چوڑی سڑک گئی ہے اور دورویہ دوکانین ہین جسمین ہزارون طرحکی جنس تجارت کی چنی ہوئی
ہین اور ہر دوکان کے سامنے اقسام رنگ کے فیل پائے کوئی سنہرے کوئی روپہلے صیقل کیے ہوے
اور اوپر اوسی دوکان کی چیزون کی فہرست اور بیچنے والون کی طرف سے اونکی تعریف
لکھی ہوئی ہوتی ہے اور دوکانون کی دیوارین اقسام طرحکے رنگ سے رنگی ہوئین ہین
اور ہر پیل پائے پر جھنڈیان طرح بطرح کی اوڑتی رہتی ہین اور حقیقت یہ ہے کہ بازار کے
دونون سمت کیفیت باغ و بستان موسم بہارستان کی سی پائی جاتی ہے **مثنوی**
دوکانین قطعدار ہر سو بنین * قرینے سے انواع چیزین چنین * کسی سمت میونکا بازار ہے
* کسی جا پہ پھولون کا انبار ہے * مٹھائی کی دوکان پہ یکسر ہجوم * مگس شہد پر جیسی کرتی ہے
جھوم * مٹھائی جو فرہاد لب پر دھرے * تو شیرینی سے دل اپنا کھٹا کرے * کوئی
سرخ رو پان ہے بیچتا * رگ تان سے جان ہے اینچتا * جہان عطر والون کی دوکان ہے
تو پھر وہان معطر دل و جان ہے * کھلونے عجائب دھرے یکطرف * غم دل جسے دیکھ
ہو برطرف * جواہر کی دوکان پہ ایسی چمک * کہ خود جوہرون مین نہین وہ دمک * کہین
اطلس چین کی پوشاک ہے * کہ شائق کا دل اوسپہ صد چاک ہے * ہوئی شب تو پھر ہے
عجائب سما * کہ یکسر منور زمین آسمان * غرض خوبیان ایسی اسے دو مین * نہو کیونکہ آخر
ہے بازار چین * غرض جتنی چیزین دوکانون مین چنی ہوئی ہین اون مین سے نابوت
بنانے والون کے صندوق مین جو تکلف ہوتا ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے * تمام

مملکت ختا مین اس پیشے کے لوگ کثرت سے ہین اور مردون کی قدر و تعظیم جو ختا مین
کی جاتی ہے روے زمین پر کہین نہین ہوتی اوسکا حال شرح وار دوسرے دفتر مین بیان
ہوگا پچپین کے شہر کی دو تقسیم کی گئی ہے ایک کا نام ختائی شہر اور دوسرا تاتاری شہر
کہلاتا ہے اور مورخون مین اختلاف ہے کہ کس عہد مین یہ دو تقسیمین شہر کی ہوئین بعضون
کی روایت یہ ہے کہ جب اس ملک مین مغلون کی سلطنت ۱۳۰۰ تیرہ سو مسیحی مین قائم ہوئی
اس قوم کے جتنے لوگ تھے اہل چین سے الگ ایک جگہ بود و باش کرنے لگے چونکہ
اوس محلے کی عمارتین اونھون نے بنائین تھین اس لیے اونکا مسکن اونکے نام سے
نامزد ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب مانچو تاتار کا دور ہوا جن کے خاندان مین بالفعل و حالی
سلطنت ہے اون کے رہنے کے لیے شہر کا ایک قطعہ ختائیون سے الگ مقرر ہوا
اور وجہ تسمیہ یہی ہے کہ پچپین کا نصف شہر تاتاری کہلاتا ہے اور ایک دیوار اونچی اور
چوڑی اوسکے چارون طرف کھینچی ہوئی ہے تاکہ علیحدگی بصاف معلوم ہو اور یہ حصہ
پچپین کے شہر کا نہایت آراستہ اور پیراستہ ہے ٭ دار الامارہ کے شہر کی راہین چوڑی
اور سنگی بنی ہوئین اور دوکانین بوقلمون سامان آرائش گوناگون کے سجی ہوئین ہین لیکن گلی
کوچے کا حال تباہ ہے یعنے بیشتر مقام پر بسبب تنگی کے صرف ایک آدمی کے جانیکی راہ
ہے اور کہین کہین ایسی تنگی ہے کہ اگر راہ چلنے والے دہنے بائین ہاتھون کو پھیلائین تو دونون
پہلو کے مکانات چھو سے جائین اور چونکہ گلیان کچی ہین گرمیون مین گرد و غبار سے اور
برسات مین کیچڑ سے لوگون کو سخت حیرانی ہوتی ہے ٭ شہر کے نو دروازے نہایت شاندار
اور اون مین سے جنوب کیطرف تین قریب قریب واقع ہین اور بیچ کا دروازہ فغفور کے
رہنے کے قصر عالی اور محل سرا اور دیوان خانے اور محکمات سلطنت کا ہے اور یہ سب
عمارتین ایک جا پر ہین بلکہ فغفور کے ہر طرح کے علاقہ دار اوسی ایک دیوار کے احاطہ مین
رہتے ہین اور اوسی عرصے مین جو اڑہائی کوس کا ہے سارا کارخانہ نظام و انتظام مملکت

اور بند و بست ولایت کا دولتخانۂ فغفور کا واقع ہے ہر چند کہ یہ جگہ مین شہر کے درمیان ہے
پر صناعی اور کاری گری کی بدولت باغ اور صحراؤن کی فضائیت اور سبزہ اور آب و ہوا کی
کیفیت وہان حاصل ہے چنانچہ ایک نہر فغفور کے دولتخانے سے نکلی ہے جو آب زلال سے
لبالب بہتی ہے اور دونون کنارے کی زمین مین کسیطرف سبزی کی لہک او کہین پھولون کی
مہک کسی جا رنگت گل کا ڈہڑاپن اور کسی جانب ریحان اور سنبل سے کیفیت چمن ادہر
پانی کی لہر سے دل لہراتا اودہر سبزے کی بہار سے جی بھر جاتا نہر مین پانی کا زور درختون پر
چڑیون کا شور ادہر ٹیلے کا مزہ اور اودہر دامن کوہ کی فضا غرض عجب طرحکی کیفیت تمام
ہر صبح و شام حاصل ہے کہ جسکی تعریف مین کلام نختون کے بھی خام ٹھہرتے اور بیان
کاملون کے نام دہرے جاتے **نظامی** سوادش زبس سبزہ و مشک بید * چو باغ ارم
منبتش صد امید * بہشتی شدہ بشبیہ پیرائش * دگر کوثرے بستہ بر دامنش * ز تیہو و دراج و
کبک و تدرو * نیابی تہی سایۂ بید و سرو * گرانیدہ بومش بر آسودگی * فرو شستہ خاکش
ز آلودگی * ہمہ سال ریحان او سبز شاخ * ہمیشہ درو ناز و نعمت فراخ * زمینش بآب زر آغشتہ
اند * تو گوئی دروز عفران کشتہ اند * خرامندہ بر سبزۂ آن زمین * خیالی نیابی بجز خورمی *
اور لطیف تر یہ ہے کہ اون سب تکلفات پسندیدہ مین بیساختہ پن پایا جاتا ہے اور اس
بے تکلفی مین بھی ایسا تکلف ہے کہ اوسکی تعریف ہو نہین سکتی کیونکہ کمال تقلید کا یہ ہے کہ
ہو بہو اصل معلوم ہووے اور یہ بات اس چار دیواری کے درمیان اتنی پائی جاتی ہے
کہ کسیکو یہ تمیز نہین ہو سکی کہ لق و دق شہر کے اندر دہات اور صحرا کی کیفیت فقط حکمت اور
صنعت کے رو سے میسر ہے بلکہ ظاہر اسباب سے یقین یہی ہوتا ہے کہ ایک صحرا مین
عمارتین بنا تین گئی ہین اور کئی بڑی بڑی جھیلین اسمین کھدی ہوئی ہین جسکی خوبیان قابل دید
و شنید ہین القصہ ان جھیلون کے درمیان جو صناعی جزیرے بنے ہوئے ہین اون پر
فغفور کی محلسرائین اور دولت خانے ایسے موقع کے ساتھ واقع ہین کہ اونکے اوپر سے

بمجرد ایک ہی نگاہ سے دریا اور صحرا اور کہسار اور باغ اور چمن اور سبزہ زار اور جہان کے تمام مناظر حسنہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے غرض جب دفتر دوم مین چین کے باغون کی حقیقت بیان ہووینگی اس جگہ کی کیفیت تحریر مین آئیگی ✦ شہر پیچین مین بیس لاکھ سے زیادہ باشندے ہین بلکہ بعض راویون کی روایت ہے کہ تیئیس لاکھ ہین غرض اس حساب کو وہ شخص مبالغہ نہین سمجھیگا کہ جو اس شہر مین ایکدفعہ بھی پھرا ہوگا خلاصہ یہ کہ اوس نو کوس کے دایرے مین ایک خطائی عورت کی صورت نہین دکھائی دیتی ہے اور صرف مردون کی اسقدر کثرت ہے کہ شانے سے شانا چھلتا ہے اور جسطرح جسے دوسرے ملکون مین میلے ٹھیلے کے دنون مین جمعیت ہوتی ہے اور جگہ کی تنگی کے سبب ایک دوسرے پر گرا پڑتا ہے پیچین مین ہر روز ویسی ہی کثرت ہے اور جب کہ اس کثرت مین بجز چند مستورات تاتار کے کسی اور عورت کی صورت دکھائی نہین دیتی تو قیاس کے لئے کافی ہے کہ زن و مرد ملا کے کتنی خلقت ہوگی کیونکہ بجز تبت کے جہان خلقت مرد کی عورت سے سہ گونہ زائد ہے ہر ملک مین عورت کی کثرت مرد سے زیادہ ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ وہان بھی مستورات ذکور سے زائد ہونگی غرض جب کہ سواری پادشاہی امرایا شہر کے کبرا کی جلوس کے ساتھ شہر مین نکلتی ہے اوسوقت خلق کی ایسی بھیڑ ہوتی ہے جسطرح چوٹیان ماند سے نکلتین ہین اب یہان کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایام قحط مین اس شہر مین بڑی تباہی ہوتی ہوگی کیون کہ جس صوبے مین اتنے لوگ ہون اور وہان اناج کی پیدائش مطابق خرچ کے نہو تو پھر وہان کی تباہی کا کیا پوچھنا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ فغفور نے ہمیشہ کے لیے ایسا بندوبست کر رکھا ہے کہ اگر آٹھ برس تک بھی برابر قحط رہے تو پیچین اور چارون گرد کی بستیون کے باشندون کو سرکار سے برابر خوراک پہونچائی جاسکتی ہے غرض اس فیاضی کا حال آگے چل کے کھلےگا خصوص دفتر دوم مین اسکا بیان تفصیلاً مرقوم ہے ✦ مانچو کی قوم سے ایک سردار تاتار ذی شعور عالی وقار کو پیچین کے شہر کی کوتوالی کا عہدہ ہے اور پادشاہی

انبار خانے اوسکے سپرد ہین جو قحط کے اندیشے سے ہمیشہ ذخیرون سے معمور رہتے ہین
اور دارالامارہ کے اطراف مین بڑے بڑے دس شہر ہین جن مین چانول کے گولے بہت
ہین اور اورون کو بھی معمور رکھنا اوسی سردار کے ذمے ہے غرض سچ تو یہ ہے کہ اور کسی
اقلیم کے پادشاہ کو قبلہ عالم کا لقب اتنا زیب نہین دیتا ہے جسطرح خطا کے شہنشاہ کو کیونکہ
اپنی رعیت کی پرورش اور اونکی بہبودی کے لیے کوشش کرنے کو سب کامون سے مقدم
اور سب مہمون سے اعظم جانتا ہے اور قحط سالی کے ایام مین انبار خانے کے دروازے
وا رہتے ہین اور لوگ فکر اذوقہ سے رہا اور سب طرحکا خراج اور خزانہ کی اس سرکار فیض آثار
سے معافی ہوتی ہے اور فغفور والاشعور یہان تک اپنی رعیت کے ساتہ فیض خاوندی
سے پیش آتا ہے کہ خالق کی خفگی کے آثار مخلوق کے ذہن دلپر غبار تک نہین لاتے **
پیچیین کا ناظم باوجود اس جاہ وجلال کے شہر کوتوال کہلاتا ہے اور تمام شب شہر مین
اوسکو گشت کرنا ہوتا ہے تاکہ اپنے اپنے پہرون پر سپاہی اور چوکیدار ہوشیار اور اپنے
کام سے خبردار رہین اور اسکے تابع کے جتنے لوگ ہین ایسے ہوشیار اور دیانت دار ہین کہ
مدتون کسیطرح کی چوری یا سرزوری کم ظہور مین آتی ہے اور اگر کسی نے مہینون کی سعی اور
محنت سے نقب بھی کھودی تو مال کے لیجانے مین سلامت جانا اور جان بچانا محال ہوتا ہے
پھر رات کے بعد شہر کے سب دروازے جو سڑک کے موڑ پر واقع ہین بند ہوتے اور اون پر
دربان کھڑے رہتے ہین اور بجز طبیب کے یا جو اوس کی طلب مین جاتا ہے کسی اور کو مکان
کمیا کہ گذر کرنے دیوین اور جو لوگ اس طرح جانے بھی پاتے ہین تو بے مشعل کی روشنی ساتہ لیے
آمد و رفت نہین کرنے پاتے اور یہ بڑا لق و دق شہر جسمین تمام روز شور و غوغا سے حشر برپا رہتا ہے
شبکو محلہ خاموشان ہو جاتا ہے کیونکہ شادی بیاہ ناچ رنگ کھانا پینا محفل مجلس اور ہر طرحکا
چرچا پہر شب کے اودہر ہی تمام ہو جاتا ہے اور بعد دروازون کے بند ہونے کے کسی کی مجال
نہین کہ دروازے کے باہر قدم رکھے یا اپنے مکان مین بھی غل غوغا مچاوے اور دن کو بھی

ہر گلی کوچے مین کوتوال کے پیادے متعین ہین تاکہ کوئی شخص فتنہ و فساد اور کسیطرحکی بے ادبی نکرنے پاوے اور یہ لوگ ہر وقت کمر لبتہ کمر مین تلوارین باندہے اور ہاتھہ مین چابک لیے کھڑے رہتے اور حکم شاہی یہ ہے کہ وے بے تکلف اوس شخص کو مار بیٹھین خواہ ادنی خواہ اعلی جس سے کوئی حرکت خلاف ادب اور تہذیب کے سرزد ہووے غرض اس نظام و انتظام اور ربط و ضبط کے سبب سے بیچین مین یہ امن و امان ہے کہ روے زمین کے کسی شہر مین شاید ہووے ❊ اب ذکر سابق سے یہ گمان نکیا چاہیے کہ بیچین مین ہر شخص تونگر اور مایہ ور ہے یا کسیکو تنگی اوقات نہین ہے کیونکہ کثرت خلائق کے سبب سے بشیترونکی اوقات ایسی ناچاری سے کٹتی ہے کہ مفلسی اور تنگدستی حد سے گذر جاتی ہے چنانچہ خشکہ اور نمک اور کبھی ایک آدہ لسن اور پیاز کی گرہ کے ساتہ اونکی غذا برسون ہوا کرتی ہے اور دودہ اور گھی کا تو کیا ذکر ہزارون کی عمر کٹ گئی ہے لیکن روٹی کی صورت اونھون نے نہین دیکھی بلکہ بعض کے حق مین قحط عام کے ایام باعث مسرت تام ہوجاتا ہے کیونکہ سرکار سے اونہین کو کھانیکو ملتا ہے اور اون بیچارون کی پوشاک کی یہ صورت کہ نیلی مرزائی مشابہ مغلی کرتے سے موٹی جکٹ کپڑیکی گلے مین پڑی رہتی ہے اور اوسی طرحکا ایک پایجامہ اور گھاس کی بنی ہوئی ٹوپی سر پر اور گھاس ہی کا بنا ہوا جوتا چڑہا رہتا ہے اور غالب ہے کہ بدن پر سے یہ کرتا اور پایجامہ دم بھر کے لیے برسون نہین اوترتا جب تک کہ چیتھڑونکی نوبت اور دوسرے جوڑے کی بہت حاجت نہین ہوتی ہے اور شہر بیچین مین گرانی ہمیشہ رہتی ہے یہانتک کہ اہل حرفہ مین سے جو بہت کامل ہین اونکو اگر آٹھہ آنے روزا جر کے ملین تو وہ غنیمت سمجھین اور اکثر غربا فقط کھانے کپڑے پر خدمتگاری کرتے ہین اور چونکہ یہ سب باتین فغفور کے حضور مین روشن ہین اسی سبب سے چانول اور جوار باجرے کے ذخیرے سرکاری انبار خانون مین ہمیشہ معمور رکھے جاتے ہین ورنہ ایک سال کے قحط مین نقشہ بیچین صفحۂ روے زمین سے مٹ جاوے بلکہ اطراف و جوانب کے گانوا و شہر

بھی نیست اور نابود ہو جاوین اور بعض سیاحون کا یہ بیان ہے کہ حوالی دار الامارۃ کی لستیون
مین لاکھون آدمی ہر سال ایام سرما مین سردی کی شدت سے مر جاتے ہین اور لباس گرم
تو کیا اوڑھنا بچھونا تک میسر نہین ہوتا اور نہ کوئلا نہ لکڑی اونکے نزدیک ہوتی ہے کہ اوسے
جلا کے سختی سرما کو دور کرین اور اگر جنگل پاس ہوتا تو وہان سے غربا لکڑی چن لاتے اور جلاتے
بلکہ سیکڑون کوس تک کفدست میدان ریگستان ہے اور علاوہ اوسکے جاڑون مین مفلسی
سے اور گرمیون مین امراض حارہ سے کہ جسکا سبب ظاہرا کثافت کوچہ اور تنگی مکانات اور
ہر گھر مین کثرت باشندون سے ہے ہزارہا لوگ ضائع ہوتے ہین باوجود اسکے آبادی کا وہ
حال ہے جو مذکور ہوا + اب لازم ہے کہ کچھ بیان اون شہرون کا کیا جاوے جو بعد دار الامارۃ
کے صوبہ پیچیلی مین قابل تذکرہ کے ہین + واضح ہو کہ دوسرا شہر پیچیلی کے صوبے مین ٹیوٹین فو
کہلاتا ہے اور بعد دار السلطنت کے اسیکا رتبہ معلوم ہوتا ہے اور پیچیلی کا ناظم ہمیشہ اسمین
بود و باش کرتا ہے اسکی سرزمین بہت لطیف اور زرخیز ہے اور تمام صوبے مین سوا پیچین کے
ایسی آبادی کسی مین نہین ہے + ہوکین فو تیسرا شہر پیچیلی کا ہے اور بجز اسکے اس شہر کی کوئی
دوسری بات مشہور نہین ہے کہ فیمابین حدود اسی شہر کے ٹین چن نام ایک دوسرا شہر ہے
جسکو لارڈ مکارٹ نے بہادر پادشاہ انگلستان کے سفیر نے طول و عرض مین برابر لندن کے
ٹھہرایا ہے حالانکہ خطا کے شہرون مین اوسکا رتبہ بہت کم ہے + چوتھا عالیشان شہر اس
صوبے کا چین ٹین فو کہلاتا ہے اور وہ اسقدر وسیع ہے کہ تیس شہر اوسکے توابع ہین اور
اوسکے شمال کیطرف پہاڑون کی ایک قطار ہے جسمین اقسام طرحکی جڑی بوٹی پائی جاتی ہے
+ یان ٹین فو کا شہر قریب سمندر کے واقع اور کاغذ وہان بنتا ہے اور چارونطرف اوسکے پہاڑ ہین
جسمین ٹین کے بہت سے معدن ہین + شیوین ہوا فو ایک شہر بزرگ اور عظیم الشان ہے اور عمارتین اسمین
کثرت سے اور خوبصورت ہین اور رستے بہت صاف اور وسیع اور تریپولیے جگہ بجگہ نہایت
پر تکلف ہین اور یہ تریپولیئے بطور یادگار کے اون لوگون کے لیے بنے ہین جو سپاہگری یا علم

ہنر یا خیر خواہی سرکار یا اور کسی امر مین مشہور تھے اور جسطرح فرنگستان کے شہرون مین منار
وغیرہ اِن باتون کے لیے سرکار سے یا اتفاق رعایا سے بنائے جاتے ہین اوسیطرح ختنا مین
ترپولیون کا دستور ہے کہ نام ورون کے بقاے نام ونشان کے لیے تیار ہوتے ہین چونکہ دیوار
ختنا اس جگہ سے بہت قریب ہے اگلے دنون مین جب چین مین ملکی پادشاہ تھے وے لوگ
خوف سے یورش تاتار کے چند قلعے اس جگہ پر حفاظت ولایت کے لیے تعمیر کیے تھے اور
اب ہر چند بسبب متحد ہونے پادشاہ خطا اور تاتار کے اوسکی کچہ حاجت نہین ہے مگر پھر بھی
وہ عمارت قدیم موجود ہین اور اون مین بدستور سابق فوج متعین رہتی ہے کیونکہ داشتہ آید بکار*
اس صوبے مین ایکاون شہر ہین لیکن جنکا ذکر ہوا فقط انھین کا حال بیان کے قابل تھا
اس لیے معرض ارقام مین آیا* صوبے پیچیلی کی سرزمین مین یہ خاصیت زور سے کہ چار عنصر
سے تین مین شور ہے یعنے آب وہوا وخاک مین شوریت حد سے زائد ہے چنانچہ بعض پرگنون
مین اگر صبح کیوقت میدانون پر نظر کیجیے تو یہ معلوم ہووے کہ ایک سپید چادر کا فرش کوسون
تک بچھا ہوا ہے اور یہ فقط شوریت سے ہوتی ہے جو شب بھر مین جمجاتی ہے اور ہوا مین
یہ شوریت ہے کہ باوجود اسکے کہ غربا نہایت کثرت سے چھوٹے چھوٹے غلیظ اور تنگ مکانون
مین رہتے اور اکثر گھرون مین یہ حال ہے کہ اونکے رہنے والے تمام شب گویا ایک کے اوپر ایک
پڑے رہتے اور دن کو جب آدھے سے زیادہ اپنے کاربار مین نکل جاتے ہین تو باقی کو چلنے
پھرنے کی جگہ ملتی ہے اور باوصف اسکے کہ شہرون کی گلی کوچے کثافت سے بھرے رہتے ہین
لیکن باانہمہ بسبب شوریت ہوا کے وبا اور امراض مہلکہ جو دفعتہً اور ملکون مین دکھائی دیتے
اور عالمگیر ہوتے ہین صوبہ پیچیلی مین سننے مین نہین آتے اور دوسری دلیل شوریت ہوا کی
یہ ہے کہ ہر طرحکے ماکولات پیچین مین بے سڑے اور گندیدہ ہوئے رہ سکتے ہین یہان تک
کہ مچھلیان غیر نمک سود دو مہینے تک بازارون مین فروخت کیواسطے رکھی رہتی ہین اور نہین
سڑتین تیسری دلیل یہ ہے کہ برس کے نو مہینے پانی شب کو جمجاتا ہے اور اوس پانی مین یہ شوریت

ہوتی ہے کہ جب وہ جمجاتا ہے تو دھوپ مین گھنٹون بے پگھلے رکھا رہتا ہے سوا اسکے پانی کی
شوریت اسی سے ظاہر ہے کہ اگر پانی جوش کیا جاوے تو دو گھڑی کے بعد اسکے اندر چارون
طرف سے ایک سفیدتہ ملائی کی طرح جمجاتی ہے الغرض زمین وآب وہوا سب شور ہین لیکن زراعت
پھر بھی بُری نہین ہوتی اور اہل ختا کی جد وکد اور محنت ومشقت کے آگے جبلی خاصیت زمین کی
بھی دور ہوجاتی ہے + دارالامارہ پیچین کے مغرب کی سمت برخ بایب یعنی گوشہ شمال ومغرب
پہاڑون کی قطار ہے اور اون مین ہرنین نافہ دار پیدا ہوتی ہین اور چونکہ یہ جانور مثل اور ہرن کے
گلّے مین نہین رہتا اور ایک دو پہاڑون کی چوٹیون پر پڑا پھرتا ہے اور ایسے اونچے مکانون پر
سکونت اختیار کرتا ہے کہ اوسکی بلندی پرندہ دیکھکر تھرائے اور وہان تک جانے مین درندہ کا
کلیجا مُنہ کو چلا آئے اور دوندہ کا پانو رہ جائے اس جہت سے تحقیقات کما حقہ اوسکی عادات اور
حرکات کی نہین ہوئی اور شاید نہو ویلی لیکن اہل تبت وتاتار اور خطایون کی روایت یہ ہے اور
فرنگستان کے پادریون نے بھی اوسکی صداقت پر گواہی دی ہے کہ ترکیب اس ہرن کی اور
ہرن کیطرح کچہ ہے اور کچہ بکری کی طرح ہے لیکن سینگ نر و مادہ کسیکو نہین اور ڈیل ڈول
قد وقامت بھی بنگالے کی بکری سے زیادہ نہین لیکن نزاکت اور چالاکی حد سے زیادہ اور سبکی و
اور چالاکی وہ اسقدر ہے کہ ہوا اور بجلی سے اوسی تشبیہ دینی مبالغہ نہین اور اس ہرن کے مادہ کی ناف
مین مشک نہین ملتا اور نر کی ناف پر ایک تھیلی مین مشک ہوتا ہے + اب سنا چاہیے کہ خدا
کریم نے چونکہ ہر جاندار کو اپنی حفاظت جان کی تدبیر سجھا دی ہے اس لیے اس ہرن کو [illegible]
سکے عوض مشک اوسنے عطا کیا ہے کیونکہ امر تحقیق ہے کہ جب شیر یا بھیڑیا یا اور درندے
کا خوف اوسکو ہوتا ہے تو مشک کی بو کا بقہ اسیطرح سے چھوڑتا ہوا گریز کرتا ہے کہ اوسکا
دشمن بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے اور بعضے اوقات اوس بو کی شدت حرارت اور یبوست سے
دماغ فوراً پھٹ کر مر جاتا ہے اور یہ پہاڑیون کی روایت ہے کہ غذا حاصل کرنیکے لیئے خداوند
تعالے نے اس ہرن کو مشک عطا کیا ہے اور اونکا بیان یہ ہے کہ یہ جانور سانپ کو کھاتا ہے

اور سوا اوسکے گوشت کے دوسری غذا نہین کرتا اسلیے جب سانپ کو دیکھتا ہے مشک کی
بو سے اوسکو بیہوش کر کے کھا جاتا ہے غرض یہ بات مثل فسانے کے معلوم ہوتی ہے اور
اگر سچ بھی ہو تو تعجب نہین کیونکہ مشک کی بو سے سانپ دیوانہ ہو جاتا ہے اور یہ تحقیق ہے
کہ کسی کے پاس اگر زیادہ مشک ہووے تو سانپ اوسکو نہین کاٹتا ہے بہر حال اس مشک
کی تین قسمین ہین سب سے بہتر وہ جو تھیلی کے اندر مثل سنگ کے سخت جما ہوا ہوتا ہے اور اوسکی
شناخت یہ ہے کہ اگر سوت کو لسن کے گرہ مین مل کر مشک پر ذرہ سا گھسیے تو لسن کی بو سوت
سے اوڑ جایگی اور دوسری قسم مشک کی وہ ہے کہ جسمین چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہین اور
وہی ہندوستان مین بکنے آتا ہے اور تیسری قسم مثل روغن کے ہے لیکن وہ دوا کے کام کا نہین ہے
اور پہلی قسم کو دوسرے ملک مین لیجانا اور بیچنا نہایت ممنوع ہے اور فقط فغفور کے حضور
مین پہنچایا جاتا ہے اور اونکے اقربا کو جو قرابت قریبہ رکھتے ہین تقسیم ہوتا ہے اور ون کو اوسکا
ملنا محال ہے ٭ تین طرح سے اس جانور کا شکار ہوتا ہے ایک یہ کہ جب شکاریون نے دور سے
دیکھا یا پتا لگا یا کہ ہرن کسی مقام پر ہے تو تین بانسری بجانے والے شکاریون کے ساتھ جاتے اور
کسی گوشے مین بیٹھکر میٹھی اور دردناک آواز ملائمت کے ساتھ بجاتے ہین اور چونکہ یہ لطیف طبع
جانور صدا ے خوش کا نہایت والہ و فریفتہ ہے اوسکے سنتے ہی اوسی سمت کو آہستہ آہستہ
ناچتا کترا تا ہوا چلتا ہے اور باوجود خوف اور رمیدگی جبلّی کے یہان تک قریب جاتا ہے کہ
بندوق سے اوسے مار لینا سہل ہوتا ہے لیکن بانسری سے زیادہ لڑکون کے مہین اور رسیلے
سُر کے گانے پر ہوش کھو دیتا ہے اور بے ساختہ چلا آتا ہے اور جب شکاری بندوق سے شکار
کیا چاہتے ہین ان دو ترکیبون مین سے ایک کو کرتے اور دوسری صورت جال سے پھسانیکی
ہے اور تیسری یہ کہ جب وہ پانی پینے کو پہاڑ سے جھیل مین اوترتا ہے تو پیچھے سے شکاری سب
بڑے بڑے ڈہول اور جھانج بجانا اور حشرات مچانا شروع کرتے ہین اوسوقت دہشت سے
گھبرا کے ہرن پانی مین کود پڑتا ہے اور ڈوب مرتا ہے غرض ان تینون طور سے بندوق کا شکار

بہتر ہے کیونکہ جانور جلد مر جاتا ہے اور مشک بگڑنے نہین پاتا ورنہ اگرچہ دیر تک اوسکو ایذا ہووے
تو مشک جو حقیقت مین خون ہے سارے جسم مین سرایت کر جاوے اور ناف مین مطلق نہ رہے
اسی لیے ہرن کے دام مین پھنسنے کے ساتھ ہی شکاری دوڑ کر ریشم کی ڈوری ناف کے گرد اسقدر
زور سے باندھتا ہے کہ بالکل گون کی راہ مسدود ہوجاتی ہے ورنہ اگر ذرہ بھی کسنے مین دیر کی یا
اچھی طرح نہ باندھی گئی تو مشک کی صورت دکھائی نہین دیتی ہے اور گوشت اوسکا تلخ ہوجاتا ہے
اور مشک کی بو پیدا کرتا ہے اور یہ جانور بھیڑیا وغیرہ درندون کے ہاتھ کم ایذا پاتا ہے کیونکہ علاوہ
چستی وچالاکی اور رمیدگی کے بذاتہ اوسکو اسقدر حزم اور دوراندیشی ہے کہ اپنی مینگنی کو بلی کی مانند
خاک مین چھپاتا ہے اور پیشاب کرکے اوسکو چاٹ جاتا ہے تاکہ دشمنون کو اوسکا پتا نہ ملے
غرض حضرت انسان کی خونخواری درندون سے بھی زیادہ ہے کہ جو جانور شیر اور بھیڑیا کو اوس
ترکیب سے بھلاوا دیتا ہے وہ آدمی سے نہین بچتا * زرد رنگ کے چوہے اس صوبے مین افراط سے
ملتے ہین اور فرنگستان مین جو چوہے ہوتے ہین اور اکثر لوگ اونکو کلکتے مین لاکر بیچتے ہین اوس
قسم کے بھی بہت سے صوبہ پیچیلی مین پیدا ہوتے ہین * اور جمادات سے اس صوبے کے پہاڑون
مین معدنیات سنگ چماق اور بلور اور سنگ مرمر کے ہین * پیچیلی کے صوبے مین تین کرور
اسی لاکھہ باشندے ہین اور نظامت کے جنگی کارخانجات اور دیوانی کے اخراجات کے وضع
کے بعد تہتر لاکھہ سولہ ہزار دو سے چالیس روپے سکہ خراج زمین کی بابت اور تیرہ لاکھہ اٹھائیس
ہزار چورانوے روپے بابت فروخت نمک اور دو لاکھہ اکتالیس ہزار آٹھہ سے اٹھانوے
روپے اجناس تجارت کی آمدنی ورفتنی کا محصول سالانہ فغفور کے خزانے مین اس صوبے سے
بطور پس انداز کے داخل ہوتے ہین اور جمع ان مبالغ کی بانوے لاکھہ چھیانوے ہزار دو سے
بتیس روپے ہوتی ہے چونکہ ختا مین بجز ایک قسم کے پیسے کے روپے اشرفی کا سکہ جاری
نہین ہے اس لیے رواج چاندی سونے کی کلیون کا ہے اور ہر کلی ایک تولے کی وزن کی ہوتی ہے
اور ختا مین ٹیل کہلاتی ہے اور چونکہ کلکتے کے بازار مین تین روپیہ مرشدآبادی سکہ اور ایک آنہ اور

ایک پیسے کو تیل بکتی ہے اس حساب سے نامہ نگار نے مبلغ مذکور کی مالیت اوس طرح ٹھہرائی ہے تا کہ اس تاریخ کے ناظرین کو مطلب تک پہنچنے مین دقت نہووے

* * * * * * * * * * * * * * *

تیسرا باب

کیانگ نان کے صوبہ کے بیان مین

یہ صوبہ ساری مملکت خطا مین زیادہ زرخیز اور قابل تجارت کے ہے اور چونکہ یہ دونون صفتین وہان باہم جمع ہین کیانگنان کے برابر زرخیزی اور آبادی مین کم کوئی جگہ دکھائی دیتی ہے اور اسکی پچھم حد پر صوبجات ہونان اور ہوکوانک اور دکھن پر چنگیانگ اور خیکیتانک اور پورب پر سمندر اتانکین اور باقی صوبہ شان تانک سے متصل ہے * جن دنون کہ خطا کی فرمانروائی وہین کے لوگون سے متعلق تھی اور شہریار تاتار سردار قبلہ خان نے اوس دیار پر یورش نہین کی تھی اون دنون اسی صوبہ مین دار السلطنت تھی اور تختگاہ پادشاہ شہر نانکین کہلاتا تھا لیکن جب کہ چنگیز خان کے پوتون نے ایک عالم کو تہ و بالا کر ڈالا اور قبلہ خان چین مین پہنچا تو شہر پیچین کو اوس نے تختگاہ سلطنت قرار دیا * یہ صوبہ بہت وسیع ہے اور اوس مین چودہ شہر بہت بڑے اور ترانوے شہر چھوٹے چھوٹے ہین لیکن سب بہت خاصے اور قابل تعریف کے ہین اور بڑی تعریف تو یہ ہے کہ اون شہرون مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو تجارت کے لیے مشہور نہووے اور کشتی اور جہاز کی آمد و رفت کی نہایت سہولیت ہے کیونکہ یانگ سے کیانگ جو سب سے گہرا اور چوڑا دریا خطا کا ہے اس صوبے کے درمیان سے بہتا ہے اور اکثر شہر اوسی کے کنارے پر واقع ہین اور جو کہ فاصلے پر ہین اون تک پہنچنے کے لیے نہرین کھدی ہوئین ہین اور ورای تجارت کے ایک اور سبب عظیم اس صوبے کے زرخیزی کا یہ ہے کہ اہل حرفہ یہان کے بہت ہنرمند ہین اور اونکی کاریگری کی تعریف ہفت اقلیم مین پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ سے سوداگر چیزین خریدنے آتے ہین اسلیئے محصول کے بابت بہت تحصیل ہوتی ہے اور فقط ایک شہر چانگ ہین اور اوسکے متعلق موضعون مین دو لاکھ

جولاہے سوتی کپڑے کے بنانے والے رہتے ہین ✣ اس صوبے کے باشندے بہت اہل اور خلیق اور عقل مند ہوتے ہین اور علوم وفنون کیطرف بہت رغبت کرتے خصوص طبابت یہانکی بہت چمکی ہوتی ہے اور اطبّاے کامل اکثر اسی جگہ ملتے ہین ✣ کیانگ نان صوبے کا سب سے بڑا شہر نانکین کہلاتا ہے جسکا ذکر ابھی ہوچکا کہ ملکی پادشاہون کا دارالامارہ تھا اور اون دنون ساری مملکت مین ایسا خوبصورت اور وسیع اور غدار شہر کوئی نہ تھا اور اوس ایام کی جاہ وجلال کا حال ختائی سب یون بیان کرتے ہین کہ اگر دو شہسوار تیز رفتار گھوڑون پر ایک دروازے سے دم صبح نکلتے اور دہنے بائین گھوڑے ڈالکر تمام روز تک سرپٹ دوڑاتے ہوے شہر پناہ کی دیوار کے نیچے سے جاتے تو مغرب کے وقت وے دونون دوسرے دروازے پر جا ملتے اور باوجودیکہ ان دنون یہ شہر بہ نسبت آگے کے بہت خستہ حال ہے لیکن پھر بھی یہ احوال ہے کہ چوبیس [۲۴] کوس کے عرصے مین معمور اور آباد ہے اور سڑکین بہت وسیع اور سنگ بستہ دو رویہ لکھوکھا دکانون سے مثل چمن کے آراستہ وپیراستہ ہین اور شہر کے باہر ایک منار ایک سو چھتیس [۱۳۶] ہاتھ بلند اینٹے کا بنا ہوا ہے اور اوسکے باہر سے وہ مصالحہ بجاے چونے کاری کے جما ہوا ہے کہ جس سے چینی کے برتن ہوتے ہین اور کاریگرون نے اپنی پختہ کاری سے نیچے سے اوپر تک یہ تکلف کیا ہے کہ باوجود نُہ طبقہ ہونیکے ایک ڈال معلوم ہوتا ہے اور ایسے ایسے خوش رنگ رنگون سے رنگا ہوا ہے اور یہان تک طلاکاریون سے مطلا کیا گیا کہ جب آفتاب کا شعاع اوسپر پڑتا ہے تو نظر اوسپر نہین ٹھہرتی اور آنکھین چندھلا جاتین ہین اور عجب ایک عالم نور کا سا ظہور مین آتا ہے کہ دیکھنے والے نزدیک و دور کو قصہ کوہ طور کا یاد پڑتا ہے اور باوجود اسکے کہ چار سو برس سے ہوے امینگ کے گھرانے کا ایک شہنشاہ نے اس منارہ کو بنوایا تھا مگر آج تک کل کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اندر اوسکے ہر طبقے پر ایک ایک گھر بازیب وفر بہت مذہّب ومطلّا تصویرون اور بتون سے بھرا ہوا ہے اور باہر کی دیوارون مین صدہا طاقچے ہین کہ جن مین گھنٹے بے شمار بانقش ونگار اس انداز سے لٹکے ہوے ہین کہ جب کسی طرف سے ذری سی بھی ہوا چلتی ہے

تو اون سبھون سے اقسام طرحکی صداے خوش بلند ہوتی اور نہایت میٹھی اور سُریلی لے نکلتی ہے
اور روایت ہے کہ قریب ساڑہے پندرہ لاکھہ روپے کے اس عمارت دلپذیر کی تعمیر مین خرچ ہوے
تھے مگر اہل بصارت کے نزدیک اس عمارت کی خوبصورتی پر سے کروڑون روپیہ تصدق ہے
کہ جسکے دیکھنے سے بڑے بڑے معمارون کا رنگ فق ہے * **مثنوی لمولفہ** ہے منار اکہ عمارت نوٗر
جسکے ہر طرف نور کا ہے ظہور * اوسکی نقشون کو گر کرینگے یاد * چین مانگیے مانی و بہزاد * گر
کرین فکر سے وہ دہن چاک * کھچے اونسے نہ اوسکا خاکا خاک * کہین اوسکو تو عقل سے ہے
قرین * فی الحقیقت نگارخانۂ چین * چونکہ شہر نانکین وہانکے ملکی بادشاہون کا دارالامارہ تھا
اسیلیے جب قوم تاتار نے اوس دیار پر فتح پائی وہانکی عمارات اور شاہنشاہون کے مزارات کو تڑوا
کھدوا ڈالا اور اوس آبادستان قدیم کو ویرانہ کردیا اور سب کچہ اس شہر سے لوٹ کر اپنی بیت السلطنت
پیچین کو آباد کیا لیکن ہنرورون کا ہنر اور جدوجہد پیشہ وران ہنرور اور اہل علم کے علوم و فنون
کو وہان تک نہ پہنچا سکے کیونکہ یہ سب عجب بیان یہان کی آب و ہوا کی تاثیر سے متعلق ہین ایکقسم
کی لال روئی اس شہر کے گرد و نواح مین پیدا ہوتی ہے جس سے ایک طرحکا کپڑا خوش رنگ اور
مضبوط بنا جاتا ہے اور وہ ہندوستان مین بھی بکنے کو آتا ہے اور عوام الناس اوسے لال کین
کہتے ہین اور اس روئی کا عجب خاصہ ہے کہ اگر اوسکے تخم کو سوا نانکین کے اور کسی جگہ مین
بوئے تو روئی سفید ہوئیگی اور وہ رنگ مایل بسرخی جو شہر نانکین کی اطراف مین بسبب تاثیر
زمین کے روئی مین ہوتا ہے روے زمین پر کہین نہین ہوتا ہے اور یہ نانکین وہ شہر ہے جہان
سنہ ۱۸۴۲ع مین بعد اتمام لڑائی کے صلحنامہ درمیان والی چین اور اہل برطان کے لکھا گیا ہے
اور اوسکا حال انشاء اللہ تعالی دفتر دوم مین لکھا جائیگا * بعد اس شہر کے صوبہ کیانک نان مین
سوچو کا شہر قابل مذکور کے ہے بلکہ مملکت ختا مین اس لطف کا کوئی شہر دکھائی نہین دیتا ہے
اور ختائی سب اس بلدۂ آباد و مینو سواد فسحت بنیاد رشک ارم ذات العماد کے باب مین کہتے ہین
کہ زمین پر نقل بہشت کی موجود ہے اور جن انگریزون اور دوسرے اہل فرنگ نے اس شہر کو دیکھا ہے

اور وہانکی نقد خوبی کو محک امتحان سے پرکھا متفق القول ہین کہ روے زمین پر ایسی جگہ نہین ہے
اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ جب خداوند عالم و عالمیان نے اس خطہ کو عرصہ شہود پر لایا تو خزانہ غیب
سے اوسکے دامن حال کو نقود صفات خوبی سے بھر دیا کیونکہ سرزمین وہان کی یہان تک زرخیز
اور لطافت آمیز ہے کہ جہان کشتکاری ہوتی ہے وہان خوشبو اور خوش رنگ پھولون کا جنگل
ہو رہتا ہے اور توت کے درخت از خود پیدا ہوتے ہین اور ہوا یہان کی لطیف و دلکشا اور پانی
خنک اور خوش ذائقہ مثل تختہ بلور کے شفاف بلکہ آب گہر سے باآب اور صاف ہے اور
ہندوستان کے ایام بہار کا لطف وہان پر چارون موسم مین ملتا ہے کہین گل پھولا ہے
کہین غنچہ کھلتا ہے اور غذا او عیش و عشرت کے اسباب سستے اور کثرت سے ہمیشہ میسر ہوتے ہین
لوگ فارغ البال مرفہ الحال مزے سے کھاپی کر آرام سے سوتے ہین باشندے وہان کے
خلیق خوش مذاق صاحب جوہر ادب اور تہذیب مین طاق ہین مکانات ستھرے اور عالی
اور سڑکین صاف و نجتہ وضع کی نرالی اور صدہا نہرین شہر کے محلون مین آب زلال سے
لبریز بہتین اور کشتیان اوسمین خوش قطع اور خوشرنگ پھرتی ہین اور اونکے کھیونے والیان
صدہا رنڈیان باحسن و جمال پری تمثال زہرہ جبین مشتری خصال خوش عشوہ انداز سخن طراز
لطیفہ باز بات باتون مین ناز طالب نیاز جو پل بھر مین ہزارون ذورق دل کو دریاے محبت کے
پار لگاوین اور صدہا سفینہ صبر کو قلزم ناکامی مین ڈوبا دیوین اون کشتیون مین بیٹھے رہتے ہین*
لارڈ مکاتنی بہادر سفیر انگلستان کے مصاحبون مین ہیتھرا صاحب ایک شخص بہت لائق و فائق
تھے وہ اس شہر کے باب مین فرماتی ہین کہ سوچو کا شہر تعلیم گاہ اصحاب علم و تجارت و ارباب ہنر و
حرفت اور مجمع و مسکن نٹون اور بھانڈون او نقالون اور شعبدہ بازون اور لولیان گلفام
و نسرین تنان سمن اندام کا ہے اور یہی شہر ختائیون کی وضع پوشاک زبان دستور اور رواج کی
یکسان ہے دلیل یہان کا دستور پسند یہان کی چال ہے غرض ہر بات مین یہ شہر خرّاد ہے
یہان کا آدمی ہر فن مین اوستاد صاحب ایجاد ہے اور اوسکی وسعت کی یہ ایک بڑی دلیل

بے قال وقیل ہے کہ لارڈ مکارٹنی بہادر نے اس شہر کی چوتھائی کی سیر کی تھی جسمین چار گھڑی کامل گھوڑے کی سواری مین تھے اور اسی جگہ سے امیرون کے محلون کے لیے حرمین خرید کی جاتی ہین اور بہت لوگون کا یہی پیشہ ہے کہ حسینہ اور جمیلہ چھوکریون کو مول لیکر گانے بجانے نشست و برخاست و آداب محبت مین تعلیم کر کے ختائی امرا کے محل سرا مین داخل کرتے ہین اور تعجب یہی ہے کہ ایکہی شہر مین اس عیش و عشرت کے ساتہ علم و ہنر کا بھی نہایت چرچا ہے کیونکہ علم اور عیش سے ہمیشہ کی دشمنی ہے اور جسکو کہ ہواے شکار و سیر ہے اوسکو علم و ہنر سے نیر ہے * سونگ کیانگ ایک اور شہر اسی صوبے کا ہے اور ساری مملکت ختا کے علاوہ غیر ملکون مین بھی اقسام طرحکے سوتی کپڑے اسی جگہ سے جاتے اور نہایت باریک اور مضبوط ہوتے ہین * چوتھا شہر اس صوبہ کا چینکیچو کہلاتا ہے اور یہان کے پانی کی یہ تاثیر مشہور ہے کہ چاے جب اسمین جوش دیجاتی نہایت لذیذ ہوتی ہے اور اسکے تحت مین ایک چھوٹا سا شہر ہے جہانپر ایک قسم کی پیالی چاے پینے کے لیے بنتی ہے جسمین دم بھر رکھنے سے ذائقہ چاے کا اسقدر بہتر ہو جاتا ہے کہ فغفور اور ختائی امرا اوسی مٹی کے ظرف مین چاے پیتے اور شاید زمرد کی پیالی کی اتنی قدر نہین کرتے ہین * پانچوان شہر قابل الذکر چینک کیانگ کہلاتا ہے اور چونکہ سمندر کیطرف سے دشمن کی تاخت کی صورت یہان ہوسکتی ہے اس لیے فوج متعدد متعین رہتی ہے اور قلعہ یہان کا اور شہر پناہ کی دیوارین خوبصورتی اور مضبوطی مین بانزد ہین اور تجارت بھی بسبب قرب بحر محیط بہت چمکی ہوئی ہے * یانگچو کا شہر مانند سوچو کے فضا و زینت اور تکلف اور آبادی کے لیے نامور ہے اور لوگ بھی یہان کے بہت عیاش ہوتے ہین اور اکثرون کا پیشہ یہ ہے کہ چھوکریون کو تعلیم کر کے اور طریقہ دل فریبی و جان ربائی ناز و انداز ادایات غمزہ و عشوہ سحر و کرامات رمز و کنایہ محاورہ روزمرہ چستی و چالاکی سیماب وشی شعلہ مزاجی تراش و خراش سخن غرض ساری ضروریات اس فن کے سکھا اور محاسن سیرت سے حسن صورت کو دوبالا بنا امیرون کے ہاتہ بیچ ڈالتے ہین اس شہر کی وسعت و فسحت آراستگی و پیراستگی اکثر سیاحون کی روایتون سے ثابت ہین نمک کے تاجرون نے اپنے خرچ سے فغفور کے لیے عیشگاہ بنا دیا ہے

اور وہ طول وعرض مین اتنا ہے کہ بعض شہر اتنا وسیع نہین ہوتا اور جو تکلفات فن باغبانی کے ملک ختا مین معمول ہین یہان بھی پائے جاتے اور دفتر دوم مین اوسکا حال بالاجمال معرض ارقام مین آویگا * نگانگین کا شہر اس صوبے کی ولایت مغربی کا پایہ تخت ہے یعنے دو مین تقسیم جو بسبب وسعت صوبے کیانان کی گئی ہین اور بہتر انتظام کے لئے ہر ایک مین الگ الگ صوبہ دار مقرر ہین ان مین سے ایک کی رہنے کی جگہ یہ شہر ہے اور چونکہ تاجرون کی فرودگاہ ہے زرخیزی اور آبادی مین بھی مشہور ہے * سیچو ایک اور شہر ہے جہان کے لوگ بہت قانع اور کفایت شعار اور راست بازی اور نیک معاشی کے لیے مشہور و معروف ہین اور ان سب صفتون کے جمع ہونے سے یہ بات اونھون نے پیدا کی ہے کہ اون لوگون کا قول وقرار زبانی دوسرے شہر والے کے روپے سے بہتر ہے اور اونکے یہان کی چائے اور سیاہ روغن اور لکھنے کی روشنائی اور چینی برتن بنانے کی مٹی ہر جگہ رغبت سے خرید کی جاتین اور اسکے اطراف مین جو پہاڑ ہین اون مین معدنیات سونا اور چاندی اور تانبے کی ہین * الغرض صوبہ کیانان مین سے تیس شہر چھوٹے بڑے ہین لیکن عاصی نے سب کا ذکر ضرور نہین سمجھا اور جو نامور ہین اونھین کا بیان کیا اور تین کروڑ بیس لاکھ باشندے اس صوبے مین رہتے ہین اور فغفور کے خزانہ مین بعد وضع اخراجات جنگی اور ملکی ایک کرور بابت خراج ملک اور تریسٹھ لاکھ روپیہ بابت فروخت نمک ساٹھ لاکھ اسّی ہزار روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ پہنچتا ہے * اس صوبے کے متعلق سانگ مینگ کا جزیرہ تیس کوس کا ہے اور نو کوس عرض مین ہے اور یہ جگہ اوایل مین جنگل اور بیابان تھی جہان بدمعاشونکو واسطے تنبیہ کے شہر بدر کرتے تھے بعد اسکے چند غریب آدمی سہولت معاش کے لئے وہان بس گئے اسیطرح سے وہان کی آبادی بڑھی اور دن بدن ایسی ترقی ہوئی کہ اب اوسمین ایک شہر اور چند گانون بہت آباد ہین وہان کی اکثر جگہ اسقدر زرخیز ہے کہ سال مین دو فصلین ہوتی ہین اور نمک یہان اس قدر بنتا ہے کہ فقط وہان کی پیدایشی نمک سے کئی صوبے کا خرچ متعلق رہ سکتا ہے

چوتھا باب

اس صوبہ کے نام کے ترجمہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ کیانگنان کے صوبہ کی پچھم طرف پر واقع ہے اور حالانکہ اوسکی سرزمین نہایت سیرحاصل ہے لیکن باشندے اس کثرت کے ساتہ ہین کہ بڑی تنگی سے اکثر غربا کی گذران ہوتی ہے اور لوگ چونکہ کفایت شعاری کے باعث سے خوراک اور پوشاک مین کم تکلف کرتے ہین اور گرما اور سرما کی شدت کا دفعیہ جسطرح بن پڑتی کر لیتے اونکے رنگیلے پڑوسی حضرات کیانگنان جنکا ذکر باب سابق مین ہوا ہے ان بیچارون کی وضع قطع پر پھبتیان کہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ تحمل اور بردباری کے ساتہ پھٹے پرانے کپڑے اور نان خشک بے نمک پر اکتفا کرنا اوس کمخواب اور تنجن سے ہزار گونہ بہتر ہین جو مسخرے پن سے میسر ہوتے غرض اوس صوبے کے باشندے مزاج کے بہت مدبر ہوتے اور لیاقت تدبیر منازل اور سیاست مدن کی اونمین ایسی ہوتی ہے کہ امور سلطنت مین دخل پانے کے ساتہ ہی جلد درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہین * اس صوبہ کی حد مین جتنے پہاڑ ہین وہان معدنیات سونا اور چاندی لوہا اور سیسا اور ٹین کی ہین اور اون پہاڑون پر جڑی بوٹی اقسام طرحکی ملتی اور دوا کے کام آتی ہین اگر ختائیون کو علم معدن اچھی طرح ہوتا تو اس جگہ کے پہاڑون کے معدن مین اسقدر مایہ ہے کہ پدم ہا روپیہ حاصل ہوتے لیکن ترکیبین کھودنے اور دہاتون کے فرق کرنیکی نہین آتی اور یہ لاعلمی اس سبب سے ہے کہ حکماے قدیم جو چین کے دستور العمل کو درست کر گئے اونکا حکم یہ تھا کہ سونا اور چاندی کے معدن نہ کھودے جاوین اور فقط زراعت اور دوسری پیدایش ملک پر قناعت کرین اور اوسمین انھون نے یہ مصلحت ٹھہرائی تھی کہ چونکہ زمین چین بذاتہ گویا ایک معدن ہے اوسکی دولت و گنج ہمیشہ مثل مدفن کے رہ سکتی ہے اور کشتکاری اور صنعت مین محنت کرنے سے دو طرحکے فائدے منظور ہین ایک یہ کہ بسبب محنت بدنی قوت جسمانی اور روحانی دونون حاصل ہوتی ہین اور دوسرے یہ کہ محنت مین ہمیشہ مشغول رہنے سے طبیعت طرف بدی کے مائل نہین ہوتی اور کاہلی اور سستی مین انواع طرحکی شیطنت سوجھتی ہے غرض خلاصہ یہ ہے

کہ چونکہ انسان فائدہ نزدیک کو فائدہ دور سے بہتر سمجھتے اور نقد کو نسیہ پر ترجیح دیتے اس لیے
عوام الناس کے نزدیک معدنیات کا محصل زراعت سے بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ دفعتہً ہاتھ
آتا ہے اور دوسرا آیندے پر موقوف رہتا ہے اور وقت تخم پاشی سے ایام خریف تک
انواع طرح کے اندیشے فصل کے نقصان ہونیکے ہین اسلیے معدنیات کھودنے مین لوگ مشغول
ہوتے اور زراعت کی طرف چندان توجہ نکرتے اور جب آخرش مایہ معدن کا کم ہوجاتا تو فصل کا
خیال پھر کرنے پڑتا اور عرصے تک کی افتادگی سے زمین ناقابل ہوجاتی اور زراعت بخوبی نہین
ہوتی الغرض ان سب تصورات سے حکماے چین نے پیش بندی کی راہ سے معدنیات کے
کھودنے سے ممانعت کی ہے + اس صوبہ مین چاول اسقدر بہتر ہوتا ہے کہ شہنشاہ اور امرا
کے مطبخ کے لیے سیکڑون کشتیان ہر سال روانہ ہوتی ہین اور دریا اور جھیل اور تالاب مین صدہا
قسم کی لذیذ مچھلیان ملتی ہین اور چینی کے باسن بھی بہت تحفہ بنتے ہین + اس صوبے مین تیرہ شہر
بڑے اور اٹھارہ چھوٹے ہین + شہر نان چان سب سے عظیم الشان اور ناظم کی بود باش یہین مقرر
ہے + چاو چورتیہ مین دوسرا شہر اس صوبہ کا ہے اور چینی کے باسن بنانے والے کمہار اس
جگہ مین بہت رہتے ہین اور اونکے پیشہ کو جیسا یہان رونق ہے اور مقام پر کم ہے اور دس لاکھ
باشندے اس شہر کی چاردیواری کے اندر بود باش کرتے ہین اور اسی سے خیال کیا چاہیے کہ
کتنا بڑا اور کسقدر آباد شہر یہ ہوویگا + کین ٹی جن تیسرا شہر ہے اور اسمین پانچ سو بھٹے چینی کے برتن
کے ہین اور اس کثرت سے اس کی فروخت ہوتی ہے کہ راوی کہتا ہے کہ شبانہ روز یہ بالکل
بھٹے جلا کرتے ہین اور اگر اجنبی شخص دور سے دیکھے تو قیاس کرے کہ تمام شہر اور اطراف مین
بڑی آگ لگی ہوئی ہے اور کئی منزل سے دھوان مانند ایک نئے آسمان کے چرخ کہن کے
نیچے دکھائی دیتا ہے اور اس شہر مین قاعدہ ہے کہ شب کو مسافر جب تک کہ وہان کا کوئی معتبر
شخص اوسکی ضمانت نکرے رہنے نہین پاتا اور سبب اسکا یہ ہے کہ متعدد روپئے دادنی کے
سوداگر سب پیشگی سے کمہارون کو دے رکھتے اور وہ لوگ چونکہ ہر وقت بھٹے پر اپنے کام مین

مشغول ہوتے ہین اور مستورات بھی رنگ پیسنے مین مستعد رہتی ہین تو یہ آئین اگر نہوتا تو بدمعاشون
کو لوٹ اور تاراج کا خوب ہی داؤن ملتا * کوانگ فنیک کا شہر پہاڑون کے محاصرے مین واقع ہے
اور سرزمین اسکی بہت زرخیز اور کوہستان مین بہت ہی شفاف بلور کے معدن ہین اور کاغذ یہانکا
بہت عمدہ مشہور ہے اور بتیان موم کی خوب بنتی ہین * شہر نانگ کانگ بھی واسطے چاول اور جوار
باجرے کے مشہور ہے اور پہاڑون سے لکڑی بہت عمدہ اور دریاؤن سے مچھلیان افراط سے
میسر ہوتی ہین * کوکیان معمور آباد اور بڑی تجارت گاہ ہے یہان تک کہ کوئی سو ڈیڑہ سو شہرون سے
جنک یعنی ختائی جہاز سب اس شہر کے بندر مین آن کے اکٹھا ہوتے اور سمندر کیطرف روانہ
ہوتے ہین اور یہانکا دریا حالانکہ ڈیڑہ سو کوس سمندر سے دور ہے لیکن چاند کی پہلی اور چودہوین
تاریخون کو جذر و مد او سمین حاصل ہے * کنچیان ساتوان شہر اس صوبہ کا چاول کی تحفگی کے لیے
مشہور ہے اور نام اوسکا ختائی زبان مین سونے کا دانہ ہے اور فقط فغفور کے باورچیخانہ مین
اوسکا خرچ ہے اور ایک قسم کی شراب نہایت نشی خوش ذائقہ اور معطر اسی چاول سے بنتی ہے
اور بسبب مطبوعیت کے بہت گران قیمت بکتی ہے * فوچو آٹھوان شہر اس صوبہ کا مشہور ہوا
لطیف اور آب خوشگوار کے لئے ہے اور حالانکہ تاتار کی یورش سے برباد اور ویران ہوگیا اور
اب خرابہ کے مرتبہ مین پہنچ چکا ہے تاہم اوسکا ذاتی حسن زائل نہین ہوا اور پہاڑون سے ندیان
بہتی ہین اور ہری گھانس کے میدان مین ایسی معلوم ہوتین جیسے زمرد کی پٹریون مین الماس
کی لہرین * اس شہر کے باشندے بہت چست و چالاک اور محنت کش اور زراعت کے فن
مین بہت کامل ہین ایک طرحکا چاول اس شہر کے اطراف و جوار مین پیدا ہوتا ہے جس کے
دانے بسبب سپیدی اور چمک کے دوسرے بلور کے ریزے معلوم ہوتے ہین * بوچو فو اور ینچو
دو شہر اس صوبہ کے مشہور اس بات کے واسطے ہین کہ اونکے دریا اور ندی مین سونے اور چاندی
کی ریت ملتی ہے اور قریب کے پہاڑون مین فیروزہ اور توتیا اور پھٹکری کے معدن ہین الغرض
تیس شہر کیانگسی کے صوبہ مین ہین لیکن قابل تذکرہ یہی تھے اور شہنشاہ کی سرکار مین بعد وضع اخراجات

نظامت وکارخانجات دیوانی وغیرہ باستھہ لاکھہ اڑتیس ہزار اسّی روپیہ بابت خراج زمین وبابت محصول جہاس تجارت سات لاکھہ بائیس ہزار تین سے چار روپیہ داخل ہوتا ہے اور ساٹھہ لاکھہ اسّی ہزار من قسام اناج کے بھیجے جاتے ہین اور باشندے اس صوبہ مین ایک کروڑ نوے لاکھہ ہین فقط

پانچوان باب

صوبہ فوکینگ کے بیان مین

مملکت ختا کا چوتھا صوبہ فوکینگ اگرچہ طول وعرض مین اور صوبون کے برابر نہین ہے لیکن دولت خیزی کے حساب سے اونسے کچہ ایسا کم بھی نہین اور تمازت آفتاب کے باعث سے یہان کی ہوا مین ظاہرا نہایت حرارت ہے اور بڑی گرمی پڑتی لیکن باوصف اسکے خاصیت ہوا کی بری نہین ہے کیونکہ وبا یا امراض متعدی کا یہان کبھی ذکر تک نہین ہوتا ❊ اسکے شمال مین صوبہ چی کیانگ اور جنوب مین صوبہ کوانگ تانگ اور مشرق پر بحر چین اور مغرب پر صوبہ کیانگسی واقع ہین اور مشک یہان بہتر میسر ہوتا ہے اور معدنیات اقسام جواہرات گران بہا او ٹین اور پارا اور لوہا یہان کے پہاڑون مین ہین اور جہان اس قدر افراط معدنیات کی ہو وہان طلا ونقرہ کے معدن کا ہونا قیاس سے دور نہین اور اس دیار کے باشندے بھی اسیطرح پر خیال کرتے لیکن وے انکی تلاش کرنے سے ممنوع ہین اور شہنشاہ کے فرمان مین اونکا تفحص واجب القتل ہے چونکہ یہان کا لوہا حقیقت مین اچھا ہوتا ہے ہر جگہ کا لوہا وسکے آگے لوہا مان جاتا اس لئے ہر وضع کے ہتیار اور اقسام آلات صنعت گری کے تمام مملکت ختا مین یہین سے جاتے ہین ❊ فوکینگ کی ولایت کوہستان ہے لیکن ختائیون کی حکمت اور تردد نے کوہسار کو اتنا برابر اور ہموار کر ڈالا کہ پہاڑون کی چوٹیون پر زراعت ہوتی ہے اور جس جگہ پر کشتکاری ہوتی وہان سے اکثر مقام پر پانی کئی ہزار ہاتہ نیچے میسر ہوتا ہے لیکن ختائیون نے بانس کے نل لگا کے ایسی ترکیب کی ہے کہ کھیتون تک پانی بلا تکلف بخوبی آجاتا ہے مگر اس حکمت سے اغیار کو آگاہ نہین کرتے اس جہت سے بندے نے بھی اسکی تحقیق اوس اقلیم کے کسی سیاح

کے سیاحت نامہ مین نہین پایا باوصف اسکے کہ اس تالیف مین اٹھائیس معتبر کتب سیر ملاحظہ مین آئے اور حالانکہ ہمارے یہان یعنے انگریزی حکمت کی رو سے اس ترکیب کے باب مین تفحص کرنا ممکن بلکہ آسان ہے مگر امر متحقق کو امر متفرض پر تفوق اور دیکھی ہوئی چیز کو سوچی ہوئی پر ترجیح ہے اور ایسے مقام پر عقل لڑانی تاریخ کے داب سے نہایت خلاف ہے القصہ کسوطرح سے غوص پہارون کی چوٹیون پر دامن کوہ سے پانی پہنچتا اور کھیتون اور زراعتون کو شاداب اور سیراب رکھتا ہے * اس صوبہ مین پھل پھلاہری اور میوے جو لیچی اور لونین اور موگن لی کہلاتی لذت مین اکثر میوجات پر سبقت لیجاتے ہین اور انمین سے لیچی جسکو لوگ لیچو کہتے ہین نبکالے تک پہنچا ہے لیکن اور دو قسم کے میوے کبھی دیکھنے مین نہین آئے غرض جنھون نے کھایا اونکی روایت ہے کہ وے اگر یہان آوین تو البتہ اہل مذاق کے مطبوع ہووین * چونکہ اس صوبے کے مشرقی حد پر بحر ختا واقع ہے بہت سے لنگر گاہ ہین جنمین جہاز اور کشتی لگانے کا بہت سبھیتا ہوتا ہے اور اون مین مچھلیان الغاروں ملیتز اور خشک کیجاتین اور بہت ملکون مین بکتی ہین * اس ولایت کے رہنے والے بسبب قرب سمندر کے علم ناخدائی اور مرکب رانی مین بہت دخل رکھتے ہین چنانچہ جب زرائل کیطرف میل کرتے اور سمندری ڈاکو ہوتے ہین تو اونکے ہاتھون سے سوداگر عاجز رہتے اور الامان پکارا کرتے ہین اور پہارون مین لکڑی اسقدر ملتی ہے کہ ایکدفع جب شہنشاہ نے جزیرہ جاپان فوج بھیجنے کا قصد کیا تھا تب اس صوبہ کی رعایا نے حضور مین عرضی کی کہ اگر حکم ہووے تو سمندر پر سے لکڑی کا پل بندھوا دیا جاوے تاکہ سرکار کا لشکر ظفر پیکر اوسپر سے گذر کر اوس جزیرے کو پایمال کر ڈالے اور چونکہ اس ولایت کے لوگ نڈر اور اولو العزم ہوتے ہین دور دور تک مال تجارت لیجاتے اور روپیہ کثرت سے پیدا کرتے ہین * اور یہانکی بولی ہرچند کہ مشتق ختائی زبان سے ہے لیکن اور جگہ کے رہنے والے اوسے نہین سمجھتے کیونکہ ایسے ایسے کوڈھب انوٹھے پہاڑیئے فقرے ہر شہر مین نئی نئی طرح برتنے مین آتے کہ آپس کے پڑوسی بھی ایک دوسرے کی بولی نہین سمجھتے ہین **

فوچو بے شائبہ ریب اس صوبہ مین سب سے بہتر شہر ہے اور مملکت ختا کے بیشتر شہرون سے
دولت خیز اور چونکہ لنگر کا ہون مین کنارے پر بھی اسقدر عمیق ہے کہ ایکبارگی بے وسیلہ زورق
وسفینہ کے جہاز سے لوگ خشکی پر قدم رکھتے اس سبب سے تجارت کے لیے نہایت سہولیت
ہے اور سوداگرون نے اوسے اپنی فرودگاہ مقرر کی ہے ✤ اس شہر کے اطراف مین سیاہ چاے
افراط سے پیدا ہوتی ہے اس لحاظ سے انگریزون نے وہان پر تجارت کے لیے جانے اور سکونت اقامت
کرنیکی شرط فغفور کے عہدنامے مین درج کروائی ہے اور چونکہ آب وہوا وہان کی نہایت
معتدل ہے اس لئے یقین کہ شہر کان ٹانگ سے فرنگی تجار نقل مسکن کرکے یہین بود وباش
اختیار کرین اور جسوقت اس شہر مین جہاز لیجانے اور خرید فروخت کرنے کے باب مین انگریز کی
طرف سے گفتگو شروع ہوئی فغفور نے بہت سے عذر نکالے منجملہ اونکے یہ کہ چونکہ اس جگہ پر
سیاہ چاے سمندر کے نزدیک پیدا ہوتی اور مزرع سے جہاز تک کشتیون مین جاسکتی ہے اس
لحاظ سے اگر فوچو مین انگریز جاوین اور چاے خرید کرین تو شہر کان تان مین آمد ورفت چھوٹ
جائیگی اور جو رعایا کہ بسبب چاے کے کھیتون کی دوری سمندر سے خشکی پر باربرداری سے اوقات
گذاری کرتے ہین اونکی وجہ معاش بالکل موقوف ہوجائیگی غرض اصل سبب ہٹ کرنے کا وہی
خوف تھا جو اہل ختا ہمیشہ سے اغیار کے ساتھ راہ ورسم کرنے سے رکھتے ہین القصہ
اونکی بات پیشرفت نہوئی اور جب انگریز فتحیاب ہوے اور فغفور کے نزدیک ثابت ہوا کہ
انگریز سے مقابلہ دشوار ہے تو مجبوراً اُنھون نے انگریز کی بات رکھی اور اس جگہ کو اونکے لیے تجارتگاہ
مقرر کیا ✤ سی نین چو کا بھی شہر بہت خوشنما اور تجارت کی زیادتی اور سڑکون کی پاکیزگی اور
عمارتونکی خوبصورتی کے لیے مشہور ومعروف ہے اس شہر کے قریب ایک تالاب بنا ہوا ہے کہ جسنے دیکھا تعجب سے مبہوت ہوکر
دیکھتا ہی رہا اور سیکڑون دفعہ اگر ملاحظہ کیا تو ہمیشہ انگشت حیرت کو دانت تلے دبایا اور صورت اسکی
یہ ہے کہ تین سو پیل پائے پر اسکی ساخت ہے اور اوسکی رہگذر کی چوڑائی مین پانچ پانچ پتھر
ہر ایک ستر گز چوڑا اس صنعت کے ساتھ وصل کیا ہوا ہے کہ جوڑ اور پیوستگی کو غور کرنے مین آنکھ

پتھرا تی جاتی اور نظر کام نہین کرتی ہے اور ہزارون پتھر اتنے ہی چوڑے ایسے قرینے کے ساتھ
وصل کیتے ہوے رہگذر مین نصب ہین اور تمام پل مع پیلپائے اور دیوار وغیرہ ایک ہی قسم
کے سیاہ پتھر سے بنا ہوا ہے پل کیا ہے باغ معماری کا ایک خوبصورت گل ہے کہ کوئی عیسا ہی
نابینا ہووے اوسکے دیکھنے مین نرگس وار اوسکی چشم حیرت کھلی رہتی ہے اور اہل نظر کے لئے
اسپر نظر کرنا سرمۂ لبشاشی دیدہ دل مین لگانا ہے * **جامی** چرخ بر معمار او کار عمارت عرضہ کرد *
خشت مہرومہ کہ این از زرناب آن از نقرہ ست * گفت خشت سیم وزر اینجا نمی ارزد بہ ہیچ *
برزمین افگن کہ فرش ساختش را در خورست * کین ننگ کا شہر فقط ایک بات کے لئے قابل
تذکرے کے ہے کہ جب تاتار نے ختا پر یورش کی تھی تو اوس شہر کو انھون نے دو دفعہ متواتر
محاصرہ کیا مگر باشندون کی مردانگی کے باعث سے فتحیاب نہوے آخر کار جب دخل ہوا تو
انھون نے قتل عام کیا اور زن بچے سمیت سبکو تہ تیغ بیدریغ کر ڈالا * ین پنگ کا شہر اسی بات
کے لیے مشہور ہے کہ پہاڑون کے چشمے کا پانی بانس کے نل کی راہ سے گھر گھر پہنچتا ہے اور
چونکہ یہ شہر اس صوبے مین داخل ہونیکا گویا دروازہ ہے قلعہ نہایت مضبوط اور سامان کارزار
لیل ونہار مہیا اور تیار رہتا ہے * چانچو کا شہر بڑی تجارت گاہ ہے اور دور دور کے ملکون
مین یہان کے لوگ خرید فروخت رکھتے ہین اور اس جگہ کی تحت مین چند پہار مین سنگی بلور کے
معدن ہین اور اسکے کھلونے بن کے تمام مملکت چین اور غیر ملکون مین بھی جاتے ہین اور ایک
بڑی ذات کا گولہ لیمو شیرین اور خوشبو پہاڑ کے تلے پیدا ہوتا اور ہر جگہ بارغبت لیا جاتا ہے
اور اوس شہر مین ایسے چند آثار ملتے ہین کہ اون سے مفہوم ہوتا کہ شاید عیسائی مذہب کسی ایام
مین یہان چندے سے جاری تھا لیکن اب تو بت پرستی کی ظلمت چھائی ہوئی ہے *
فوننگ چو کا شہر چھوٹا سا ہے مگر ایک بات عجیب وغریب ہان دیکھنے مین آتی ہے اور اگر
راوی راست گو اور صحیح البیان کے تذکرے مین بندہ نہ دیکھتا تو اوسے فسانہ سمجھتا
اور اس تالیف مین اوسکا ذکر نکرتا یعنے خزان کے ایام مین پہاڑ کی طرف سے

ایک ندی ہر سال بہتی ہوئی میدان کی طرف چلی آتی ہے اور اوسکا پانی رنگت کا نیلا ہوتا
اور اسکے سوا ایک خاصہ یہ رکھتا ہے کہ جس کپڑے کو ایکدفعہ اوسمین ڈبائے خاصا فیروزی
رنگا ہوا نکلتا ہے اور صرف ایکدفعہ ڈبانے سے رنگ کو اسقدر پختگی ہوتی ہے کہ کپڑے کے
لتّے ہوجاتے ہین لیکن اواہٹ نہین جاتی ہے + اور اس صوبے کے متعلق جزائر سے
جزیرہ آے مائے کہلاتا ہے اور قلعہ اوسکا ایک قسم سنگ مرمر سے ایسا مستحکم بنا ہوا ہے
۱۸۴۲ء کی لڑائی مین انگریز کے چونتیس جہاز سے چار گھنٹے تک گولہ اندازی اوسپر ہوئی اور
ہوا کہ چوبیس ہزار گولے صرف دو جہاز سے مارے گئے اور اسی سے خیال کیا چاہیے کہ
بتیس جہاز سے کتنے گولے چھوٹے ہونگے غرض اسقدر باروت اور گولے سے اتنا ہی
ہوا کہ بعض بعض جگہ ہاتھ بھر غار صرف فصیلون مین ہوا اور باقی دیوار سابق طرح سے ثابت
رہی اور پتھر کی ایک چٹ نہ اوکھڑی اور اوسکا حال جلد دوم کے دفتر سوم مین تفصیلاً بیان
ہوگا یہان اتنا ہی کافی ہے کہ بعد چار گھنٹے کی گولہ اندازی کے انگریزون نے دیکھا
جب حشر برپا ہوگا تبھی یہ قلعہ پامال کیا جایگا والا تا قیام قیامت قائم رہیگا اور گولے کی
ضرب سے زیادہ تو سنگین ہوگا جسطرح چھت کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہین غرض حکم بلہ کیا
ہوا اور چند اہل فوج نے تھوڑی سی خونریزی کے بعد قلعہ کو چھین لیا اور اوسپر انگریز کا نشان
اوڑایا الغرض یہ جزیرہ استحکام قلعہ کے سوا تجارت کے لیے بھی مشہور ہے اور وہان پر
تجارت کرنیکی اجازت انگریزون نے فغفور کے عہدنامے مین درج کروائی ہے + ایک اور جزیرہ
تیونان یا فورموسا صوبے فوکینگ سے پینتالیس کوس پر واقع ہے لیکن چونکہ اسکا حال
بالتفصیل جلد دوم کے دفتر دوم مین لکھا جائیگا یہان پر اتنا ہی کافی ہے کہ ۱۴۳۰ء تک
اہل خطا کو اسکا حال بالکل معلوم نہ تھا اور ۱۶۶۱ء مسیحہ مین اونکی عملداری وہان ہوئی +
جزائر پونگ ہو درمیان جزیرے ایمائے اور جزیرے فارموسا کے واقع ہین مگر اونکا حال
قابل مذکور کے نہین معلوم ہوا + القصہ فوکینگ کے صوبے مین تیئیس شہر اور ڈیڑ کرو

باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات جنگی اور دیوانی کے خزانے مین پچتیس لاکھہ گیارہ ہزار آٹھارہ روپیہ بابت مالگذاری زمین اور دولاکھہ پچاسی ہزار چھہ سے اڑتیس روپیہ بابت نمک اور دولاکھہ باسٹھہ ہزار چھہ سے چھپن روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ اس صوبے سے داخل ہوتا ہے *

چھٹھا باب

صوبۂ چی کیانگ کے بیان مین

چونکہ تمامی راحت کا موجب صحت مزاج ہے اس سبب سے اگلے فغفور سب اکثر اوقات اسی صوبے مین رونق افروز رہتے اور اوسکی سرزمین کو نہایت پسند کرتے تھے فوکیانگ کا صوبہ جسکا احوال باب سابق مین لکھا گیا اسکی دکھن کیطرف واقع ہے اور اوتر کی جانب کیانگنان کا صوبہ اور پچھم پر کیانگسی صوبہ اور پورب کی سمت سمندر ہے * جو جو چیز کہ روح طلب کرتی یہان پائی جاتی ہے چنانچہ سمندر کا کنارہ اور لہرونکا نظارہ گل وسبزہ کی بہار سرسبزی چمن وگلزار گلشنون مین رنگ برنگ جانورون کے نئے نئے رنگ ڈہنگ کے ترانے ہر جگہ خوشی اور دل لگی کے فسانے میوے عجائب غرائب تروتازہ درختون پر تیار پھول خوش رنگ پھل خوشگوار ہر جگہ آرام کا جلسا جدہر دیکھو ساز وسامان عیش مہیا جھیلون اور تالابون اور نہرون کی کیفیت پانی کی لذت اور لطافت ٹھنڈی ہوا کی راحت یہان پر بے نہایت حاصل ہے اور خوبی آب وہوا اور وسعت وفضا کے سوا زرخیزی اور آبادی بے پایان ہے اور اوس سرزمین نزہت آئین کی خاصیت لطیف باشندون کے مزاج سے بھی عیان ہے کیون کہ خوش مذاق وعاقل اور غریب دوست مسافر پرور باجان ودل ہین اور ہر علم کا ادراک رکھتے اور ہر فن مین چالاک ہوتے ہین لیکن یہ سخت عیب ہے کہ اپنے مذہب باطل اور عقاید لاطائل کو بہت پسند کرتے اور اسکی واہیات رسومات کے ایسے پابند ہوتے ہین کہ تعصب کا الزام خاص و عام پر پہنچتا ہے * اس دیار مین ریشم بہت پیدا ہوتا اور انواع طرح سے مصرف مین

آتا ہے خصوص کمخواب اور زربفت کے تہان افراط سے بنائے اور بیچے جاتے ہین + توت
کے درخت لگانے مین ختائیون کا دستور ہے کہ کدو کیطرح زمین ہی پر شاخون کو پھیلاتے
اور بلند نہین بڑہنے دیتے ہین کیونکہ چھوٹے درختون کے پتے کی خوراک جب کیڑون کو پہنچتی ہے
ریشم کی پختگی زیادہ ہوتی ہے اور بنگالے مین اگر یہ سلیقہ عمل مین آوے تو شاید فایدہ بخشے +
اس صوبے کے ریشمی کپڑے اکثر ملکون مین مشہور و معروف ہین اور تمام مملکت ختا اور تمام
فرنگستان اور جزیرۂ جاپان اور دوسرے جزائر مین ہزارہا تھان بکتے اور خواہش و رغبت سے
خرید کیئے جاتے ہین اور اس کثرت کی اسقدر رفتنی پر بھی اتنا باقی رہتا اور سستا بکتا ہے
کہ اس ملک مین کمخواب کے لباس کی تیاری مین اتنا خرچ نہین پڑتا جو موٹی ململ کے جامے
کی بنوائی مین ہندوستان مین ہوتا ہے + اس صوبے مین گیارہ شہر بڑے نامی اور ایکسٹھ
اون سے چھوٹے ہین سب مین عالی شان شہر ہانگچو ہے اور ناظم صوبے کی بود و باش
کے سبب پایتخت اوس صوبے کا کہلاتا ہے اور بقول ختائیون کے یہ شہر بہشت برین کے بعد
بہشت زمین ہے غرض جن لوگون نے فرنگستان کے شہرون کو دیکھا ہے اونکے نزدیک
یہ مبالغہ ہے لیکن یہ راست و بجا ہے کہ ختا کے اور شہرون سے خوش وضع اور دلکشا تر ہے
اور وسعت و تکلف مین بہتر اور آبادی مین بزرگ تر ہے کیونکہ شہر پناہ کی چار دیواری کے
اندر دس لاکھ آدمی سے زیادہ ہمیشہ رہتے اور مکان رکھتے ہین علاوہ اون لوگون کے جو
سواد شہر مین اور دریا پر بود و باش کرتے اور پشت ہا پشت سے کشتی کے سوا کبھی کنارے
پر قدم نہین رکھتے ہین + ختا کے اکثر شہرون مین علی الخصوص دار الامارۂ پیچین اور شہر
ہانگچو مین لکھا آدمی کا شہر دریا مین بسا ہوا ہے اور اس جماعت کثیر مین سے بعض بعض گاہے گاہے
برس مین ایک دو بار کسی ایسی ہی ضرور کام کے لیئے شہر مین جاتے ہین ورنہ کشتی ہی پر پیدا ہوتے
اور ساری زندگی وہین کاٹتے اور تمام رسومات کو وہین ادا کرتے اور زمین سے اونکو علاقہ
تب ہی ہوتا ہے جب مرتے اور گڑتے ہین + اس شہر مین ساٹھ ہزار کاریگر فقط ایک قسم زربفت

سکے تہان کے ہین او رختائیون کے حق بجانب ہے کہ اِس شہر کی تعریف اتنی کرتے اور اپنے
زعم مین روے زمین پر لاثانی سمجھتے ہین کیونکہ جسطرف قدم اوٹھایئے اور نظر کیجے سواے منظر
خوش کے کراہیت کی کوئی چیز دکھائی نہین دیتی ہے اور مکانات صاف و عمدہ اور سڑکین پختہ
وپاکیزہ اور نہرین شفاف پانی سے بہری ہوئین اور دورویہ دوکانون مین تکلف کی چیزین بہری
ہوئین اور جگہ بجگہ ترپولیے کس خوبی کے بنے اور نہرون پر صدہا پل معماری کی صنعتون سے
مصنّع اور آراستہ حاصل یہ کہ جزو کل پر رونق برستی ہے اور جسنے ایک مرتبہ دیکھا پھر اوسکے
دیکھنے کو سالہا طبیعت ترستی ہے شہر پناہ سے تھوڑے فاصلے پر چینگ ٹانگ کا دریا ڈیڑہ
کوس چوڑا بہتا ہے اور جزر و مد کا حساب اوس مین ہمیشہ پایا جاتا ہے غرض اکتوبر مہینے مین
سمندر کیطرف سے ہما اِس طرح سے موجہ مارتا اور شور کرتا آتا ہے کہ کانون مین قفل لگ جاتا ہے
اور روایت یون ہے کہ پانی کا ایک پہاڑ تیرہ و ذخار تین تاڑ سے زیادہ بلند اور طوفان سے زیادہ تر
تند ایسی مہیب ہیئت سے نمود ہوتا ہے کہ کلیجہ دہل جاتا ہے اور اوسوقت کوئی شاعر اگر اوس
شور و شر کو سُنے اور سبب نہ سمجھے تو یہ تصور کرے کہ قوم جن کے لاکھون گھوڑے کسی دشمن
کے تعاقب مین جوش اور خروش سے ہنہناتے اور اپنی رفتار مین زمین اور آسمان کو تہ و بالا
کرتے چلے آتے ہین غرض حاصل یہ کہ نہ داستان کو وسعت نہ بیان کو قدرت نہ تحریر کو طاقت
ہے کہ اونکے وسیلے سے اوسکی مہابت کا مرتبہ قیاس مین آوے ✣ اوس روز چار گھڑی دن
رہے تمام شہر کے چھوٹے بڑے جوان بوڑہے لڑکے بالے امیر فقیر بیکار باکار سب دریا کے
کنارے پر جمع ہوتے اور خدا کی قدرت کے اِس منظر بزرگ کا تماشا کرتے ہین ✣ اِس تاریخ
کے ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ بعض امرا کے باغون مین نقرئی او طلائی مچھلیان پر تکلف حوضون
مین چھوٹی رہتی ہین یہ مچھلیان چیانگھو کے شہر مین پیدا ہوتی اور ختائی امیرون اور دوسرے
ملکون کے اکابر کے یہان بڑے دامون کو خریدی جاتی اور بلور و مرمر کے حوضون مین چھوٹی
رہتی ہین یہ شہر قریب ہانگچو کے واقع اور اوسکی تحت حکومت مین ہے چونکہ ہانگچو کا شہر

چی گیانگ کے صوبے کا پایۂ تخت ہے تین ہزار ملکی سپاہ نائب ناظم کے تابع اور سات ہزار
تاتار جنکا سردار ایک سپہ سالار عالی وقار ہے اس شہر مین حفاظت کے لیے متعین ہین + تمام
مملکت ختا مین سیھو کی جھیل مشہور ہے اور ہانگچو کے پچھم کیطرف شہر پناہ کے زیر دیوار واقع ہے
اور تین سوا تین کوس کا دائرہ ہے غرض صد افسوس کہ اہل ہندوستان یا ایران کے
کسی شخص لائق نے اقلیم ختا کی تاریخ نہین لکھی کیونکہ اکثر شہر اور مقام کا حال قابل اسکے ہے کہ
کوئی معقول انشا پرداز اسکے بیان مین طبیعت آزماتی اور اپنے فن کی تمام صنعتین صرف کرے
چنانچہ اس مقام پر یعنے ہانگچو کے شہر کے احوال مین سیھو کی جھیل کی تعریف ضرور ہے کیونکہ
وہ بہت مشہور ہے لیکن اپنے پاس منشی گری کا اسقدر مایہ نہین کہ اسکی کیفیت جیسی کہ چاہیے
بیان کرون اور یہ جو حال لکھتا ہون اپنے مذاق طبیعت کے موافق ہے اسی سبب سے ہر بزرگ
سے امید رکھتا ہون کہ میرے سخن کی تفصیل کو وہان کے دفتر تحقیق کی محض فہرست سمجھین
سیھو کی جھیل کا پانی شربت کے مانند شیرین اور خوشگوار اور الماس کیطرح آب و تاب رکھتا ہے
اور کول اور بنفشہ اور نیلوفر کا تختہ ہر طرف کھلا رہتا ہے ادہر پانی موجین مارتا اودہر پھولون
کی بہار سے دل لہراتا تین پشتے جھیل کے درمیان سے اس کنارے سے اوس کنارے تک
بنے ہوے ہین اور چونکہ دو گوشے مثل قینچی کے اور ایک درمیان سے نکلا ہے اس جہت سے
جھیل کی گویا چھہ تقسیمین ہین جسطرح باغ کی کیاریان روشون سے بنتی ہین اور بڑے بڑے
ستون جھیل کی تہ مین گڑے ہین اور اسی پر پشتے سنگ سے چنے ہوے بنے ہین اور جہان سے
کشتی کی آمد و رفت کے لیے راہ رکھی گئی ہے اون مقامون پر سنگ مرمر اور رنگا رنگ پتھرون
کے پل نہایت خوش وضع نمودار ہین اور اوپر نفیس نفیس بنگلے نشست کے لیے جنکی ساخت
صندل کے تختون کی ہے اور چھاونی اوسکی رنگ برنگ چینی کی کھپریلون کی ہے اور یہ پشتے
اسقدر چوڑے ہین کہ اونکے بیچ مین گاڑی جانے کی سڑک ہے اور اس راہ کے دونون پہلو پر
بیدمجنون اور شفتالو اور کیلے کے درخت قطار سے بوئے ہین اور جسوقت یہ بارور ہوتے خصوص

جب شفتالو کے ثمر نظر آتے ہین اور پانی کے پھول پھولتے ہین تو عجیب ایک کیفیت نمود ہوتی ہے
کہ دیکھنے والے کی صورت حال اور ہوجاتی ہے اور کیسا ہی دلگرفتہ ہوا وسکا غنچۂ دل کھلجاتا ہے
اور تین جزیرے جھیل مین عجب موقع سے تین طرف ایک وتر اور ایک کھن اور ایک بیچ مین واقع ہین
سطح آب سے یہ جزیرے بہت بلند اور اونپر کتنے رنگ کے سنگین مکانات اور دیوبرے اور
بنگلے چینی کے کھپریلے چھائے پریون کی بود و باش کے قابل ایسے ایسے تحفہ باغون کے درمیان
بنے ہین کہ بہشتِ شدّاد کی کیفیت جو سننے مین آئی ہے اونکے مقابل مین ایک فسانہ بے حقیقت
معلوم ہوتی ہے فقط وہان کی عیدون کے دنون مین جب ختائی امرا لباس فاخرہ پہنے ہوے
ساز و سامان عیش و عشرت کے ساتھ پُرتکلف سجے ہوے بوقلمون کشتیون پر سوار ناچ کرواتے
ہوے جھیل مین سیر کرتے پھرتے ہین تو چارون طرف لبِ آب سے پہاڑون کی چوٹی تک اتنے
مناظر خوش نما خورشید طلعت مہ سیما جمع ہوجاتے ہین کہ اونکی دید سے دیکھنے والون کی آنکھون
کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے * **مولفہ** خلق کا جمگھٹا لبِ آب پر * سبکی نگاہ
روے احباب پر * اہل شوق ہزار در ہزار * کوئی کسی سے بغلگیر کوئی کسی سے ہمکنار * کہین خوشی
کا جلسا ہو رہا ہے * کہین سخن کا چرچا ہو رہا ہے * کہین نوشا نوش ہے * کوئی سرخوش ہے
کوئی مدہوش ہے * کوئی کسیکی جھانک تاک مین مشغول ہے * کسیکا داغ جگر پھول ہے * کوئی
اپنی پوشاک کے پھبن پر مغرور ہے * کوئی اپنی بے توشگی مین مسرور ہے * کہین واہ واہ کا شور مچ
رہا ہے * کہین صل علی کا غل پڑا ہے * کہین ناز ہے کہین نیاز ہے * غرض اون مجمعون کا عجب
انداز ہے * فائدہ تو اتنا پر نقصان بہت بڑا اسمین ہے یعنے دل کو کسبِ لذت کی ازبسکہ ہوس
اور دنیا و مافیہا سے بیخبری اور تحصیل علم و ہنر مین کاہلی اور سیری اور بجز عیش اور خیال عیش کے سب
چیزون سے نفرت کلّی ہوجاتی ہے * سوا اس کیفیت کے جو جھیل کے درمیان مین موجود ہے حسن اتفاق
سے ایسا ہے کہ اوسکے تین طرف پہاڑون کی قطار اور ایک سمت پر شہر واقع ہے اور اون پہاڑون پر
ہزارہا مکانات اور بُت خانے اور بنگلے اقسام وضع کے بنے ہین اور باغون اور درختون کے بیچ سے

فغفور کی عیشگاہ سنگ مرمر کی ایسی نظر آتی ہے جسطرح سے زمرد کی تختی پر الماس کے پتے جڑے
معلوم ہوتے ہین اور پہاڑون کے نیچے اور جھیل کے کنارے زمین ایسی ہموار ہے کہ روشین اور
چمن بندی برابر ہے اور صدہا قسم کے پھولون کی بہار نمودار ہے غرض حاصل یہ کہ اگر دنیا کے
شعرا اوس مقام دلفریب پر جمع ہوکے فقط جھیل اور اوسکے اطراف کی تعریف کرنے مین اپنے
مین اپنی ساری عمر صرف کرین تو یقین ہے کہ مضمون سب خرچ ہو جاوے اور تمام جہان کی
سیاہی اور کاغذ بھی اکتفا نکرے * جن پہاڑون کا ذکر کیا گیا کہ جھیل کے تینون کنارے پر واقع
ہین وہان شہر ہانگچو کے لوگ دفن ہوتے ہین اور چونکہ دستور و رسم ختائیون کا ہے کہ ہر شخص امکان
کے مطابق اپنے عزیزون کے دفن کرنے مین تکلف اور آرایش کرتا ہے اس جہت سے قبرین نہایت
بلند اور خوبصورت ہین لیکن اوس عیش کے مقام مین پھولون کے درمیان گورستان کا ہونا
عجیب عبرت افزا ہے اور چونکہ رنج و راحت اور موت و زندگی کا ساتھ دکھلاتا ہے اسلیئے دنیا
کی بے ثباتی کی دلیل چشم بصیرت کے آگے عیان ہوتی ہے اور انسان کی خاک نہادی اور بے بنیادی
ثابت کرتی ہے * انہین قبرون کے درمیان ایک وزیر نیک بخت خلائق پرور عاقل و عادل کا مزار
ہے جسپر ہمیشہ اہل ختا ادنیٰ و اعلیٰ لوبان جلاتے اور پھول چڑھاتے ہین اور آٹھ سو برس کی
بات ہے کہ اوس شخص نیکخو کی برائی اور بدگوئی مفتریون نے فغفور کے پاس کی تھی یہان تک کہ پادشاہ
کی طبیعت اوس سے نفور ہوئی اور بیچارے کی جان مفت گئی لیکن چند روز کے بعد جب ثابت ہوا کہ وزیر
بیگناہ قتل ہوا تب پادشاہ کا قہر اون کمینون پر گرا اور بدترین سیاست سے اونکو مارا اور اونکی لاشون کو
جلا کے خاکستر کو چوراہون پر پھینکدیا اور اون بدذاتون کا یہ حال کرکے شاہنشاہ نے وزیر کے مدفن
پر مزار مذکور کو لاکھون روپے کے خرچ سے بنوایا اور تین برس تک اوس وزیر خیرخواہ مقتول بیگناہ
کے لیے غم کیا اور ماتمی لباس پہنا جسطرح والدین کے لیے بیٹا کرتا ہے * یہ مزار قابل دیکھنے کے
ہے اور اوسکی چاردیواری کے صدر دروازے پر انہین چار مفتریون کی مورتین اسطرح بنی ہوئی ہین
کہ سر نیچے کیے گھٹنون کے بل خاک پریشانی لگائے وزیر کی قبر کے رخ کی سمت سجود مین ہین اور

قاعدہ زیارت کرنے والون کا ہے کہ جب اوس مزار پر لوبان جلانے اور پھول کی کرسی چڑہانے
آتے ہین تو کنکری اوٹھا کے اون مورتون کے سر پر مارتے ہین اور اونکی حرکت سے نفرت ظاہر
کرتے ہین ❊ ہوچو بھی ایک شہر اسی صوبے کا نہایت پاکیزہ اور عالیشان ہے اور خاص شہر مین
اور متعلق بستیون مین اسقدر ریشم کا کاروبار ہے کہ تمام مملکت مین نامزد اور مشہور ہے اسکے علاقے
کا ایک چھوٹا شہر اس جنس سے یہانتک معمور ہے کہ وہان کا یہ دستور ہے کہ پندرہ لاکہہ اونتالیس ہزار
روپے کے تھان کمخواب اور زربفت کے بدستور مالگذاری سرکار شاہی مین ہر سال دیے جاتے ہین
اور اسی سے قیاس کیا چاہیے کہ فقط ایک چھوٹے سے شہر مین کسقدر مال تیار ہوتا ہوگا جسکے بعد
سوداگرون کے ہاتہ بیچنے اور وجہ معاش کرنیکے اتنا پس انداز رہتا اور خزانے مین داخل کیا جاتا ہے اگر
ختا کا یہ دستور ہوتا کہ سیم و زر کے سوا غلہ اور اجناس وجہ مالگذاری مین نہ لیا جاتا تو اکثر صوبون اور شہرون
کے لوگون کو نقصان عظیم ہوتا کیونکہ بعض جگہ اسقدر افراط بعض چیزون کی ہے کہ بیچنے اور صرف مین
لانیکے بعد بہت باقی رہ جاتی ہے کہ جسکا کوئی خواہان نہین ہوتا ہے لیکن سرکار فغفور کو رعایا پروری
اور غریب نوازی اسقدر منظور ہے کہ ہمیشہ سے سلطنت کا یہ دستور ہے کہ جو چیز کشتکاری اور
سوداگری کی قسم سے پس انداز رہے بازار کے نرخ دام کرکے مالگذاری مین داخل کیا جاوے غرض
اسکا حال بہ تفصیل اپنے مقام پر مذکور ہوگا اس جگہ اتنا ہی اشارہ کافی ہے ❊ کیا کنک ایک اور شہر
اس صوبے کا بہت خوش وضع اور اچھی جگہ پر واقع ہے اور نہایت دلکشا غرض فضائیت اور
پاکیزگی کے سوا دوسری کسی بات مین مشہور نہین اور سڑکین سنگ کے چوڑے تختون سے چنی ہوئی
ہین اور دورویہ قطار درخت سایہ دار کی اس خوبی کے ساتہ لگائی گئی ہے کہ اونکے سائے سائے
راہگیر جاتے اور بارش و تمازت آفتاب سے مطلق ایذا نہین پاتے ہین پایہ تخت ہانگچو کے بعد
نینگپو کا شہر اس صوبے مین نہایت خوبصورت اور بہت آباد ہے اور مخصوص دو وجہ سے تجارت
کے لیے بہت مناسب ہے ایک تو یہ کہ دریا گہرا اور چوڑا شہر پناہ کی دیوار کے نیچے بہتا ہے اور دوسرے
یہ کہ سبز چاے کی پیدایش اسکے قریب ہوتی ہے اس لیے خریدنے اور بیچنے والون کو نہایت سہولت

ہوتی ہے ایسے دو سببون سے صاحبان انگریز نے بسبب قصور کے عہد و پیمان پامال
لڑائی کے بعد کیا تو اس بندر کو چارا اور شہرون کے ساتھ اپنے جہازون کی آمد و شد کے لیے
ٹھہرایا اور شرائط صلح مین وہان اپنی تجارت کا اذن اپنی مرضی کے موافق قبول کروایا اور
اوسکے قبل سوائے کانٹون کے شہر کے دوسرے بندر مین کوئی قوم فرنگستانی نہ جانے
نہ تجارت کرنے پاتی تھی تیرہوین اکتوبر ۱۸۴۱ء کو انگریز نینگپو کے شہر مین دخلیاب ہوے
اور چونکہ چینکھائی کا قلعہ جو کہ ختائیون کے زعم مین مفتوح ہونیوالا نہ تھا چھین لیا گیا اس
سبب سے انگریز کا رعب شہر والون پر اسطرح غالب ہوا کہ بے لڑائی بھڑائی نینگپو قبضے
مین آیا * ہر چند کہ سمندر کے متصل یہ شہر واقع ہے لیکن سرزمین بسبب نہرون کے
اور خاصیت خاص کے اس قدر زرخیز ہے کہ ہر سال وہان دو فصلین ہوتی ہین * ریشمی
تھان اقسام طرح کے یہان بہت پاکیزہ طیار ہوتے اور دور و دراز سے سوداگر سب اوس کے
خریدنے کے لیے آتے ہین خصوص جاپان کے ملک مین ختائی تاجر اس رقم کو لیجاتے
اور سونا چاندی تانبے سے عوض کرتے ہین * اسی شہر سے اٹھائیس یا اونتیس کوس
کے فاصلے پر مشرق کیطرف چوزآن کا جزیرہ واقع ہے جسکو صاحبان عالیشان نے
چوتھی جولائی ۱۸۴۰ء کو ختائیون سے چھین لیا تھا لیکن صلح کے بعد واپس کر دیا غرض اوس جگہ
کی بد آب و ہوا سے جسقدر فوج انگریزی کی نقصان ہوئی اوسکا ایک حصہ تمام لڑائی مین صرف
شمشیر سے مارا نہین گیا * چونکہ اس تاریخ کی دوسری جلد کے تیسرے دفتر مین اوس لڑائی کا
احوال لکھا ہے جو انگریزون اور ختائیون کے درمیان ۱۸۴۰ء مین شروع ہوئی تھی اور
۱۸۴۲ء مین اختتام کو پہنچی اس سبب سے نینگپو اور چوزآن کے باب مین زیادہ بیانی ضرور
نہین * چوہنگ فل بھی ایک شہر اس صوبے کا بسبب ندرت اور نوطرزی کے قابل تعریف
کے ہے کیونکہ میدان وسیع اور مسطح مین واقع اور فرنگستان کے شہر وینس کے مانند
ہے یعنے جس طرح سے وینس مین اتنی نہرین ہین کہ لوگ کشتیون پر گلی کوچے مین پھرتے

اوسیطرح سے چوہینگ کی گویا شاہراہین نہرین ہین لیکن باوجود اِس کے فضیلت ختائی شہر
کو ہے کیونکہ چوہینگ کی نہرون کا پانی شیرین اور خوشگوار ہے اور دیس مین شورابہ اور بہوز بہت
بشدت ہے شہر چوہینگ کے باشندے بڑے مفتری مشہور ہین اور قوانین مین اسقدر دخل
رکھتے اور اتنے ذی ہوش اور چالاک اور مقدمہ دان ہوتے ہین کہ اکثر بڑی سرکارون مین
یہین کے رہنے والون کو محرری اور منشی گری کے عہدے تفویض ہوتے ہین + یہان سے
ڈیڑہ کوس فاصلے پر شہر کے اطراف مین فغفور یو کی قبر ہے اور یہ شخص پہلے پادشاہون مین
مشہور ہے اور بقول ختائیون کے ایسا شخص سارے آفاق مین پیدا نہین ہوا اور فضائل
ثلاثہ یعنے عفت اور عدالت اور شجاعت مین اوسکے برابر عرصہ زمین پر کوئی نہین آیا اور لباس
وجود کا نہین پہنا + اسقدر تعریف صاف مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اتنی بات تحقیق
ہے کہ اگر نہایت ذی شعور و دور اندیش و نیک نہاد نہوتا تو اتنی بڑی سلطنت کا انتظام اول
حال مین نکر سکتا فغفور یو کا بالکل احوال بندے نے اسی تاریخ کی دوسری جلد کے پہلے دفتر مین
لکھا ہے جہان ختا کے تمام پادشاہون کا تذکرہ نو آبادی دنیا سے سنہ ۱۸۴۲ء تک درج کیا ہے
ہوچو کا شہر بھی بہت بڑا اور کوہستان کے قریب واقع ہے اور اسکے اطراف مین ایسے ایسے
جنگل ہین کہ آدمی کو وہان گذرنا سخت دشوار ہے اور وہان کی خبر جو جان پر کھیل کر لاتے ہیں وہ
کہتے ہین کہ جنگل مین صنوبر کے درخت جڑھ کے قریب اسقدر موٹے ہین کہ اگر چالیس آدمی
اوسکے تنے کے گرد بیٹھین تو فراغت سے جگہ پاوین + الغرض جی کیانگ کے صوبے مین
اٹھارہ قلعہ مثل شہر کے وسیع اور آباد ہین اور اون کے علاوہ تیس شہر نامور ہین بعض تجارت یا
صنعت کے سبب سے اور بعض فضائیت یا زرخیزی کے لیے لیکن بندے نے سب کا ذکر
بیفایدہ سمجھا اور جنکو نہایت ممدوح پایا اونہین کا خلاصہ احوال لکھا ہے جی کیانگ کے صوبے
مین دو کرور دس لاکھ باشندے ہین اور نظامت کے کارخانجات جنگی اور دیوانی کے
اخراجات کی وضع کے بعد ایک کرور سترہ لاکھ ستائیس ہزار ایک سو اسی روپیہ سکہ برسم

مالگذاری ہر سال فغفور کے خزانے مین جاتا ہے اور اس مبلغ مین زمین کا خراج پچانوے لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ اور نمک کی بابت سولہ لاکھ پانچ سو ساٹھ روپیہ اور اجناس تجارت کی آمدنی ورفتنی کا محصول پانچ لاکھ چوراسی ہزار آٹھ سو بیس روپیہ سکہ ہے * * * *

ساتوان باب

صوبہ ہوکوانگ کے بیان مین

چین کا چھٹوان صوبہ ہوکوانگ کہلاتا اور اوس مملکت کے عین درمیان اسیطرح واقع ہے کہ آٹھ صوبے اسکے چارون گرد ہین اور چونکہ یانگ ذی کیانگ کا دریا اسکے درمیان سے پورب کی طرف پچھم سے بہتا ہے اسلیے اوس صوبے کے دو حصے ہوئے ہین اور یہ دونون کی زرخیزی اتنی ہے کہ ضرب المثل ہو گئی چنانچہ ختائی کہتے ہین کہ کیانگ سی کے سال بھر کا محاصل اگر اکٹھا ہو تو چین کے پندرہ صوبون باشندون کے لیے ایک وقت کا ناشتہ ہو سکتا ہے لیکن ہوکوانگ کی ایک فصل زراعت پر ساری مملکت کے باشندون کا مدار اوقات برس روز تک ہو سکتا ہے اور سوا کثرت محاصل اس صوبے کے سوتی کپڑے اور پہاڑ کی جڑی بوٹی اور معدنیات سونا چاندی لوہا ٹین بلور کے مشہور ہین اور یہان پر نہایت شفاف موم میسر ہوتا اور بانس کا کاغذ کثرت سے بنتا ہے بوچانگفو پائے تخت اس صوبے کا بڑی تجارت گاہ اور نہایت کیفیت کی جا ہے اور دولت اور عالیشانی اور عمداری مین مملکت خطا کے اکثر شہر سے کم نہین اور چونکہ یانگ ذی کیانگ کا دریا اس شہر کے نیچے بہتا ہے اس سبب سے بوچانگ فو ایسا بڑا بندر ہے کہ دس بارہ ہزار جہاز شہر کے سامنے پانچ چار کوس کے عرصے تک اکثر لنگر کئے رہتے ہین اور اس سے سمجھا چاہیے کہ کسقدر خرید و فروخت اور ساکنان شہر کے سوا صرف مسافرون کی کسقدر جمعیت ہوتی ہے * سیانگ نانگ فو ایک اور شہر ہے جسکے اطراف کے پہاڑون مین معادن سونے اور چاندی کے ہین مگر اون کے کھودنے کی ممانعت ہے لیکن چھپرون اور ندیون مین جو ریزے طلا اور نقرہ کے کوہستان کی طرف سے بہکے آتے ہین اوسپر کسیکا اجارا نہین اور جسکا جی چاہتا چُن لاتا ہے فیروزہ اور

پھٹکری اور ایک قسم کی سبز چیز جسکو ختائی مصور بڑے مولون سے تصویر کی رنگ آمیزی کیلیے
خریدتے اون سب کے معدن اونہین پہاڑون مین واقع ہین وہین کان فو شہر ہے جسکی سرحد مین
ایک قسم کا موم پیدا ہوتا ہے جسکی بتیون کا خرچ سوا شہنشاہ اور اونکے عزیز جو قرابت قریبہ رکھتے ہین
دوسری جگہ منع ہے اور اس موم کے کئی خاصے ہین یعنی سپیدی اور چمک بلور کی سی ہوتی ہے اور
اوسکی بتی دہوان نہین دیتی اور روشنی کی صفائی اور تابندگی مثل مہتابی کے ہوتی ہے اور دوا مین
بھی اوسکا خرچ ہے چنانچہ ہول دل کیواسطے نہایت مفید ہے اور ختائی وکلا اور جو لوگ کہ
دربارون مین عرضبیگی ہوتے ہین اس موم کا ایک ڈلا اسلیے کھلایا کرتے ہین کہ قوت دل زیادہ ہووے
اور دربار کے دبدبے سے مرعوب نہو جاوین * اور اس موم کو ختا مین پیلا کہتے ہین اور ایک ذات کا
درخت ہوتا ہے جسکی جڑ مین ایک قسم کا چھوٹا سا کیڑا چپکا دینے سے وہ اوسکا رس کھاتا اور
فضلا جو چھوڑتا اوسی سے یہ موم ہوتا ہے اور اسکی ایسی قدر ہے کہ سونے کے وزن سے بکتا ہے
اور حقیقت مین وہ ایسی ہی چیز اکسیر خاصیت ہے کہ سونا اوسکے آگے مٹی ہے * ہوانگ چو ایک
شہر نہایت وسیع اور غدار او مشہور بندر ہے اور پایتخت کے ایک شہر مین جھرنا ہے جسکے
پانی مین چاے کو جوش دینے سے بہت لطیف ہوجاتی ہے اور اس شہر کے قریب ایک جزیرہ
پی کو اسے کہلاتا اور لوگ اس جزیرے کے باب مین ایک نقل کسی سپاہی کی کرتے ہین کہ جب
دشمنون نے اوسکو دریا مین ڈال دیا ایک سفید کچھوا اوسکی مدد کو آیا اور اپنی پیٹھ پر چڑہا کر اوسے پار
پہنچا دیا یہ بات قریب قیاس کے نہین غرض حقیقت یہ کہ اس جزیرے سے چھوٹی ذات کا
سپید خوبصورت کچھوا پکڑا جاتا اور امیرون کے یہان باغون اور حوضون مین پلتا ہے اور
تھوڑے عرصے مین اسقدر رام ہوتا ہے کہ لوگ اوسے اپنے ہاتھون سے کھلاتے ہین * پوچو فو
کا شہر بہت وسیع و غدار اور سرزمین بھی اوسکی نہایت زرخیز ہے اور پہاڑون مین معادن فیروزے کے
ہین اور یہ شہر لون ہو کی جھیل کے کنارے پر واقع ہے اور اس جھیل مین ایک جزیرہ عجب
کیفیت کا ہے کہ اسکے نیچے سے ہمیشہ پانی بہتا ہے گویا نے پر رکھا ہوا ہے اور صورت اوسکی یہ ہے کہ چہار طرف

پر

سے اشجار او رنباتات کی جڑین تان لی ہین اور مثل جال سنگین کے بل کھا کھا کے لپٹی ہوئی ہین کہ اوپر
تہ مٹی کی ایسی موٹی جم گئی ہے کہ قریب القیاس نہین کہ کبھی پانی اوسپر غالب ہوویگا اور ہرچند کہ ظاہر
مین نقش برآب مثل حباب اور متحرک مانند سیماب ہے مگر حقیقت مین مستحکم مثل الفت احباب ہے
چانگ چافو ایک اور شہر سرزمین کی سیرابی کے لیے مشہور ہے یہان تک کہ اگر تمام مملکت مین بسبب
قحط کے غلہ کا نشان تک نہ ملے تو بھی یہان کی فصل کبھو نہ جلے اور متعدد ندی اور نہر کے سبب سے
پانی کی تکلیف کبھی نہین ہوتی ہے اور اطراف کے پہاڑون مین کئی معدن شنجرف کے ہین *
ہینگ چوفو کا شہر دریا کے جزیرے مین واقع ہے اور اگرچہ اطراف کی زمین سنگی اور بلند ہے
لیکن کسی جنس کی کمی نہین اور سہولت معاش بدرجہ ہے اور پہاڑون مین نقرے کے معدن
ہین اور باشندے بانس کے کاغذ بہت بناتے ہین * چانگ فو ایک شہر ہے جسکا عرض
طول کم مگر نہایت زرخیز ہے اور کولہ لیمو افراط سے وہان ہوتا ہے اور ایک قسم کا لیمو سیمی کہلاتا ہے
کہ جاڑون مین جب ایام دوسرے لیمو کا ہوجاتا ہے تب اسکے درخت بامراد ہوتے ہین اور یہ
لیمون مدتون تک میٹھا او رمعطر اور خوش رنگ ایک رنگ پر رہتا ہے اور کچہ نیرنگی نہین دکھاتا
اور اس شہر کے اطراف کے پہاڑون مین فیروزے کے کئی معدن ہین * چن چوفو ایک شہر پہاڑون
مین معمور ہے اور معدن سونا اور چاندی اور سیماب اور فیروزہ کے اطراف مین ہین اس شہر
کی سرحد مین پہاڑون کے درمیان ایک قوم جنگلی آدمیون کی رہتی ہے جسے ختائیون کی نہ زبان
نہ چال نہ چلن نہ گفتار نہ رفتار ذرا بھی ملتی ہے اور اہل چین کی روایت یہ ہے کہ کتے اور آدمی
کی خبث سے اونکی نسل ہے لیکن یہ بات صریحاً جھوٹھہ ہے اور دشمنی اور ناجنسیت وجہ اس ملامت
کی ہے * الغرض کہ صوبے کی دو تقسیم مین چون شہر ہین اور اوسکی پہلی تقسیم یعنے ہوبی مین قریب ڈیڑہ کرور
باشندے ہین اور دوسری تقسیم ہونان مین تخمیناً ایک کرور اور بتیس لاکھہ باشندے ہوونیگے اور ہوبی
کی نظامت اور دیوانی کے وضع اخراجات کے بعد تین کرور نونے لاکھہ روپے بابت خراج زمین اور
تیس ہزار روپے بابت محصول جناس تجارت دار الامارہ پیچین مین بھیجا جاتا ہے اور ہونان

کی کطامت اور دیوانی کے وضع خراجات کے بعد تین کروڑ ترانوے لاکھ روپیے بابت خراج زمین اور ایک کروڑ پانچ لاکھ بابت محصول جناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے *

آٹھوان باب

صوبہ ہونان کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے درمیان واقع اور اوس ملک کے اکثر مورخون کا اسپر اجماع ہے کہ جب ابتدا مین سلطنت ختا کی بنیاد ڈالی گئی اسی جگہ سے پہلے آبادی شروع ہوئی اور یہ سرزمین کہنہ آباد وہان کی قدیم شہنشاہان والا نژاد کی تخت گاہ مدتون تک رہی اور سچ ہے کہ اس جا کی آب وہوا فصحت وفضا ایسی لطیف وخوش اور پاکیزہ ودلکش ہے کہ قابل بخوشی زندگی کرنے اور عیش وآرام سے رہنے کی معلوم ہوتی ہے اور وہان کی زمین عمدہ اور بہتر اور سیر حاصل اور اسقدر شاداب ہے کہ پھولون کے جنگل کاٹ کے لوگ زراعت کرتے اور گلشنون مین ہل جتوا اناج بوتے ہین * **لمولفہ** سرزمین ایک لطیف وآبادان * آب جو باغ بین روش پہ روان * جنگلون مین بہار گلشن ہے * رشک گلشن وہانکا گلخن ہے * گل وسنبل کے ڈھیر مین ہر جا * بلبلون کی بھیڑ مین ہر جا * لب غنچہ جہان کہ خندان ہے * چشم بلبل وہان پہ گریان ہے * سرو جس جا کہ برلب جو ہے * لب قمری پہ شور کوکو ہے * عیش بازار ہر طرف ہین لگی * ہین خریدار شوق سے پھرتے * عشرت آرام ہر جگہ موجود * شہر کیا بلکہ خانۂ بہبود * اور جب کہ حال یہ ہے تو نہین تعجب بلکہ حکمت کی رو سے واجب ہے کہ لوگ بھی ایسے دیار کے پاکیزہ طینت لطیف طبیعت خوش مزاج عیش جو آرام طلب ہووین کیونکہ کلیہ ہے کہ جہان سہولت معاش ہے وہان عیش وآرام پر دل پاش پاش ہے بلکہ وہان کے لوگ بالخاصہ ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس صوبے مین سوداگری نہایت سرد اور مدہم ہے اور تجارت کا بازار مطلق گرم نہین کیونکہ حضرت انسان کی طبیعت ہمیشہ راحت دوست اور آرام طلب ہوتی ہے اور جد وجہد کوشش وسعی وہی کو

کرتے جو فکر معیشت مین دلگیر اور زنجیر تنگدستی مین پابند و اسیر ہین تردد وہی کرتے جنکی اوقات
بے تردد کیے نہین بنتی اور بار گران وہی اوٹھاتے جنکو اوسکے بن اوٹھاتے تلاش معاش کے
بوجھ سے سبکدوشی حاصل نہین ہوتی ✤ **لمولفہ** مالور محنت سے کوسون دور ہین ✤ محنتی
اِس مرض مین رنجور ہین ✤ سنگ غم سے روز و شب صبح و مسا ✤ مثل شیشہ تپھرون سے چور ہین ✤
اِس صوبے کا پاے تخت کیفونگ فو ہے اور یہی ایک نئی بات اِس دار الریاست کی مشہور
ہے کہ شہر کی کرسی خاک دریا کی سطح آب سے بہت نیچے ہے چنانچہ پانی روکنے کو بہت اونچے اونچے
پشتے اور باندہ کی حاجت ہوئی اور روایت ہے کہ ایک دفعہ جب نظام ملک مین فتور واقع
ہوا اور سرکشون نے اوس شہر کو بارادۂ تسخیر محاصرہ کیا تب شہر والون کی مدد کو فغفور کی
طرف سے بہت سے لشکر آئے لیکن اوس فوج کے سردار کو دشمن غارت کرنے کی ایسی ایک
بُری ترکیب سوجھی کہ اوسے اپنی ہی طرف زیادہ تر ہلاکت ہوئی یعنے دریا کے پشتے کو اوس نے
تُڑوا ڈالا اور تمام شہر کو تہ آب کر دیا اور اِس سانحۂ عظیم مین تین لاکھ آدمی سے زیادہ ضربت
موت سے جام حیات کو لبریز کیے اور شراب مرگ پیالہ اجل سے پی غرض ہر چند کہ بعد چند
ایام کے شہر کی دوبارہ تعمیر ہوئی اور سر نو اجڑا ملک آباد ہوا مگر پہلے کی رونق پہر نہوئی اور نہ
پُرانی خوبی نے تازگی پائی مثل مشہور ہے اگلی بات ہمیشہ اگلون کے ساتھ جاتی ہے ✤ **لمولفہ**
عالم فانی کی یارو چال دیکھی ہے عجب ✤ اِس جہان سے جو گیا ویسا نہ آیا پہر کوئی ✤ بازیے
دنیا کی ہر ہر دانون مین اے ہمنشین ✤ کھو دیا ہاتھون سے جو ویسا نہ پایا پہر کوئی ✤ کوکی فو
دوسرا شہر اِس صوبے کا بہت وسیع و غدار ہے اور اِس صوبے کے اور شہرون سے یہ شہر اچھی
تجارت گاہ ہے اوسکے اطراف مین باغ بہت باوسعت اور اقسام میوہ جات کی کثرت
ہے اور یہان ایک جھیل ہے جسکے پانی کی تاثیر سے ریشم مین آب و تاب اور چمک دمک اور
مضبوطی اور ملایمی ایسی ہوتی ہے کہ سیکڑون منزل سے جولاہے جاتے اور اوس پانی مین
ریشم کو دھوتے ہین اور اِس شہر کے باشندے ایسے خوش خلق اور مسافر پرور ہین کہ ہر چند

ختائی مضمون سے اس شعر کے واقف ہین * **شعر** خشت وطن از تخت سلیمان خوشتر * خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر * باوصف اسکے اگر قضیۂ اتفاقی سے اون مین کوئی شخص گیا وہانکی خوبیون مین اوسکی طبیعت ایسی لگی کہ پھر اپنے گھر مشکلون سے پھرا * **لمولفہ** باغ مین بلبل یہی کہتی بھی کل صیاد سے * کب چمن کو چھوڑکر ظالم قفص مین جاوین ہم * ہونان فو ایک شہر ہے جسمین قدیم شہنشاہ سب اکثر رہتے تھے اور اب بھی اوںھون کی کئی عظیم الشان قبرین اطراف شہر کے باغون مین موجود ہین چونکہ ختائیون کے قیاس مین اونکی مملکت ناف زمین مین اور ہونان کا صوبہ اوس مملکت کے بیچوبیچ اور یہ شہر اوس صوبے کے وسط مین واقع ہے اس لحاظ سے بقول اونکے شہر ہونان فو صفحۂ زمین کے دائرہ کا نقطۂ مرکز ہے * نان کنگ کا شہر بہت غدار اور وسیع ہے اور اوس کے اطراف کی سرزمین سے کئی دریا بہتے ہین اس سبب سے وہ اتنی زرخیز ہے کہ جب فوجین شہنشاہ کی وہان پر ڈیرہ ڈالے مہینون پڑے رہتے ہین تب بھی شہر کی گرانی کبھی نہین ہوتی اور قریب کے کئی پہاڑون سے فیروزہ حاصل ہوتا ہے اور وہین ایک قسم کے سانپ کی خلقت ہوتی ہے کہ جس سے فالج ولقوہ و رعشہ کی بیماریون کی دوا بنتی ہے اور اطبائے ختا اس سانپ کو شراب مین ڈال عرق اور جوہر کھینچ لیتے اور اور لقوہ اور فالج کے مریضون کو پلا کر اکثر اچھا کرتے ہین چوہنگ فو اس شہر کے اطراف مین بہت چائے پیدا ہوتی ہے غرض اسیطرح پر چھوٹے بڑے شہر اس صوبہ کے سب سمیت اونتیس ہین اور یہان کے باشندے اڑہائی کرور ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی کے ایک کرور پانچ لاکھ چھہ ہزار دو سے چالیس روپیہ بابت خراج زمین اور بیالیس ہزار چھہ سو بیاسی روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ فغفور کے خزانہ عامرہ مین داخل ہوتا ہے *

نوان باب

صوبۂ شان ٹان کے بیان مین

کنگ فوسی جو ختا کا حکیم الحکما تھا اور دانائی مین یونان کے فلاسفۂ عظام ارسطاطالیس و فلاطون

وغیرہ سے مرتبہ اوسکا سبقت لے گیا اسی صوبے مین پیدا ہوا تھا غرض اس حکیم بے بدل کا
تذکرہ دفتر ثانی مین لکھا جائیگا اور جہان شہنشاہان فرخ فال کا حال درج کیا جائیگا وہان اوس
صاحب کمال عدیم المثال کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کا تذکرہ زبان قلم پر آئیگا
چونکہ صرف اسی استاد فیلسوف کے قال لازوال پر انتظام مملکت چلا جاتا ہے اسی باعث سے
ختا کی ریاست کو ابتک بقا ہے حالانکہ کیانی اور روم قدیم کی سلطنتین مٹ گئین نشان تک
بھی نہ باقی رہا نام کا نام لینا عقل صواب اندیش کے نزدیک بیجا ہے مگر ختا پر باوجود یورشش
تاتار مطلق ادبار نہ آیا اس صوبہ مین پانی کم برستا ہے لیکن اسکی عوض اتنے دریا اور نہر اور جھیل
اور تالاب ہین کہ زراعت مین نقصان نہین آتا ✽ ختا کی سب سے بڑی نہر جو شہنشاہی کہلاتی اس
ملک کے درمیان سے بہتی ہے اور شاہی انبار خانون مین بھی اناج کی کشتیان اسیطرف سے
دار الامارہ پیچین کو جاتی ہین اونکی جمعیت کثیر کا ہر سال اس نہر سے گذارا ہے اور گیارہ بارہ
ہزار سے کم کبھی نہین جاتین ✽ چی نانگ فو کا شہر پایۂ تخت اس صوبہ کا بہت وسیع و شہر غدار
ہے اطراف مین لبسکہ جھیلین اور تالاب کثرت سے ہین نہرین شہر کے درمیان پانی سے ہمیشہ
لبلب رہتی ہین چوڑی او عمیق ہین ہزارون من کی کشتیان شہر کے ہر بازار مین لگی رہتی ہین اور اون
نہرون پر نفیس نفیس پل راہ چلنے والے کے آرام و شہر کی زینت کے لیے بنے ہوے ہین اور چونکہ
ایام قدیم مین کئی شہنشاہ ختا اور باج گذار ملکون کے پادشاہ سب یہان سکونت کرتے تھے
اور اونکے مزار شاندار پہاڑون مین ہین اس سبب سے اس شہر کی بڑی عزت ختائیون کی
آنکھون مین ہے ✽ للّٰہ الحمد فی الحقیقت شہر ہے یہ پُر فضا ✽ کیجیے تعریف جو کچھ ہے بجا ✽ رائے
اولوالالباب خطا ہے پر صواب ✽ کرتے ہین عظمت جو اوسکی بیحساب ✽ اس شہر کے قریب
ین چنگ کا شہر ہے وہان ایک قسم کا شیشہ ایسا نازک بنتا ہے کہ اگر تند ہوا مین رکھدیا جاے تو
اوسکے صدمے سے فوراً آسیب آئے یعنے صاف تڑق جائے لینے والا سواے حیرت کچھ
نہ پاے خاک پر ٹکڑے ٹکڑے دیکھکر آئینۂ دل چور چور جگر مین ہزارون ناسور بشکل خانۂ زنبور نمایان چشم تمنا

سے نہر خون روان رہے اوسکا عکس نہ ملے + اس معنی سے رشک حلب کہنے کی جا ہے +
ایک فقرہ ہے اوصاف سے یہ اوسکے لکھا ہے + اس صوبے مین ایک قسم کا کیڑا مثل کملہ کے
پیدا ہوتا ہے اور اوس سے موٹا ریشم نکلتا اور ایک طرحکا ریشمی کپڑا نہایت گف اور مضبوط بنتا ہے
ہر جگہ بخواہش لیا جاتا ہے + ین چو فو دوسرا شہر اس صوبے کا درمیان دو بڑے دریا کے واقع
ہے اس سبب سے آب و ہوا اوس سرزمین کی نہایت لطیف ہے اور پل اسی شہر مین بہت عظیم الشان
ایک سو اسی گز لنبا ہے ایسا کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا اور اس شہر کے تحت مین کیو فو مین کا شہر
ہے جسمین فیلسوف اعظم حکیم مکرم کامل زمان حاذق دوران حکیم کنگ فوسی کے کئی یادگار نمودار
ازطرف سرکار اور بعض رئیسان خجستہ کردار بنے ہوے ہین حالانکہ حکیم ممدوح شہر چو ہین مین جو
اوسکے قریب ہے پیدا ہوا تھا + ٹانگ چینگ فو کا شہر بڑی نہر پر چونکہ واقع ہے اس وجہ سے
تجارت گاہ عظیم ہے ہزارہا جہاز ہمیشہ وہان لگے رہتے ہین اور کئی معقول عمارتین شہر مین ہین
خصوص ایک ہشت پہل اور ہشت طبق کا منار مثل منار نان کنیگ کے ہے اور اسیطرح چینی کا
بنا ہوا ہے اور باہر گھنٹے اوسی انداز سے لٹکے ہین اور ہوا کے بہنے سے صدائے خوش اون سے
پیدا ہوتی ہے + تین ہو فو اور لی چو فو دو شہر کسی اور بات کے لیے مشہور نہین بجز اسکے کہ دونون
مین ایک ایک قلعہ بہت مستحکم بنا ہے اور لشکر شاہ حفاظت ملک کے لیے اون مین متعین رہتا ہے
اور جنگی جہاز بھی نگہبانی کے لیے موجود ہر چہار حدود مین رہتے ہین حاصل کلام اٹھائیس شہر چھوٹے
بڑے اس صوبے مین ہین اور قریب اڑہائی کرور کے باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات
نظامت و دیوانی کے ایک کرور بارہ لاکھ چورانوے ہزار دو سو آٹھ روپے بابت خراج
زمین اور چار لاکھ چھبیس ہزار آٹھ سو سولہ بابت نمک اور اٹھانوے ہزار چار سو چھیانوے
روپیہ بابت محصول اجناس تجارت اس صوبے سے فغفور کے خزانے مین سالانہ جاتا ہے +

دسوان باب

صوبۂ شان سی کے بیان مین

اس صوبے کی آب وہوا بہت اچھی اور زمین بھی نہایت زرخیز ہے سواے چاول کے
ہر قسم کا اناج یہان کثرت سے پیدا ہوتا ہے ہر چند یہان کے لیے پانی بہت چاہیے مگر بسبب
قلت نہر و تالاب پانی بقدر احتیاج دستیاب نہین ہوتا لیکن مشک اور سنگ سماق اور سنگ مرمر
اور سنگ زبرجد اقسام رنگ کا نکلتا ہے فیروزہ اور بلور بھی اس صوبے کے پہاڑون سے آتا ہے
کان آہن و شورے کی کئی معدن ہین اور اوس ملک کے بعضے پہاڑون کی چوٹی پر میدان
وسیع اسطرحکا ہے کہ کوسون تک جسکا حساب نہین اوسپر کشتکاری کی جاتی ہے فصل
بفضل افضال حقیقی معقول ہوتی ہے باوصفیکہ بجز باران رحمت وہان پانی کا نام نہین اس
صوبے کے باشندے بڑے مضبوط اور بہادر ہوتے ہین اور مطابق قاعدہ کلی کے حلیم و
سلیم مشہور ہین مگر حد سے زیادہ کوڑن وابلہ ہوتے ہین کسی علم سے مطلق شوق نہین رکھتے اور
مستورات یہان کی حسینہ او رجمیلہ ہوتی ہین اور اس طبقے مین انگور بالافراط نہایت تحفہ
اسطرحکا پیدا ہوتا ہے کہ شاید روے زمین پر کہین میسر نہین آتا اگر یہان کے ختائی چاہین
توشرابین ایسی کھینچ سکتے کہ قابل جام جمشید مین بھرنے کے ہون لیکن یہ اوجڈ گنوار اوسکو سکھلا
کے کشمش بناتے ہین * **نظم** حماقت سے پر مغز ہین وہ کثیف * کہ بد کرتے ہین کیا غذاے
لطیف * کوئیلے کے معدن بھی یہان بشدت ہین اور اوسکی تحفگی یہ ہے کہ انگارے بہت
صاف و شفاف ہوتے ہین دیر تک رہتے اور دھوان نہین دیتے ہین اور فرش و فروش
کے لیے قالین یہان ویسے ہی عمدہ اور خوبصورت بنتے جس طرح ایران اور روم مین ہوتے ہین *
لمولفہ بلکہ اوسپر فوق رکھتے ہین یہ بعضے کام ہین * مشتہر نام انکا ہے کشمیر و مصر و شام
مین * قی ین غو اس صوبے کا پاے تخت ہے کسیوقت مین شاندار تھا جب پادشاہ کے
عزیز و اقربا نے یہان سکونت اختیار کی تھی لیکن جب سے کہ وہ خانوادہ بلٹ گیا یہان کا
بھی طبقہ اولٹ گیا **بقول شاعر** * پردہ داری میکند در قصر قیصر عنکبوت * بوم نوبت
میزند بر گنبد افراسیاب * غرض لوہے کے باسن اور آلات او رہتیار جنگ کے یہان

تجارت ہے پشمینے کے کپڑونکا بازار گرم ہے اور ساری مملکت کے سوداگراون قالینون کی تحفگی پر لوٹے رہتے پانون پڑ کے سر کے بھل لیجاتے انکا ذکر عاصی کر چکا کہ رشک ایران و روم ہوتے ہین * پین یان فو اس صوبیکا دوسرا شہر اس بات کے لیے مشہور ہے کہ فغفور یو جو مملکت ختا کے پہلے پادشاہون مین تھا اوس نے اسی شہر کو اپنا پاے تخت قرار دیا تھا اوس عالی ہمت بلند مرتبت شجاعت شعار مدبر روزگار عادل بعدیل کا ذکر اس تاریخ کی جلد دوم مین کیا جائیگا اس جگہ اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ بڑی سلطنتون کے بانی ایسے ہی شخص ہوتے جیسا کہ یہ تھا * لمولفہ عادل ہو تو ایسا ہو جو سلطان ہو تو ایسا ہو * عاقل ہو تو ایسا ہو خاقان ہو تو ایسا ہو * اس کے قریب ایک جھیل شور اکیس کوس کے دائرے مین اور ہے اوسکا پانی کھاری مثل سمندر کے ہے اوسمین نمک افراط سے پیدا ہوتا ہے * فین چو فو بہت پرانہ شہر اور معقول تجارت گاہ ہے اطراف کی زمین حالانکہ کوہسار ہے لیکن کسانون نے ریاضت کے زور سے اوسے ایسا زرخیز کیا کہ بڑے فائدہ کی جا ہے کتنے چشمے آب گرم کے اوس کے قریب ہین منزلون سے لوگ آ کے وہین جمع ہوتے ہین ایک قسم کا ماءاللحم منشی وہان تیار ہو کے اور اور صوبون مین بھی جاتا ہے اوسکے سرور و ذایقے اور قوت کی بہت تعریف ہوتی ہے * تائی ٹون فو کا شہر دیوار ختا کے نہایت قریب ہے چونکہ قوم تاتار کی یورش کرنے کی جگہ ہے اس لیے شہر کے مورچے بہت مضبوط بنے ہین اور کئی ہزار سپاہ یہان ہمیشہ متعین رہتی ہے اور اطراف کے پہاڑون مین فیروزہ اور سنگ مرمر کی کانین ہین اور ایک قسم کا زبرجد ملتا ہے جسکی سپیدی اور چمک لشیم کے مانند ہوتی ہے اور جنگلون مین جڑی بوٹی بہت اقسام کی میسر آتی ہے غرض چھوٹے بڑے اٹھائیس شہر اس صوبے مین ہین اور سیکڑون قلعے دیوار ختا کے قریب جابجا واقع ہین تا کہ تاتار کی یورش ملک مین نہو پانے اور لوگ اطمینان سے رہین اسلیے لوگ عیش و راحت سے * رنج پہنچے نہ دست آفت سے * اس صوبے مین ایک کروڑ ستر لاکھ باشندے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی کے ایک کروڑ ایک لاکھ ستہتر ہزار نو سو بیس روپے بابت خراج زمین اور سولہ لاکھ چوہتر ہزار چار سو بیس روپے

بابت نمک تین لاکھہ ترسٹھہ ہزار سات سو بارہ روپیہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے
خزانے مین برسم مالگذاری سالانہ داخل ہوتا ہے

گیارہوان باب

چینن سی کے صوبے کے بیان مین

یہ صوبہ بہت وسیع ہے اور بعض مورخون کی یون روایت ہے کہ اسی جگہ سے ختا کی آبادی شروع ہوئی اور قدیم فغفورون نے یہین سکونت اختیار کی تھی اس بیان کے خلاف اور صوبون کے باب مین یہی بات بعضے راوی نقل کرتے ہین القصہ اگر یہ سرزمین پہلے نہ آباد ہو کر دوسری آباد ہوئی تو اس سے کچھ قباحت واقع نہین ہوتی اور اگر وہ بزرگی نہین حاصل تو یہ مرتبہ بیشک اوسکو دیا چاہیے کہ شہنشاہون نے اوس سرزمین کو نہایت پسند کی تھی اور مدتون اسی طبقے مین سلطنت رہی **لمولفہ** رتبہ بلند کیون نہو اوس سرزمین کا ❊ مسکن یہان تھا مدتون فغفور چین کا ❊ اس صوبے کی دو تقسیم ہین آگے تین ناظمون کو یہان کی صوبہ داری سپرد تھی لیکن چند روز سے ایک موقوف ہوگیا چاول کی فصل یہان اچھی نہین ہوتی اس جہت سے کہ پانی کم برستا ہے گھٹا کے دیکھنے کو دل ترستا ہے کسی عنوان سے اکثر مقام پر حسب ضرورت پانی میسر نہین ہوتا غرض اور اقسام اناج کی افراط سے باشندون کو قحط کی شدتین لاحق حال نہین ہوتین اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ ٹڈیان ویران کر جاتی ہین لیکن اوسکے عوض ختائی اونہین پکڑ کے کھا جاتے ہین بقول شخصے عوض معاوض گلہ ندارد تو اونکی شکایت کرنی زیادتی ہے ❊ اس صوبے مین ریوند چینی ومشک وشنجرف وموم وشہد وصندل وسنگ کہربا اور اقسام ادویات کثرت کے ساتھ ملتے طلا کی کئی کان ہین اگر وہ کھودی جاوین تو یقین ہے کہ سیکڑون من سونا پیدا ہو لیکن فغفور کی ممانعت ہے اونکا کھودنا وقت ضرورت پر موقوف رہا غرض ندیون اور جھرنون مین اوسکی ریت جو بہکے آتی ہے اوسکے جمع کرنے مین صدہا آدمی کی اوقات بسر ہوتی ہے اور سیاح جو اوس ملک مین گئے ہین اونکی روایت یون ہے کہ اس صوبے کے باشندے سلیم الطبع حلیم الوضع

اہل سخا فتنہ و فساد سے بری شیرازہ بندرستی و دوستی نہایت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق ہوتے ہین
ا ولقہ جسے انسانیت عبارت ہے + وہان ہر ایک کی وہ عادت ہے + پاک نیت خجستہ
خصلت ہین + ہر طرح سے وہ سب غنیمت ہین + تحصیل علوم و فنون کی طرف اکثر رجوع کرتے ہین
سی نگان فو کا شہر چونکہ ایک زمانے مین تخت گاہ فغفوران چین تھا اور اب ناظم کے رہنے کی
جا ہے ان دو سببون سے بہت آباد اور دل پسند جگہ ہے شہر پناہ کی چار دیواری مثل قلعہ کے
مورچون کے بنی ہوئی اور زیر دیوار گہری اور چوڑی کھائی کھدی ہوئی ہے اور جگہ بجگہ قطار سے
مورچون کے اوپر اونچے اونچے برج مثل ہندوستانی امیرون کے نوبت خانون کے بنے ہین اور
اون مین سپاہی پہرا چوکی دیتے رہتے ہین اور دار الامارۂ پیچین کے بعد اوس شہر کا رتبہ بسبب
مضبوط ہونے اور سامان جنگ سے مہیا رہنے کے سمجھا چاہیے اور شہنشاہی فوج کی وہ تقسیم
جو طرف شمال حفاظت سلطنت کیواسطے مقرر ہے اوس شہر مین متعین رہتی ہے اوسکے اطراف
کی رعایا اور ختائیون سے بہادر و محنت کش اور قدآور و وجیہ ہوتے ہین + اس شہر کے اطراف
مین ایک قسم کا باد ڑ بہت بڑا پیدا ہوتا ہے اوسکا گوشت ایسا لذیذ ہوتا ہے کہ ذائقہ اور
ملائمت مین حلوان فربہ پر اوسکو ترجیح دیتے ہین + سن سولہ سے پچیس سیحائی مین اس شہر کے
اطراف مین ایک لمبا تختہ سنگ مرمر کا زمین سے کھود کے نکالا گیا اوسپر یہ مضمون کھدا ہوا تھا
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ملک یہود مین پیدا ہوے تھے تو آسمان مین ایک نیا
ستارہ جو قبل اونکے کبھی ظاہر نہین ہوا تھا دکھائی دیا اور مشرق مین کئی پادشاہون نے اوسکے
ملاحظہ سے نذر دینے کے لیے ملک یہود کی راہ لی اور وہان پہنچ کر اوس طفل مقدس کو نذرین گذرانین
اور ایک شخص عیسائی مسمے آلوپین سن چھہ سو چھتیس مسیحائی مین درمیان چین کے آیا اور فغفور وقت
نے اوسکے مذہب کا حال دریافت کرکے اوسکو راست سمجھا اوسکے حق مین فرمان جاری کیا +
اس پتھر کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب کو ترقی مملکت چین مین از ابتدا اسے
سنہ چھہ سو چھتیس مسیحائی کے سنہ سات سو بیالیس مسیحائی تک تھی اور اسی سال مین اس پتھر پر وہ

مضمون واسطے یادگار کے کھودا گیا تھا شہنشاہ نے ایک معبدگاہ مین اوسکو لکھوا دیا اور
اوس مکان پر جب بت پرستی نے پھر سر اٹھایا ویرانہ اور خرابہ ہوگیا اور وہ پتھر بھی زمین کے نیچے
دب گیا بالفعل کھود کے نکالا گیا اور لوگون پر اوسکا مضمون ظاہر ہوا ہے ٭ ہان چان فو کا شہر
پتھریلی اور کنکریلی زمین مین کوہستان کے نزدیک واقع ہے لیکن دامان کوہ کی زرخیزی ایسی ہے
کہ اور جگہون کی اوسرائی کا عوض ہو رہتا ہے اور پہاڑون مین مشک کا ہرن پیدا ہوتا اور اوسکا
نافہ میسر آتا ہے اور شہد و موم اسقدر میسر ہوتا ہے کہ لینے والون کے ہاتھ تھک جاتے ہین مگر اوسمین
کمی نہین آتی اور کئی معدن شنجرف کے بھی ہین ٭ اس شہر تک ایک سڑک کئی منزلون سے آئی ہے
اوسکا حال سننے سے دلکو سخت حیرت ہوتی ہے روایت یہ ہے کہ ختائی فوج کو ایکدفعہ کئی پہاڑ
اور جنگل اور دریا کو طے کرکے اتفاق آنیکا ہوا کوئی راہ نہ تھی ایک لاکھ مزدور رستہ آراستہ کرنے مین
مصروف ہوئے اور ہر روز ایک منزل کی راہ بناتے فوج کے آگے آگے چلے آتے اگر یہ راستہ
میدان سے ہوتا تو کچھ زیادہ تعجب کا مقام نہ تھا لیکن جب خیال کیجیے کہ صدہا پہاڑون کو ڈہا کے
دامان کوہ کو پاٹ دیا اور ہزارون برس کے جنگلون کو صاف کیا اور عمیق اور چوڑے دریاؤن پر پل
باندھا یہ کارخانہ چند مہینے کے عرصے مین تمام کیا تو بیشک یہ نہایت عجوبہ معلوم ہوتا ہے اوس راہ
کی مرمت ہوا کرتی ہے اور چوکی پہرے جابجا خطرناک مقامون پر آٹھون پہر مقرر ہین اور چھوٹی
چھوٹی بستیان بطور سرا کے مسافرون کے بسنے کے لیے چار چار کوس پر بسی ہوئی ہین ٭
پن لیان فو کا بھی بڑا شہر ہے اوسکی سرحد کی زمین زرخیز آب و ہوا لطیف اور خوشگوار اور اوسکے
قریب کی ایک جگہ ایسی گہری اور پانچ کوس تک برابر خندق اسقدر عمیق ہے کہ آفتاب کی روشنی
دوپہر دن کو وہان نہین پہنچتی غرض اوسکے اندر سے بھی ختائیون نے راہ بنائی ہے اور اندھیرے
کے باعث سے روز و شب مسافر مشعل روشن کرکے راہ چلتے ہین ٭ کوان چان فو کا شہر درمیان
کوہستان کے واقع ہے اور بسبب پہاڑون کے شہر بذاتہ ایک قلعہ اور یورش سے محفوظ ہے کیونکہ
پہاڑ کی قطار اسقدر بلند اور بھنڈی ہے کہ اوسپر سے گذر ناممکن ہے اس شہر مین ایک مزار ہے اور

ختائیون کی روایت ہے کہ فغفور فوحی جو پہلا پادشاہ چین کا تھا اوسکی یہ قبر ہے اور اگر یہ بات فی الواقع ہے تو روے زمین پر اس مزار کی سی قدامت کسیکو نہین ہے کیونکہ ہمارے یہان کے بعض موّرخون نے حساب سے ثابت کیا ہے کہ ایام فغفور فوحی کا جو ختائی تاریخ مین مذکور ہے وقت حضرت نوح علیہ السلام کا تھا اسکے سوا کئی اور وجوہات صاحبان دانش نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام او فغفور فوحی ایک ہی شخص تھے اور اوسکا حال زیادہ تر جلد دوم کی فصل اول مین بیان ہووےگا انشاء اللہ تعالی + لن ٹاو فو کے شہر کے قریب دیوار ختا تمام ہوئی ہے اور اس لحاظ سے وہانکا قلعہ نہایت مستحکم ہے اور پہاڑون سے جو ندیان بہکر آئین ہین اون مین ٹکڑے طلائی پتر جلا کے بہت میسر ہوتے ہین اور اس لحاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ سونے کے معدن کئی ہین اور ایک ذات کا شیر اطراف مین مارا جاتا ہے اوسکا چمڑا نہایت خوش رنگ اور ملائم ہوتا ہے اور بڑے دامون سے بکتا ہے + کین بان فو کا شہر قلعہ کہلاتا ہے اس لحاظ سے مورچے نہایت مضبوط اور کھائیان بشدت چوڑی اور گہری ہین اور چونکہ تاکے پر ہے کوہ‌کش کے خوف سے فوج بھی زیادہ متعین رہتی ہے اور عمارتین اس شہر کی بہت پاکیزہ ہین اور دو جھیلین شور اطراف مین ہین جنمین بکثرت سیاہ نمک پیدا ہوتا ہے + بسبب قرب دیوار ختا کے کئی قلعہ نہایت مستحکم اس صوبے مین ہین اور سوا اونکے اٹھائیس شہر چھوٹے بڑے واقع ہین اور تین کرور باشندے اس صوبے کے دو تقسیم مین رہتے ہین اور وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے بعد پانچ کرور آٹھہ لاکھہ اسّی ہزار روپیہ بابت خراج زمین اور دو لاکھہ چالیس ہزار بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانہ مین سالانہ داخل ہوتا ہے + + + + + + +

بارہوان باب

سی چواین کے صوبیکے بیان مین

اس ملک سے محاصل بہت ہے اور انواع اقسام کی قیمتی چیزین طبعی اور صنعی یہان میسر ہوتی ہین ریشم کی پیدائش اس صوبہ مین کمال ہے اور لوہا مین اور سیسے کی کان ہین کہربا

وفیروزہ اور سنگ مقناطیس و مشک پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے باین لحاظ اوسکی سرزمین سے
تبت و تاتار کے بیابان نزدیک ہین گھوڑے نہایت عمدہ جنگلون سے آتے ہین خریدار فروشندہ
دونون فائدہ پاتے ہین لال مفت مالا مال ہوجاتے ہین ورگنا ایسا نفیس و شیرین ہوتا ہے کہ اوسکی تعریف
و توصیف مین لب گفتگو بند کہانے والے کو از حد پسند ہے اوسکی چینی ایسی تحفہ ہوتی کہ صل علی کس سے
تعریف ہوسکتی ہے اور اگر لذیذ مٹھائی کہاگئے ہوگے سے خدانخواستہ کوئی بیمار پڑے تو ریوند چینی جو اس ملک مین
بہت پر اثر پیدا ہوتی ہے کہ استعمال سے دم بھر مین فساد بیماریکو دور کرتی ہے یہ صوبہ سمندر سے
بہت فاصلہ پر ہے اس لیے نمک پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے اور اگر قدرت کاملہ کی طرف
سے یہ بات نہوتی تو باشندون کو نمک کے لیے بڑی تکلیف ملتی ✤ چِنْ تُو فو پایہ تخت اس
صوبہ کا ایسا وسیع و غدار و شہر عالیشان ہے کہ مملکت ختا کے بڑے شہرون مین اسکی
گنتی ہوتی ہے اور جسوقت بعض شہنشاہ اوسمین تشریف رکھتے تھے اون دنون ایسی آراستگی
اور درستگی اسکی تھی کہ باوجود اسکے کہ جب فتور نظام ملک مین سن سولہ سو چوالیس مسیحی مین
مان چو تاتار کی یورش کے قبل ہوا تھا اس شہر پر بڑی تباہی ہوئی تھی لیکن ابتک بھی رونق
بالکل نہین گئی ہر چند کہ نہایت کم ہوئی ✤ اس تاریخ کے ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ اکثر
شہر ختائی نہرون سے اندر اور دریا یا ندی جھیلون سے باہر سیراب ہین اور اگر دوسری کوئی
دلیل ختائیون کی دانشمندی اور لطافت طبیعت کی نہوتی تو یہی بات بس کافی ہے کہ اپنے
شہرون کو اسطرح پر انھون نے بنایا ہے اور ایسی ایسی جا پر واقع کیا ہے کیونکہ ٹھنڈی ہوا
او شفاف پانی کے برابر کوئی چیز دنیا مین لذیذ نہین ہوتی اور نہر اوسکے کوچہ بکوچہ بلکہ گھر گھر
ہے بنظر غور جس پہلو کو دیکھیے فائدہ سے خالی نہین کیونکہ تجارت مین ویسی سہولت ہوتی
ہے کہ مال کی کشتیان بازارون کے عین درمیان بکتی ہین اور سوا اسکے ہوا جو پانی سے
مس کرتی ہوئی آتی خنکی اوسکو لامحالہ حاصل ہوتی ہے اور اگر اجزا فساد کے شریک ہوتے
تو پانی مین کچھ چھوٹ جاتے ہین اور سوا اون دو فایدون کے جو دنیا مین سب سے بڑے ہین

کیونکہ جان وجہان اونسے متعلق ہے ازین قبیل اوربھی اکثر دلیلین ہین لیکن اونکے ذکر کرنے سے
اس عبارت کو طول ہویگا اور حکمت بہ لقمان آموختن کہلایگا اس لحاظ سے جن بزرگون کی نظر سے
یہ تاریخ گذریگی اونکو اتنی اشارت کی بھی کچہ حاجت نہ تھی لیکن چونکہ ایک موقع بندے کو ملا اتنا ذکر
بھی معرض ارقام مین آیا الغرض اس شہر کے اندر جسکا ذکر ہوتے ہوتے یہ جملہ معترضہ درمیان آیا
نہرین بہت ہین اور اطراف کی سرزمین زرخیز اور دریاؤن سے سیراب ہے * پاوتین فو کا شہر
کیالین کے دریا کے کنارے پر واقع ہے اور آہوے مشک اسکے اطراف مین بہت شکار ہوتا ہے
اور پہاڑ کی قطار مین ایک پہاڑ ایو کہلاتا ہے اوسمین اقسام طرح کے جواہرات ہاتہ آتے لیکن وہ اس قدر
بلند ہے کہ سخت مشکل سے چڑہائی ہوتی ہے اور جواہر اوسیقدر نکلتا ہے جتنی گہری کھائی ہوتی ہے
گویا یہ پہاڑ جواہر بیشمار کا انبار ہے * اوس شہر کے درمیان سے ایک ندی بہتی ہے اوسکے دونون
کنارون پر ازخود ایک قسم کا پھول باغبان ازل کا مقبول ایسا پیدا ہوتا ہے کہ رنگ و بو سے
اوسکے دماغ جان خورسند ہے اہل ختا کو نہایت پسند ہے کوئی چو فو کا شہر دریاے کیان پر
واقع ہے اور بڑی تجارت کی جا ہے اور سوداگری کی جتنی کشتیان اس صوبے مین داخل ہوتین
اسی جگہ پر ٹھہر کر محصول ادا کرتی ہین اور اوسکے اطراف کی سرزمین کی زرخیزی اکثر شہرون مین
قریب و دور مشہور ہے اور اصناف میوہ جات و انواع پھل پھلاری کی یہان کثرت ہے خصوصاً
نارنج و چکوترہ جب پھولتا ہے اہتزاز سے نسیم سحری کے رائحہ خوش اوسکا اطراف و اکناف مملکت
مین کوسون تک پہنچتا اور دماغ خلائق کو معطر رکھتا ہے یہان کے پہاڑون مین ایک قوم وحشیون
کی بود و باش کرتی ہے اونکے عادات و حرکات و شکل و شباہت مین شہر والون سے بہت مباینت
و مغائرت ہے و آہوان مشک یہانکے پہاڑون پر پیدا ہوتے اور نمک کے چہ بچے بھی وہین پر
جابجا کھودے جاتے ہین اور ہزارون من نمک حاصل ہوتا ہے * لون نکان فو کا شہر اس صوبے
مین اوس ناکے پر ہے جہان سے اون تاتاریون کی یورش کا خطر شام و سحر بل آٹھون پھر
رہتا ہے جو تبت بزرگ کے قریب و جوار مین رہتے ہین اس سبب سے اسکے قریب کئی مستحکم قلعہ

حفاظت مملکت کے لیے بنے ہین اور اوسکے قریب چی سی ان کے شہر مین ہیا سے کہ شاہی خاندان
کا بانی سبانی فغفور یو پیدا ہوا تھا اور جسبدم اس شہنشاہ عالی وقار کی کیفیت لکھی جائیگی پڑہنے والے
یہی کہینگے کہ ایسے شہنشاہ عاقل و مدبر کے پیدا ہونے سے بنیاد ختا کو ایسی پائداری ہوئی کہ آج تک
پایدار ہے شاید بقاے زمانہ تک رہیگی **لمولفہ** از قدوم ہمچو شاہِ بافرین ÷ گشت ظاہر در جہان
بنیاد چین ÷ از کمال دانش و تدبیر شاہ ÷ در ختا آمد پدید این پایگاہ ÷ تا ابد باقی بماند لازوال ÷ شاید
این تقدیر رب ذوالجلال ÷ شوکت جمشید و فر کیقباد ÷ وقت کیخسرو شہ والا نژاد ÷ پاکی و داد شہ
نوشیروان ÷ تازہ بودے وقت عدلش اینجہان ÷ دولت پرویز آن شاہِ شہان ÷ بادگشت و نیست
زان دولت نشان ÷ گر کسے جوید از انشاہان خبر ÷ کے تواند یافت از فانی اثر ÷ ملک شان برباد گشت
و دور شان ÷ لیک قائم ہست چین تا این زمان ÷ کیانچو کا شہر اسطرح پر مثل جزائر کے واقع
ہے کہ ہر پہلو پر یا تو دریا یا جھیل یا ندی ہے اور جہان کی سرزمین ایسی شاداب و سیراب ہووے اوسکی
زرخیزی مین کون گفتگو کرسکتا ہے سب قسم کا اناج مہیا علی الخصوص چاول افراط سے پیدا ہوتا
اور یہان کے متصل پہاڑون پر آہوان مشک بشمار ملتے ہین ÷ **لمولفہ** آہوانِ مشک
رہتے ہین مدام ÷ کوہسارون پر یہان کے لاکلام ÷ کرتے ہین اونکو شکاری صید جب ÷ نافہ ہاے
نغز پاتے ہینگے تب لیوچو کا شہر تجارت گاہ عظیم ہے اور اسکے قریب ایک بہت بلند پہاڑ پاؤکہلاتا ہے
مشہور ہر جگہ یہ ہے کہ آدمی کو کیسی ہی تپ ہو اوس پر چڑہنے سے ہوا اوس بلندی کی ایسی موافق
مزاج ہوتی ہے کہ چار پانچ پہر مین تپ چہوٹ جاتی اور پھر نہین آتی ہے اس سبب سے جس شخص کو
یہ مرض لاحق ہوتا ہے وہان جاکر شفا پاتا ہے ÷ **لمولفہ** نسیم موافق سے اوس کوہ کے ÷ رہین
دور سب تپ کے اندوہ سے ÷ ہوا اوسکی ہے خوش زباد شمال ÷ ہوا کیا ہے وہ ربکی فضل کمال ÷
بہے ہر طرف فضل حق باد ہو ÷ رہین اوس سے بیمار سب شاد ہو ÷ خدا کی عنایت ہوئی جب عیان ÷ ہوئی
یہ ہوا رشک باد جنان ÷ ہوا چون نسیم سحر دلکشا ÷ ہوا چون دمِ عیسوی جان فزا ÷ اس صوبے
مین چار شہر ایسے ہین کہ فقط سپاہیون کی آبادی اون مین ہے اور رعایا وہان کی پشت بہ پشت سے

فغفور کی فوج مین داخل ہوتی ہے اور تنخواہ کے ساتھ زمین لاخراج بھی تھوڑی سی عنایت ہوتی ہے
پر جب اونکی ضرورت فوج مین ہوتی ہل کو رکھ کے تلوار اوٹھا لیتے ہین اور ایام صلح مین اپنے گھر
چلے جاتے اور فغفور کے حق مین بیٹھے ہوے دعا دیتے ہین اور جب طاقت جسمانی اور جلادت باطنی
سے وہ سب معطل ہو جاتے ہین اونکے اہل وعیال کی گذران کے موافق سرکار فیض آثار سے زمین ملتی ہے
ان چار شہرون کے سوا اس صوبے مین اٹھائیس شہر چھوٹے بڑے ہین اور دو کرور ستر لاکھ باشندے
ہین بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے ایک کرور نوے لاکھ بیس ہزار روپیہ بابت خراج
زمین اور نوے ہزار روپیہ بابت محصول اجناس تجارت فغفور کے خزانے مین سالانہ داخل ہوتا ہے

تیرہوان باب

کوان تان کے صوبے کے بیان مین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو گیارہ برس پیشتر اس صوبہ مین بادشاہ سرخود تھا اور اوسکا
خاندان نان یو کہلاتا تھا فغفور چین کی کچھ ایسی پروا اوسے نہ تھی کیونکہ اونکا ملک آباد اور خزانہ
معمور رعیت مرفہ حال افواج کثیر و بہادر تھے جب زمانہ اسطرح اونکے ساتھ ہیدہا تھا تو اگر وہ فغفور
سے ٹیڑھے رہے اور اونکی اطاعت قبول نہ کی حق بجانب تھا غرض سنہ مذکور مین دن ادبار کے
آئے فغفور ہوانگ ٹی برہم ہوکر ایک فوج قہار و لشکر جرار بھیجکر اوس خانوادے کو یکبارگی بنیاد سے
متاصل کر کے اوس ریاست کو مملکت ختا کے شامل کیا اوس ملک مین بسبب بعد دار السلطنت
اور محاصل بر و بحر کی کثرت سے پایہ تخت پیچین کے امراء کبار مین سے ایک شخص عالی وقار
معتبر و دیانت دار والا گہر اس صوبہ کا عہدہ جلیلہ صوبہ داری مین مقرر ہوتا ہے اور جس ملک مین
کہ یہ صوبہ واقع ہے درجہ بدرجہ سمندر کے کنارہ تک ایک قطع کوہستان اور ایک قطع میدان سے
اور پروردگار کی ایسی عنایت ہے کہ اسکے دونون قسم کی سرزمین سے بڑی آمدنی ہے اور چونکہ سمندر
اسکے تحت مین آیا ہے یہ بھی ایک محاصل کثیر کا باعث ہوا ہے اور زمین کشتکاری کی اسقدر
شاداب و سیراب ہے کہ سال مین دو فصلین سر اناج کی ہوتی ہین اور معادن سونے وجواہر

وتین وسیماب وتانبا وشورے کے پہاڑون مین ہین سوا اسکے کوہستان کے جنگلون سے
آبنوس وصندل وکئی قسم کی خوشبو وقیمتی لکڑیان میسر ہوتی ہین وسمندمین گوہر پیدا ہوتا ہے اور
مچھلیان اس افراط سے ہین کہ باوجود اسکے کہ لاکھون ماہی گیر ہین پر جالین کفاف نہین کرتین مین اور
ریشم وسوت ومصری ونمک بھی بہت بنتا ہے الغرض جتنی چیزین امیر کی خواہش آرام کیواسطے
اور غریب کی رفع احتیاج کے لیے ضرور ہین فضل ایزدی سے یہان سب موجود ہین اگرچہ گرمی یہان
شدت سے پڑتی ہے مگر لطافت ہوا سے امراض متعددی نوادرات سے اور باشندے یہانکے
پُرزور وقوی اور سال دراز تک ساتھ صحت وسلامتی کے رہتے ہین کوآن چوفو کا شہر اس صوبے
کا پایہ تخت ہے اور فرنگستانیون کی اصطلاح مین کان تان کہلاتا ہے اور ایسی تجارتگاہ
عظیم شاید جہان مین کم ہوگی مشہور ہے کہ آٹھہ ساڑہے آٹھہ کرور روپے کے مال کی اس شہر سے
فقط فرنگستان کے ملکون مین رفتنی ہوتی اون مین سے صرف ایک رقم چاے کی کم وبیش پانچ لاکھہ
ستائیس ہزار من ہے کہ ہر سال فرنگستان کو ارسال ہوتی اور معرض بیع مین آتی اور وہان سے
تین کرور کے اسباب تجارت کی آمدنی یہان ہوتی ہے غرض کان تان کا شہر ایک خطہ بزرگ وسواد
اعظم ہے کہتے ہین کہ پندرہ لاکھہ آدمی مقیمان شہر سے اس جا پر بود وباش کرتے سواے اسکے
موسم تجارت مین جب غیر ملکون سے سفائن وجہاز کی آمدنی ہوتی ہے تب کچھ ٹھکانا نہین کہ کسقدر خلقت
اور کس کس وضع اور رنگ وروپ کے لوگ یہان جمع ہوتے ہین جدہر نظر کیجئے پہلو بہ پہلو فرنگی و
حبشی ختائی وملائی ہندوستانی ومغل عرب ورومی دکھائی دیتے ہین گویا نوع انسان کا ایک
باندہنو دکھائی دیتا یا عالم زندگی مین حشر برپا ہوتا ہے اس تاریخ کے ناظرین کی خدمت مین عاصی اور
مقام پر عرض کرچکا ہے کہ مملکت ختا کے اکثر بڑے بڑے شہرون مین یہ قاعدہ ہے کہ لکھا آدمی
دریا مین کشتیون کے اوپر رہتے ہین شہر کان تان مین بھی علی ہذا القیاس اسیطرح ہے اور شہر کے
سامنے چوراسی ہزار سے زیادہ اوسیطرح کی کشتیان لگی رہتی ہین راوی کا بیان ہے کہ اگر کوئی شخص
اندک فاصلہ سے زمین کی طرف دیکھے تو سواے جہازون اور کشتیون کے نہ دریا نہ شہر معلوم ہوے

اور اگر افق آسمان کیطرف کوئی ملاحظہ کرے تو مستولون کی کثرت کے باعث سے یہ خیال ہوے
کہ بڑے بڑے صنوبر قد کشیدہ وسر بفلک رسیدہ کا ایک کٹھرا درمیان عرش وفرش کے بنا ہوا ہے
اور جب شہر کے اندر بازار مین نیا مسافر داخل ہوتا ہے تو اسقدر شور وغوغا برپا رہتا ہے کہ کانون مین
تالا لگ جاتا ہے اور سہر دوکانپر اتنی چیزین نادر وکمیاب دکھائی دیتی ہین کہ آنکھین چوندھیا جاتی ہین
اور گھڑیون ٹکٹکی لگ جاتی اور حالت سکتے کی سی ہو جاتی ہے دوکاندار اس شہر کے ایسے خلیق
ہین کہ خواہ آپ کچہ اون سے خرید لیجئے یا یونہین براے سیر جائیے لیکن آو بھگت کے ساتہ آپکو
وہ بٹھائینگے پنکھہ جھلینگے چاے پلائینگے مٹھائی کھلائینگے پھولون کا گلدستہ ہاتہ مین دینگے
اور جب تک آپ رہیے گا خاطر داری مین وہ ختائی ہرگز خطا نکرینگے غرض تالیف قلوب کے
سب مراتب اہل ختا پر ختم ہے اس جہت سے جو شخص کہ بغیر قصد خرید یا فروخت کے یونہین
تفریحاً اونکی طرف جا نکلتا ہے تو ملاحظہ کے مارے بے کچہ لیے نہین آتا اور اگر کوئی بیحیا خوب
چکھی کر کے یونہین اوٹھہ آیا تو اوسے بھی تواضع سے رخصت کرینگے اور یہ اہل چین اوسکی خطا پر
مطلق چین بجبین نہین ہونگے * سڑکین اس شہر کی پختہ وصاف وپاکیزہ ہین حالانکہ کثرت خلائق بقدر
ہے کہ شانے سے شانہ چھلتا ہے اس شہر کے کاریگر ایسے ذکی اور زیرک ہوتے ہین کہ فرنگستان
کی مشکل صنعتون کو دیکھتے ہی اونکی مانند بنا لیتے ہین اور جوڑ توڑ اس صفائی سے کرتے ہین کہ خود موجد
کو اصل ونقل کی تمیز مین حیرت رہتی ہے اور چونکہ قبل اوس لڑائی کے جو فیما بین ختائی وانگریز
کے واقع ہوئی تھی غیر ملک کے تاجرون کو نہایت حقیر یہ لوگ جانتے اور اپنے شہر کے اندر قابل رہنے
کے نہین سمجھتے تھے اس لیے فرنگستانی سوداگرون کی کوٹھیان شہر کے باہر بنے ہوے ہین جب
سنہ اٹھارا سو بیالیس مین انگریزی فوج نے اس شہر کو محاصرہ کیا اور بیک حملہ مردانہ وجرات تہمتنانہ
سے دوس قلعہ پر جو حفاظت شہر کے لیے تعمیر ہوا تھا اپنا نشان اڑایا افواج ختا انکی دلاوری اور
بہادری سے درکان تان کو چھوڑ کر رجع القہقری اختیار کی اور پسپا ہوے اگر کپتان الیٹ صاحب
جو اوسوقت کارگذار سرکار انگریز کے تھے چاہتے یا کہ دوسرے سردارون کی بات سنتے تو انگریزی

کی فوج بنجوبی شہر مین داخل ہوتی اور اپنے قبضہ مین کر لیتی لیکن انھون نے یہ نکیا اور صرف ساٹھ لاکھ
ڈالر یعنے ایک کرور بیس لاکھہ روپیہ من وجہ خرچہ زیر باری اس مقابلہ و معارکہ کے ختائیون سے
اقرار کرواکے لشکر کو شہر کے اندر جانے سے باز رکھا حقیقت اس اجمال کی جلد دوم مین تفصیلاً
بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالے کان ٹان سے چھہ کوس کے فاصلہ پر فوچان کی لبستی ہے اور
حالانکہ اوسمین کوئی دس لاکھہ باشندے ہین اور بڑی تجارت گاہ ہے لیکن بہ سبب چار دیواری
نہونیکے بخطاب شہر نامزد نہوئی کیونکہ ختا مین قاعدہ ہے کہ جس جگہ مثل قلعہ کے مورچے نہین ہوتے
اوسکو شہر نہین کہتے کان ٹان کے دریا کے مہانے پر بندر مکاو واقع ہے اور یہ جاید اد قوم پرتگیز
کی ہے اور اونہین یہ جگہ فغفور نے عنایت کی تھی جب اونکی مدد سے ایک سمندری ڈکیت کہ سخت
موذی غارتگر تھا پکڑا اور مارا گیا تھا دوسری روایت یہ بھی ہے کہ اوس جزیرے مین فقط ڈاکو
لبتے تھے اور فغفور نے پرتگیزون کو اجازت دی کہ اونہین مار پیٹ کے نکال دین اور آپ ہین
بہر حال مکاو کا شہر اس قوم فرنگستانی کے ہاتھہ سے آباد کیا گیا اور اون لوگون نے اب یہان
نفیس نفیس حویلیان بنائین اور قلعہ بندیان کین ہین حاکم اوس جگہ دو ہوتے ہین ایک اہل پرتگیز
اور دوسرا ختائی لیکن بسبب نذر سالانہ جو چین کی سرکار مین گذرانی جاتی ہے حکم حاکم پرتگیز کا
جاری ہے چاو چو فو دوسرا شہر اس صوبہ کا بہت آباد و زرخیز ہے لیکن آب و ہوا آخر برسات
مین ایسی بگڑتی کہ ہزارون آدمیون کو نقصان کرتی ہے اور شہر سے ڈیڑہ کوس کے فاصلے پر
ایک خانقاہ لا ما گردگے پوجاریون کا ایک پہاڑ کے ٹیلے پر واقع اور سامنے ایک میدان مثل
تختہ زمرد اور مرغزار مینو کے ہے اور اوسکی حد پر قطار پہاڑون کی جنپر درخت اقسام طرحکے
قطار سے ساتھہ اس انداز کے لگائے گئے ہین کہ ہر قطار ایک دوسرے سے سیڑہی بسیڑہی بلند ہے
اس لیے مد نظر جو خانقاہ سے ہوتی ہے آنکھون کو خنکی اور دل کو سیری اور دماغ کو طاقت اور
مزاج کو فرحت پہنچاتی ہے اوس شہر کے توابع چھہ اور چھوٹے چھوٹے شہر ہین اون مین سے
ایک کے قریب ایک قسم کی نے سیاہ رنگ کی پیدا ہوتی ہے اوس سے کئی طرحکے باجے بنتے ہین

آبنوس کے رنگ سے کچھ فرق نہین ہے * نان ہیانگ فو کا شہر بڑی تجارت گاہ ہے اور اوسکے
اطراف مین ایک قسم کا پتھر ملتا ہے جسکی کلہاڑی اور دوسرے آلات لکڑی چیرنے پہاڑنے کے
بنتے ہین اور مثل لوہے کے یہ پتھر تیز اور مضبوط ہوتا اور اوسی طرح پر کاٹتا ہے * چاو کنگ فو کے
شہر مین صوبہ دار صوبۂ کوانگ ٹانگ اور کوانگ سی کا رہتا ہے اور اقسام طرحکی خوشبو اور قیمتی لکڑی
اوسکے قریب کے کوہستان کے اطراف سے کٹ کے آتی اور بڑے داموں بکتی ہے کاوجو فو کا شہر
بہت سیراب اور پر فضا جگہ مین واقع ہے اوسکے اطراف مین ایک عجب طرحکا پتھر بہ قسم مرمر
پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین بذاتہ نقشہ دریاؤن اور پہاڑون اور باغون اور درختون اور پھولون کا بنا
ہوا ہوتا ہے اور تکلف زیادہ تر یہ کہ جس چیز کی صورت بقلم قدرت کھینچی ہوئی ہے اوسمین ہر چیز کی
مناسب رنگت ظاہر ہے اوس پتھر کی بڑی قیمت ہے اور امرا کے یہان اوس سے میز بنائی جاتی ہے
لمؤلفہ منقش یکی مرمر آید پدید * نقشے کہ بر نقش چین خط کشید * درو نقشۂ باغ و فصل بہار * شگفتہ
گلان ہر طرف صد قطار * درختان خوش قامت و سر بلند * بدیدن ہمانا بسی ارجمند * درو نقشۂ
کوہ و بحر دراز * منقش شد از قدرت بے نیاز * اور اس سے طرفہ تر ایک قسم کا کیکڑا جو یہان سمندر
کے کنارے پر پکڑا جاتا ہے اور حال اوسکا یہ کہ جو ہین پانی سے نکلتا پتھر ہو جاتا ہے اور گوشت
پوست وغیرہ سب مین خاصیت سنگ نمود ہوتی اور ہوا یہ تاثیر پیدا کرتی ہے * **لمؤلفہ**
چو سرطان برون آید از قعر آب * ہوا چون خورد سنگ گردد شتاب * کہ چون سنگ خارا شود
گوشت او * ہمان استخوان و ہمان پوست او * کہ آگاہ بذران ہندوستان * نہ حالش نوشتہ کس از
باستان * مورخ بسے زیر گل خفتہ اند * بملک عدم بے خبر رفتہ اند * کنون کا کرن گفت حالش تمام *
خدایا ورا کن بسے نیک نام * لین چو فو کا شہر قریب سمندر کے ہے اور کچھوے بہت بڑے بڑے
یہان پکڑے جاتے ہین اور اونکی کھوپری سے کھلونے اور کنگھیان اور بہت سی اچھی اچھی چیزین ختائی
بناتے اور بیچتے ہین اور گوہر یہان پیدا ہوتا ہے ایسا کہ تمام مملکت مین پسند کیا جاتا ہے ہے نان کا
جزیرہ اس صوبے کی تحت مین داخل ہے اور کین چو فو شہر اکبر اوس جگہہ کا معقول تجارت گاہ ہے

اور ختائی سوداگر کان ٹان سے وہان جاکر خرید فروخت کرتے ہین تیرہ شہر اس جزیرے مین ہین
اور اوسکی دو سو چالیس کوس کے دائرہ مین اتنا محاصل ہے کہ سارے صوبے کا مقابلہ یہ اکیلا اگر کرے
تو شائد سبقت لیجاے درمیان اس جزیرے کے کوہستان ہے اور وہان ایک نیم وحشی قوم رہتی ہے
جو نہ فغفور کو خراج دیتی نہ اوسکا حکم مانتی ہے اور قدیم الایام مین سارے جزائر پر اونکا اختیار تھا
لیکن جب ختائیون نے چڑہائی کی میدان مین فغفور کی فوج کا مقابلہ یہ لوگ کر نہ سکے تو کوہستان مین
جا چھپے اور وہان کی گھاٹی کو ایسا روکا کہ لشکر سرکار وہان داخل نہ ہو سکا لیکن اگلے دنون مین یہ لوگ
سال بھر مین دو دفعہ پہاڑون سے اوترکر ایک جاے مقرر پر سونا اور صندل اور انواع طرحکی قیمتی
چیزین لاتے اور ختائی سوداگرون سے کپڑے کی عوض دے جاتے اور یہان تک سے صادق القول
تھے کہ ختائی سوداگر بے اندیشہ اپنا مال اونکو دیتے کچھ خیال مال نکرتے اور وے روز مقرر پر ایک
ساعت کے کم و بیش وہان پھر جاتے اور جس چیزون کی فرمائش تھی جسکے عوض کچھ انہون نے لیا تھا
موافق قول کے رتی رتی پہنچا دیتے تھے یہ ایک دلیل منجملہ ہزار دلائل سے ہے کہ بیابانی اور دیہاتی
آدمی اکثر باایمان ہوتے ہین الغرض صوبہ دار کو انسان اور اونکے افسرون کو فائدہ کثیر کا موجب
اونکا کاروبار تھا مگر فغفور کان ہی نے فرمان قضا توامان جاری کیا کہ اگر کوئی شخص ان وحشیون سے
اتفاق رکھیگا بیشک قتل کیا جائیگا اور مطلب اونکا یہی تہا کہ کپڑے کی حاجت اون لوگون کو شہر
کان ٹان مین لے آئیگی اوسوقت کچھ خراج کا اقرار کروایا جائیگا لیکن انھون نے اپنی سرحد دی کو فغفور
کی تابعداری سے بہتر سمجہا اور زیادہ تر کشیدہ خاطر ہوے اوسوقت سے علانیہ تجارت نہین
ہونے پاتی مگر اوستاد سب کب چوکنے والے ہین وے اپنا کام کر ہی لیتے ہین اور چوری سے
منفعت کثیر کھینچتے ہین اوس جزیرے کے باشندے نہایت بدشکل اور پست قد اور تانبے کی
رنگت کے ہوتے ہین اور ایک نیلگون چادر کمر سے گھٹنے تک پہنتے اور باقی جسم کو برہنہ کیے رہتے ہین
اور مستورات بھی اسیطرحکی پوشاک پہنتی ہین اور نیل کے گودنے انکھہ سے ٹھڈہی تک گدواتی ہین
ستائیس شہر اس صوبے مین ہین اور دو کرور دس لاکھ باشندون سے زیادہ اسکی حدود مین

بود و باش کرتے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت اور دیوانی بیالیس لاکھ دو ہزار چار سو چھیانوے روپیہ بابت خراج زمین اور ڈیڑہ لاکھ بابت نمک اور پچاس ہزار بابت محصول اجناس تجارت بطور پس انداز فغفور کے خزانے مین اس صوبے سے جاتا ہے

چودہوان باب
کنواسی کے صوبہ کے بیان مین

یہ صوبہ مملکت ختا کے اور صوبون کے مقابل مین چھوٹا سمجھا جاتا ہے اور نہ اونکی طرح یہ وسیع اور زرخیز ہے کیونکہ قریب نصف ملک پہاڑون اور جنگلون سے آبادی یعنے برباد ہے لیکن باینہمہ کشتکاری بفضل جناب باری خوب ہوتی ہے اور اسقدر شاداب و سیراب دریا اور نہرون سے ہے کہ اوسکے محاصل سے بعض بعض ایام مین کوانگ ٹانگ کے صوبہ کو فیض پہنچتا ہے ورنہ اوس ولایت مین خرچ چاول کا بسبب کثرت باشندون کے بہت ہے اور اوس جنس کی پیدایش اوسقدر نہین کہ کفاف کرے کوانگ سی کے پہاڑون مین معدن سونے اور چاندی اور تانبے اور ٹین کے ہین اور ایک قسم کا درخت اس سرزمین مین ہوتا ہے جسکے گودے سے لوگ روٹی بناتے اور کھاتے ہین اور مشہور ہے کہ نان گندم کا مزا دیتی اور کمال مفید ہوتی ہے درندے جانور یہان ہین اور گینڈا بھی کبھی کبھی دکھائی دیتا ہے اور اقسام طرحکے خوشرنگ اور خوش آواز پرندون سے جنگلون مین شادی سدا مچی رہتی ہے **لمؤلفہ** خوشا بیشہ دران روے زمین ہست * چہ بیشہ رشک فردوس برین ہست * دران مرغان خوشرنگ ہوائی * زآہنگ نواجان در ربائی * تعالی اللہ زمرغان نواسا * صداے ارغنون گوئی در آواز * چو مطرب درطرب با نغمہ و ساز * بہ بزم آشیان نشستہ طناز * یکی منقار را لبہان نمودہ * زصوت بیخودی سامان نمودہ * یکی چون باربد درنغمہ سازی * دل صاحبدلان آرد ببازی * ہزاران با ہزاران ساز در ساز * کہ چون داود گشتہ نغمہ پرداز * اگر ارباب وجد آنجا نشینند * گلان از گلشن وحدت بچینند * کوئی لین فو پاے تخت اس صوبے کا ایک پھول کے باعث سے نامزد ہوا اور کوئی کا جنگل اس شہر کے نام کا

ترجمہ ہندی مین ہے اور اِس شہر کے اطراف مین افراط سے ہوتا ہے اور اوسکی خوشبو کو اِسقدر
تیزی وپایداری ہوتی ہے کہ ساری سرزمین کو سون تک معطر رہتی ہے ✤ خصوصاً ایک پہاڑ بہت
بلند عین شہر کے کونے پر اِس پھول کے درختون سے بھرا ہوا ہے اور اوس کے سبب منزلون تک بو
جاتی ہے ایک عالم کا دل و دماغ کو قوت بخشتی ہے **لراقمہ** زمین ست از گل گوئی گلستان ✤
چہ در فصل بہاران و زمستان ✤ خزان در پیشگاہش زرد روئے ✤ نسیم از خدمتش فرخندہ خوئے ✤
زطرفش چون وزد باد بہاران ✤ معطر دشت گردد ہم بیابان ✤ چو روئے مہ جبینان در طراوت ✤
نضارت بخش در چشم بصارت ✤ سحر چون چاک گرداند گریبان ✤ بلند گردد صدائے عندلیبان ✤ یکی
پران و گریان در چپ و راست ✤ دگر اندر طپیدن بے کم و کاست ✤ یکی مجنون گشتہ لیلئے گل ✤ یکی
درکوئے الفت پائے در گل ✤ ولیکن ہست نزد شہر یک کوہ ✤ فلک از عظمتش گشتہ در اندوہ ✤
زدامن تا بفرقش آشکارا ✤ کشاید گر کسے چشم نظارا ✤ گل کوئی در و صد جا شگفتہ ✤ رخ خود زآب
شبنم پاک شستہ ✤ کند معلوم کو کوہی ست از گل ✤ تعالے شانہ پذرفت منزل ✤ کہ چون پیک
نسیم صبحگاہی ✤ بعزم سیر گہ گردد چو راہی ✤ زمین تا آسمان گردد معطر ✤ دماغ زہرہ گردد عطر تر ✤
اِس دیار مین چڑیان ایسی خوشرنگ ہوتی ہین کہ ختائی ایک قسم کا ریشمی کپڑا اونکے پرون سے
ملا کر بناتے ہین اور اونکی خوشرنگی اور چمک دمک کے سبب سے اوس کپڑے کو جلا ہوتی ہے یعنے
اِس ترکیب سے ختائی اون پرون کو داخل کرتے ہین کہ لعل و زمرد سے زیادہ زینت پوشاک
کو حاصل ہوتی ہے لیوچوفو کے شہر کے قریب پہاڑون مین جڑی بوٹی بہت طرحکی پیدا ہوتی ہے
چنانچہ اِس صوبہ کے تمام اطبا یہین سے دوائی منگاتے ہین ایک جھیل اطراف مین ہے وہان
بنگلے ایسے ستھرے نفیس بنے ہوے ہین کہ دیکھنے والے کی طبیعت نہایت فرحت پاتی ہے اور عیش و عشرت کے سامان
بے پایان ہر قسم یہان مہیا رہتے ہین اور قاعدہ یہ ہے کہ تمام روز چھوٹے بڑے دنیا کے کاروبار مین مصروف رہتے ہین اور
شام کو یہان آ کے استراحت کرتے ہین ✤ ینن لوفو کے شہر کے قریب اوس معدم کی ٹڑی پیدائش ہوتی ہے جسکا
ذکر قبل اِسکے عاصی کر چکا کہ پیلا کھلاتا اور بے دہوان کیے جلتا اور بہت سی صفتون سے موصوف

ہوتا ہے اور سوا فغفور کے خاندان کے دوسری جا صرف نہین ہوتا * چونکہ اوچوفو کے شہر مین
کئی دریا ملے ہین تجارت یہان اچھی ہوتی ہے اور وہ درخت جس کے گودے سے روئی بنتی ہے
اس شہر کے قریب بہت ہوتا ہے اور درندے جانور مثل شیر گینڈا وغیرہ اطراف کے جنگلون
کو آباد رکھتے ہین خصوصا ایک ذات کا میمون بہ قد آدم اور بشکل پیر مرد یہان ملتا ہے اور اوسکی لنبی
زرد ڈاڑہی اور آواز عورت کی سی ہوتی ہے * چین چوفو کے شہر کی سرزمین پر ایک قسم کی گھاس
پیدا ہوتی ہے جس سے ختائی کپڑے بناتے اور ریشم سے زیادہ دامون کو بیچتے ہین وصف اوسمین
یہ کہ ریشم سے مضبوط اور ہمین ہوتا ہے اور اوس رنگ مین ایک عجیب و غریب نزاکت و ملاحت پائی
جاتی ہے جگہ بجگہ اس دیار مین ایک قسم کی مٹی ملتی ہے جسکی خاصیت زہر مہرے کی ہے اور جتنے
اقسام سم کے ہین خواہ وہ معدنی خواہ حیوانی خواہ نباتاتی سے ہون سب کے لیے اوس سے بہتر
تریاق ختائیون کے تجربے مین آج تک نہین آیا حالانکہ کوئی تریاق ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک قسم
کے سم کو کھینچتا اور اگر زہر معدن کو مارتا تو زہر نباتی مین اوسکا استعمال مفید نہین ہوتا اور علی ہذا القیاس
بعض تریاق فقط زہر حیوانی مین کارگر ہوتا اور معدنی اور نباتی کو ضائع نہین کرتا لیکن اس زردمٹی کے
آگے کوئی زہر نہین ٹھہرتا پس اوسکو محافظ جان انسان و حیوان نامزد کیا چاہیے اور یہ بھی مشہور ہے
کہ جس شخص کی آنکھ مین موتیا بند کا آزار ہے اس مٹی کے استعمال سے فائدہ پاتا ہے **لراقمہ** اگر کیمیا
گویم این خاک را * زناپاک تشبیہ دہم پاک را * ہمی یاد دارم من این داستان * ہمانا کہ از گفتہ باستان *
یکی کور در رہ نشستی مدام * کہ در دور عیسی علیہ السلام * چو بگذشت یکروز روح الہ * بنزد ہمان کور حالت تباہ *
بگفت عیسی علیہ السلام * چہ خواہی بیان کن بشرح تمام * بگفتا کہ من چشم خواہم ہمی * مراد خود از تو
بجویم ہمی * چو بشنید عیسی فرخ سیر * بسے مہربان شد بران بے بصر * زلب کرد خاکی ہمانوقت تر *
بمالید در چشم آن بے بصر * ہمانوقت ان کور بینندہ شد * ستایش کن آفرینندہ شد * ببادے
کہ شاید در آنجا وزید * ازان خاک بہری درینجا رسید * زمین ہمان خاک پر مکرمت * شد این خاک چین
کیمیا خاصیت * ایک قسم کی لکڑی چوتوہا لکڑی ختائی زبان مین کہلاتی اس اطراف مین پیدا ہوتی ہے

اور جتنی خاصیتین لوہے کی ہین سب اوس لکڑی مین پائی جاتی ہین چنانچہ رنگت اور وزن اور مضبوطی
لوہے کی سی ہوتی ہے اور پانی مین ڈالتے ہی مثل لوہے کے فوراً تہ زمین تک بیٹھ جاتی ہے اور جتنے کام
لوہے سے نکلتے سب اوس سے حاصل ہوتے ہین بلکہ لوہے سے شریف تر یہ لکڑی معلوم ہوتی ہے
کیونکہ اوسکو ٹوٹنے اور جھکنے کا خوف ہوتا ہے مگر یہ لکڑی کسی حالت مین خطا نہین کرتی اور ختائی
جہاز کے لنگر اسی سے بنائے جاتے ہین ایک وحشی جانور مثل گاے کے یہان جنگلون مین پیدا ہوتا ہے
اور سینگ اوسکا ہاتھی دانت سے زیادہ سپید ہوتا ہے کہتے ہین کہ نمک کا یہ ایسا عاشق ہے کہ شکاری
جال مین نمک کی ڈھیری رکھہ دیتے ہین اور وہ چاٹ سے چلا آتا اور پھنس جاتا ہے جو مصرف کہ
ہاتھی دانت کا ہوتا ہے اس جانور کے سینگ سے نکلتا ہے اور اس لحاظ سے ڈھونڈہ ڈھونڈہ کر
ہلاک کیا جاتا ہے ٭ نان ین فو کے شہر کے قریب جنگلون مین ہاتھی دکھائی دیتا ہے ختائی اوسے
گرفتار کر کے سدھاتے ہین اور لڑائی مین دشمن کے پامال کرنے کے لیے داو پیچ سکھاتے ہین گویا
حیوان کو انسان بناتے ہین ایک ایسی بری ذات کا ساہی اس جگہ ملتا ہے اور کانٹے اوسکے
اتنے لنبے اور تیز ہوتے کہ جب وہ جانور غصہ مین آکر اونھین چھوڑتا ہے تو تیر تیر پیکان از زہ
گذشتہ کا جواب دیتا ہے اس ملک مین مرغ کی قسم سے پرندہ ہے جو اکثر ایک چیز مثل سوت کے لچھے
کے اگلتا ہے اور صورت و ماہیت اوسکی روئی کی سی ہوتی ہے یہان تک کہ ختائی اوسکو صرف
مین لاتے اور جالی کی انداز کے کپڑے نہایت تحفہ اوس سے بناتے ہین الغرض اٹھائیس شہر اس
صوبہ مین ہین مگر ذکر اونھین کا کیا گیا جسکے اطراف مین کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا بیان ضرور تھا
تاکہ ارباب تواریخ کے ملاحظہ سے کوئی نکتہ نہ چھوٹے ایک کرور باشندے اس صوبہ مین ہین اور
بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی کے چھہ لاکھہ ننانوے ہزار چارسو بہتر روپیہ داخل خزانہ کے ہوتا ہے

پندرہوان باب

ہین نان کے صوبہ کے بیان مین

دو ہزار برس سے زیادہ ہوا ہوگا کہ اس صوبہ کا پادشاہ جو سر خود تھا سر کیا گیا اور سلطنت ختا کی

تحت مین یہ داخل کیا گیا بزور شمشیر اوس فغفور کے جس نے دیوار ختا کو تاتار کی یورشون کے سبب سے بنوایا اپنے خانوادے کا وہ بانی تھا اور ایسا ہوا کہ دنیا مین گنتی کے کئی شخص اوس انداز کے گذر چکے ہین لیکن اوسکی بات اوسی تک رہی اور بعد اوسکے جو ہوے کپوت نکلے اور اونکے راج مین اس صوبہ کے لوگون نے بل کرکے حلقہ اطاعت کا گردن سے نکال ڈالا اور بدستور سابق خودمختار ہو گئے غرض چونکہ ستارہ اونکے اقبال کا غروب ہو چکا تھا یہ چاندنی صرف چار دن رہی اور فغفوریان اوئی نے دوبارہ اس صوبہ کو ایسا سر کیا کہ اوسنے پھر سر نہ اوٹھایا اور مملکت ختا کے اور صوبون کی مانند اوسمین ناظم رہنے لگا ✤ اس صوبے کے باشندے بہادر اور قوی ہوتے اور جنگ کیطرف یہان تک مائل بدل ہوتے ہین کہ ہاتھیون کو لڑائی کے آداب سے واقف کرتے اور غنیم کی صفون کو پامال کرنا سکھاتے ہین لیکن جب اونکے ساتھ کوئی شیر و شکر کیطرح ملتا اور لطفون سے آگاہ ہوتا ہے تو شل اور بہادرون کے اونکو بھی خلیق اور سلیم الطبع اور خوش مذاق پاتا ہے علم کا بھی اونہین شوق ہے اور اکثرون کو سواد معقول حاصل ہوتا ہے چونکہ ہندوستان کے قریب یہ صوبہ واقع ہے باشندون کی عادتین ختائیون کے خلاف ہنود سے ملتی ہین ایک یہ کہ اکثر پرگنون مین مردونکو جلاتے اور رسم ختا کے موافق دفن نہین کرتے ہین اور دوسرا دستور یہ کہ عورتین باہر نکلتی ہین اور شل اور صوبون کی مستورات کے نہ پردے مین رہتی نہ اغیار کو دیکھکے چھپتی ہین اور قدیم الایام مین بھی دستور ہند یہی تھا جب اسلام نے رواج نہین پایا تھا اور اب تک جہان ہنود کی کثرت اور مسلمانون کی قلت ہے یہ دستور قدیم بالکل متروک نہین ہے ✤ اس صوبہ کو ختا کے زرخیز صوبونکے شمار مین لانا چاہیے کیونکہ ہر طرحکا اناج یہان افراط سے پیدا ہوتا اور سستا بکتا ہے سونے کے معدن اتنے ہین کہ گنتی نہین مگر کوئی کھودنے نہین پاتا سوا ہیرے کے اور سب جواہر یہان میسر ہین اور نیلم اور شہب کی افراط ہے موتی سمندر مین پیدا ہے اور مشک میدانون مین ملتا ہے اور گوند کے اقسام جنگلون مین اور کئی طرحکے کان مرمر کے او معدن ٹین اور تانبے کے ہین اور عنبر سرخ پہاڑون مین ہے الغرض خدا کی عنایت بےغایت سے نفس حیوانی اور نباتی اور جمادی

کو ہر طرح جیسے یہان ترقی ہے اور ختا کے تمام قلمرو مین اس صوبہ کا ایسا نام پھیلا ہوا ہے کہ
آپسمین ختائی جب ہنستے ہین اور کسی مغرور یا طالع ور کو بناتے تو یہ فقرہ خواہ نخواہ چھوڑتے
ہین کہ شاید آپ کے والد کو فغفور کی حقیت صوبہ ین نان مین حاصل ہے القصہ تجارت اس صوبہ
کی بہت چمکی ہوئی ہے * ناظم اس صوبہ کا شہرین نان مین رہتا ہے حالانکہ اس پایہ تخت کو تاتاریون
نے کئی بار لوٹا اور تاراج و پامال کیا لیکن اتنی بات اتبک باقی ہے کہ طول و عرض اور آبادی اور
عظیم الشانی اور تجارت اور زرخیزی مین ختا کے بڑے بڑے لق و دق شہرون کی برابری یہ
کر سکتا ہے نہرین ہر محلے مین لبالب اور تمام شہر مین مال کی ناوین رہتی ہین اور اطراف شہر باغون
اور کھیتون سے آباد ہے اور حوالی شہرین نان ہینو سواد ہے آب و ہوا نہایت لطیف و دلکشا
ہے جدہر دیکھیے پرفضا ہے **لمولفہ** لطیف و دلکشا آب و ہوائے * مبارک منزلی فرخندہ
جائے * بہار اینجا کمر بستہ مدام است * خزان زرد رو راندہ غلام است * نسیم صبحگاہی در
وزیدن * ز روئے غنچہ برقع درفگندن * شگفتہ گل چہ در دشت و چہ بستان * چو روئے مہ جبینان
عین خندان * اس دیار مین گھوڑے قدون کے چھوٹے مگر آفت کے پرکالے اور حدت و
چالاکی مین مثل آگ کے شرارے پیدا ہوتے ہین اور انکی بھی سوداگری معقول ہوتی ہے
پہاڑون مین کئی کانین ایک قسم کے مرمر کی ہین جسکا سنگ ایسا خوش رنگ ہے کہ اوسکے
مشاہدہ سے رنگ نقش و نگار تختہ ارژنگ دنگ ہے یعنے ہر تختہ مین گل کاری جھاڑ بوٹے
اس انداز سے بداتہ ہین کہ مصور کے ہنر کا گمان لوگ لیجاتے اور یکایک نہین پہچانتے کہ وہ
نقش کاری اوسی مصور حقیقی کی ہے جس نے جمیع ممکنات کی صورتین فطرت اولی کیوقت
اپنے علم کے احاطہ مین لاکر مطلع ابداع سے سبکو ظہور بخشا غرض یہ قسم مرمر کی اس قدر خوشنما
ہے اور اوسکی یہ بہار ہے کہ گل بوستان کو اوس سے خار ہے اور کونسا شخص ہے کہ کچھ بھی جسکی
زبان طرار ہے جو اس مرمر کو دیکھے اور مرمر کی بھی تعریف نہ کرے الغرض اسی پتھر کا حال باب
سابق مین تحریر پایا ہے اور اسکی خرید فروخت مین بھتون کی مایہ ہے اور نیلم کے کئی معدن

پہاڑون مین ہین * ٹالی فو کا بھی شہر غدار اور عظیم الشان ہے اطراف کی سرزمین زرخیز اور دریاؤن سے سیراب ہے پہاڑ بلیون مین اور اکثر کنکریلی جگہون مین چاے کی بہت پیدائش ہے اس شہر کے پچھم طرف ایک پہاڑ جسکی جڑ پینتالیس کوس کا دائرہ رکھتی واقع ہے اور اوسکی سترہ چوٹیان بادلون مین چھپی رہتین اور آسمان سے باتین کرتین اور اونکے بیچ ایک جھیل اسقدر گہری ہے کہ تھاہ اوسکی آجتک نہین ملی اور اوس پہاڑ مین اوسی مرمر کے بہت سے کان ہین جسکا ذکر مولف کر چکا ہے کہ خود بخود اوسکا عالم تصویر کا ہے اور جسکی تعریف باہر از تحریر و تقریر ہے جاوہین فو کا شہر اس صوبہ کے بیچو بیچ مین واقع ہے ایک پہاڑ اسکے پچھم طرف پر ایسا خوبصورت ہے کہ ہر صاحب مذاق کو اسکے بیان سے عجب طرحکی فرحت حاصل ہووےگی اور عوام الناس پر بھی اوسکی کیفیت بے لطف نہین سمجھے جاوےگی بذاتہ اس پہاڑ پر بجز سبز دوب گھاس کے جنگل اور درخت نہین ہوتا اور زمین سے تا بہ پھننگ بارون مہینے یہ سبزہ لہکتا رہتا ہے اور سو فوارون سے سو نالے پانی کے سو طرف سے بہا کرتے ہین اور اوس سبزے کے درمیان سے ان نالون کا بہکے نیچے آنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارا پہاڑ ایک ٹکڑا زمرد کا ہے اور چاندے کے معدن اندر سے پگھل کے سو جگہ سے پھوٹ کے بہہ نکلے ہین اور اپنا مرغ دل تو یہی چاہتا ہے کہ اگر پر ہووین تو اوسی جا پر اوڑ جاتے اور وہان نان خشک پر اوقات بسر کیجیے اور دوسری جگہ کی عیش و آرام پر اوسکو فوقیت دیجیے اور اگر موت آوے تو دوستون کو وصیت کرکے وہان مدفون ہوجیے کیونکہ وہان کی نیند نخواہ ٹھنڈی اور میٹھی ہوگی کہ سرہانے اور پاینتے سبزہ لہکتا ہوا اور پھولون کی خوشبوے سے مہکتا ہوا اور دونون پہلو پر جھرنا آب خوشگوار کا بہتا ہو * **لمولفہ**

زمین ہے روضۂ فردوس اکبر * پہاڑ سر بچرخ ہیگا اوسی پر * لباس سبز پاسے اوسکے تا سر *
طراوت اوسکی ہے اللہ اکبر * روان ہے سر سے اوسکے آب روشن * کہ جون سیم گداز ان تا بدامن *
صفائی آب جون مہتاب تابان * ویا ہے چشمۂ خورشید رخشان * صدائے آب کہتی ہیگی دائم * رموز
کردگار حی و قائم * اگر رضوان بھی گلشن کو یاد وے * گلستان ارم کو بھول جاوے **

چین کیانگ فو کے شہر مین سوتی قالین بہت تحفہ بنتے اور گران قیمت کو بکتے ہین اِس شہر کے چارون
طرف بہت تالاب اور جھیل اور ندیان ہین اور اون مین اقسام طرح کی مچھلیان ہین خصوص ایک
جسکے پتّے سے کھجلی کی دوا بنتی ہے اور روایت یہ ہے کہ جو استعمال ایکدفعہ کرے اوسکو تمام عمر
کھجلی اور امراض جلدی نہین ہوتے ہین * موآن ہوا فو کے شہر کے گرد جسقدر آہوے مشک
ملتے اوتنے اور کسی صوبہ مین نہین ہوتے ہین اور اِس جہت سے یہان کے لوگ نافہ سے نفع
بہت کرتے ہین تھوڑی دور اِس شہر کے اوتر پر ایک پہاڑ اِس بات کے لیے مشہور اور ختائیون
مین بلقب گوش فلک معروف ہے اور حال وہان کا یہ ہے کہ اگر اوسپر کوئی شخص چڑھ کر نہایت
آہستگی کے ساتھ ایک لفظ زبان سے نکالے تو اِس صفائی کے ساتھ اوسکی صدا کان تک پھر
آتی ہے کہ خود بولنے والے کو حیرت ہوتی ہے کین تان فو کے شہر کے چارون گرد پہاڑ ہین جسمین
کئی معدن چاندی کے ظاہر ہوے ہین یہان کے باشندے بہت سے عادات مین ختائیون
کے خلاف اور پیگو کے لوگون کے موافق ہین کیونکہ پیگو کے ملک سے اونکا ملک متصل ہے
یان نین فو کے شہر کے اطراف مین اوس ذات کی نیل گاو کی پیدایش ہے جو تبّت بزرگ مین بہت
ہوتا ہے اوسکی دم گران بہا آتی ہے اور ختائی اوسے نشان لٹکاتے اور خود مین بنتے ہین اور
اوسکی پشم کے قالین اور ایک قسم کا پشمینہ بہت خوب بنتا ہے اور ملبوسات مین صرف ہوتا ہے
خاصہ اور بھی ایک اوسکا یہ ہے کہ پانی مطلق اثر نہین کرتا * شہر یا نگان فو کا آہوے مشک
کی کثرت کے باعث سے مشہور ہے اور ایک جھرنا شور پانی کا کوہستان کی طرف ہے جسمین
تمام صوبہ کے خرچ کے موافق سپید نمک پیدا ہوتا ہے * ہوکین فو کے شہر مین قالینین بہت
نفیس بنتی ہین اور اطراف مین آہوے مشک کی کثرت ہے اِس شہر کے رہنے والے قوی ہیکل
اور بہادر بے بدل ہوتے ہین برخلاف اور ختائیون کے جو بیچ چھانے اور نکھے کے کبھی
گھر سے باہر نہین نکلتے یہ لوگ اوسکے عوض تیر اور کمان اور تلوار ہر وقت باندھے رہتے ہین
اِس شہر کے تحت مین ایک پہاڑ ایسا ہے کہ جڑ سے چوٹی تک گویا سونے کا مینار ہے یعنے

یہان تک اوسمین معدن طلا ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکو سونیکا پہاڑ کہنا یا بادشاہ جن کا دفینہ قرار دینا زیادہ مبالغہ نہین ہے * لی کیان فو کا شہر تبت بزرگ سے قریب ہے اور سرزمین اوس ملک کی زرخیز اور ندی نالون مین سونے کی ریت بہت ملتی ہے اور باشندے چونکہ بے زیادہ محنت اور دوسرے کے معیشت حاصل کرتے عیش طلب اور آرام جو ہوتے ہین سوا ناچ ورنگ کے دنیا ومافیہا کی کچھ خبر نہین رکھتے لیکن طبائع انسان مختلف ہوتے ہین بعضے بعضے اون مین سے سواری اسپ اور تیر اندازی مین کامل کہلاتے ہین غرض گفتگو مین کثرت کو قلت پر ترجیح دینے کا دستور ہے اور جہان کلیہ کا لفظ درمیان مین آتا افراط پر اطلاق کرتا ہے یان جان فو کا شہر بہت پرانا و وسیع اور غدار ہے اور ایک دریا جو اوسکے قریب بہتا ہے تمام سرزمین کو سیراب اور زرخیز کرتا ہے اور سونیکی ریت بالو سے ملی ہوئی بہت ملتی ہے * چونکہ اس صوبہ کو ہمیشہ دشمن سے خوف ہے بہت سے قلعہ پچھم اور دکھن کی طرف واقع ہین اور سپاہ اور اسباب وآلات جنگ سے ہمیشہ مہیا رہتے ہین غرض ماچین اور کیگو دو جنگی شہر ہین اور اہل سیف سے آباد اور یہ سپاہی سب قلمبند پلٹنون کے سوا ہین اور ضرورت کبوقت اونکی طلبی ہوتی ہے ان دو شہرون کے علاوہ تینتیس [۳۳] شہر چھوٹے بڑے اس صوبے مین ہین اور اسّی لاکھ باشندے سکونت کرتے ہین اور بعد وضع اخراجات نظامت و دیوانی چھہ لاکھ ننانوے [۹۹] ہزار چار سو بہتر روپے بابت محاصل مین فغفور کی خزانے مین داخل ہوتا ہے

سولہوان [۱۶] باب

کوئی چو [۱۵] کے صوبہ کے بیان مین

مملکت ختا کا یہ پندرہوان اور وسعت مین سب سے چھوٹا صوبہ ہے اور کوئی اکہتر [۷۱] برس ہوے کہ گویا اوسکا وجود گنتی مین آیا * فغفور کین لون نے اس صوبے کے پڑوسی کوہستانیون کو سر کرکے امن وامان بخشا ورنہ ۱۷۶۶ع کے قبل یہ صوبہ اونکی زیادتیون کے سبب سے ویران تھا اور جسطرح سے چیل بلندی پر بیٹھی ہوئی نیچے کی طرف ٹکی لگائے رہتی ہے اور جہان اپنی غذا کی کوئی چیز دیکھتی ہے فوراً جھپیٹا مار کر لیجاتی اور پھر اوسی نشیمن پر بیٹھہ کر کھاتی ہے علی ہذا القیاس

یہ کوہستانی بھی اپنے پہاڑون پر دبکی مارے پڑے رہتے تھے اور جہان دیکھتے کہ غلہ تیار ہوا دفعتاً
مار پیٹ خون خرابہ مچا کر بالکل اوٹھا لیجاتے تھے اور بیچارے ختائیون سے بجز بھاگ جانے
اور جان بچانے کے کچھ بن نہ آتا تھا کیونکہ کلیہ ہے کہ کوہستان کے رہنے والے میدان کے باشندون
سے کہین مضبوط اور بہادر ہوتے ہین غرض فغفور مذکور نے چیدہ چیدہ پلٹنین بھیجکر اونکے ایسے قافیہ
تنگ کیئے کہ مجبوراً طوق اطاعت کا قبول کرکے اپنی شرارتون سے باز رہے ❊ شعر غدر موقوف
اونکا ایسا ہوگیا ❊ فتنہ بیدار گویا سوگیا ❊ اس صوبہ کے پہاڑون پر جنگلون مین عمدہ قسم کی لکڑی
ملتی ہے اور طلا اور نقرے کے بہت معدن ہین اور شاید کسی دوسری جگہ پر اسقدر سیماب حاصل
نہین ہے اور ٹٹو یہان ایسے تیز رفتار اور مضبوط اور جاندار ہوتے ہین کہ صوبہ ینان کا جانور
حالانکہ بہت چھوٹ کا ہوتا ہے لیکن اس اجڑے دیار پر بھی صد آفرین ریشم یہان کم ہے لیکن
قسم گھاس سے ایک کپڑا انبا جاتا ہے اور قیمتی ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ گرمیون مین بدن پر سرد
رہتا اور فرحت بخشتا ہے ❊ کوئی یان فو کا شہر اس صوبہ مین بزرگ ہے لیکن چونکہ باشندون
کو ابتک بھی کوہستانیون کا خوف غالب ہے وہ شہر کو آراستہ نہین کرتے اور نہ حویلیان بناتے
ہین غرض سرزمین آباد و زرخیز ہے ❊ سی سی چو فو کے شہر کے اطراف مین سیماب اور شنجرف بہت
اور دوسرے معدنیات کم ملتے ہین ❊ چی سیس فو کے شہر کو بعد کوہستانیون کے تابعدار ہونیکے
اوسی فغفور کے گھرانے کے بادشاہون نے آباد کیا اور سیماب کے بہت معدن اوسکی اطراف
مین ہین اور ایک بات یہان عجیب ہے کہ شاید تمام ختا مین اوسکی نظیر نہو وہ یہ کہ اس شہر کے اکثر باشندے
بالکل لکھنا پڑہنا نہین جانتے اور لکڑیون پر چہرے سے نشان دے کے حساب کرتے ہین کیونکہ
علم کا اسقدر چرچا مملکت ختا مین ہے کہ گویا ہر محلہ مدرسہ اور ہر گھر مکتب خانہ ہے اور عوام الناس
جو کہ نہایت رزیل ہین اونکو بھی خط خطوط لکھنے اور پڑہنے کی قوت ہے ❊ ٹون کین فو
کے شہر کے قریب کئی معدن سونے کے ہین اور اوسکے اطراف مین وہ گھاس متعدد ہوتی
ہے جسکا مذکور ہوچکا کہ گرمی کے ملبوسات مین صرف ہوتی ہے ❊ پاؤ نگان چو کا شہر ایسے

موقع پر واقع ہے کہ ہنین صوبون کی راہ اوسی کیطرف سے ہے اس جہت سے کوئی چوادرین نان
اور کوانگسی کے صوبون کی کنجی یہ جگہ کہلاتی ہے اور اطراف سرزمین اس شہر کی اور جگہون سے زیادہ
زرخیز اور آباد ہے اور قریب کے کوہستانی نیک نہاد اور تجارت پیشہ ہوتے ہین اور مذہب تناسخ رکھتے
ہین سیماب اور شنجرف کے بہت معدن یہان ہین * پن یوئی اور توون لی کے شہرون کی اطراف مین
بہت نفیس چاے ہوتی ہے اور چونکہ اس بوٹی کا کچہ بیان اتبک عاصی نے نہین کیا حالانکہ کئی صوبہ جنکا
احوال معرض تحریر مین آیا وہان چاکی پیدایش ہے لہذا اسب کی کسر یہان مٹائی جاتی اور اس مقام پر
جو کچہ کہ قابل دانست ناظرین تاریخ چین کے سمجہا قلم زد ہوا * فرنگستان کی کئی زبانون مین چاکو اندک
تغیر و تبدل کے ساتہ ٹی کہتے ہین لیکن تحقیق لفظ ختا مین چاے ہے اور چونکہ سمندر کے کنارہ کے
بعض پرگنون مین لوگ خطاءً چاکو ٹا کہتے ہین اور صرف اونہین سے پہلے پہلے فرنگیون سے راہ رہی
اس لحاظ سے غلط لفظ پہلے سننے مین آئی اور بلاد فرنگ مین مشہور ہوا غرض چاے کا درخت کچہ
مخصوص اقلیم چین مین نہین خلق کیا گیا اور جزیرۂ جاپان اور جاوا اور ماچین اور کشمیر اور امریکا
اور رسانگ اور کامرو و آشام مین بھی میسر ہوتی ہے اور سیاہ سبز چاے جو مشہور ہین کچہ دو قسم
کے درخت سے حاصل نہین اور صرف خاصیت سرزمین اور تراکیب چننے اور خشک کرنے سے
فرق ہوتا ہے الغرض کنکریلی زمین مین اور دامن کوہ اور پہاڑتلی مین اول قسم کی چاے پیدا ہوتی ہے
اور دوسری قسم ریتی مین ہوتی ہے اور سب سے بری قسم زرد یا مائل بزردمٹی مین ملتی ہے اور ایک
خاصیت اور چاے کے درخت کی ہے کہ جہان لگایا جاے شرط ہے کہ دکھن کی ہوا کی رکاوٹ
نہو والا درخت مرجاتا ہے اور بعد تین برس بونے کے جب تین سا ڑہے تین ہاتہ بلند ہوتا اوس وقت
پتی قابل توڑنے کے ہوتی ہے اور مثل مہدی کے یہ پتی ہمیشہ سبز اور شکل بھی ویسیہی رکھتی ہے اور
درخت بھی ہو بہو اوسی انداز پر ہے * ختائی چاکی کئی تقسیم کرتے لیکن چار قسمین اصل مین ہین اور
صوبہ کیانگ نان مین ایک پہاڑ سانگ لو کہلاتا اور اوسکے اوپر اور اوسکی چارون طرف وہ قسم کی
چاے پیدا ہوتی جو سانگ لو چاے کہلاتی اور ہر جگہ بسبب سبزی پتیا مشہور بسبز چاے ہے اور صرف

اسکے درخت کو خطائی زیادہ بلند نہین ہونے دیتے اور جب چھوٹا رہتا جڑ سے خم کرتے ہین تاکہ پتی چننے کے وقت
سہولت ہووے * دوسری قسم کی چا صوبہ فوکینگ مین پیدا ہوتی اور بوہی چاہ اس جہت سے کہلاتی ہے کہ سرحد شہر کیننگ
نینگ فو مین جہان اس چا کی کثرت ہے ایک پہاڑ مشہور بلقب بوہی ہے اور اوس پر اوسکے درخت خود بخود پیدا ہوتے ہین
اس قسم کو بسبب تیرگی برگ کے سیاہ کہتے ہین اور تمام مملکت مین سبز چا سے پسندیدہ ہے کیونکہ اسمین وہ امساک اور
تلخی نہین ہے اور معدہ زیادہ قبول کرتا ہے حالانکہ صرف سبز چا کا استعمال دواؤن مین کیا جاتا اور بعض امراض
مین نہایت مفید ہوتا ہے لیکن چند روز اگر کثرت سے پینے مین آئے تو رعشہ پیدا کرتی ہے غرض سیاہ چا کے
ساتھ آمیز کرنے سے ذائقہ اور نفع دونون حاصل ہوتے ہین القصہ اونہین دو قسمون سے تین اور
طرحکی چا نکلتی ہے اور فرق اون مین دو وجہون سے ہے اول بسبب احتیاط پتون کے چننے مین
اور دوسرے یہ کہ ایام پتون کے چننے کا خاص ہووے چنانچہ جب نئے نکلتے اوسوقت اونمین سے
جو زیادہ نرم ہوتے ایک ایک کرکے چن لئے جاتے ہین اور وہی مالوچا کہلاتی ہے جو صرف فغفور
کے لیے جاتی ہے اور دوسری قسم کہ بعد چند روز کے جب پتے کچہ سخت ہوتے چنے جاتے اور وہی
بہتر بوہی چا ہوتی جو کچہ گران قیمت کو بکتی ہے اور صاحبان کے مصرف مین آتی اور تیسری قسم
وہ کہ جب پتی پرانی ہوتی جمع کی جاتی اور عوام الناس تھوڑے دامون کو لیتے ہین * تیسری قسم
چا کی لونگان چا کہلاتی اور گویا سبز چا کی چھوٹی بہن ہے لیکن مثل سبز چا کے یہ حار اور ممسک نہین ہے
اور نہ ذائقہ بھی اوسقدر تیز ہے غالب کہ دونون ایک ذات کی ہین اور سرزمین کے اختلاف نے
اپنا اپنا رنگ پیدا کیا * چوتھی قسم چا کی اسی صوبہ مین ہوتی جسکا بیان ہو رہا ہے اور صوبہ ینان
مین بھی مثل یہان کے بے تردد پیدا ہوتی اور اوسکی خاصیت بہتر ہوتی ہے لیکن بو اور ذائقہ
کمتر لطیف ہے الغرض یہی چار قسمین چا کی اصل ہین اور باقی مین آمیزش انہین چارون کے
برگ کہنہ کی ہوتی ہے اور غربا کے ہاتھ بکتی ہے * جب درختون سے چا کے پتے چن لیے جاتے
تو گرم پانی کا بھاپ دے کے تانبے یا لوہے کے چوڑے چوڑے تہرون پر بچھا کر نیچے سے
کوئلے کی آنچ دیتے اور ہاتھ سے پتون کو ہلاتے رہتے جب تک کہ خشک ہوتے اوٹھہر جاتے ہین

اور جب بالکل نمی باقی نہین رہتی بوروں مین بند کر کے رکھہ دیتے اور ایک برس تک نہ بیچتے نہ استعمال کرتے کیونکہ جب تک چاء سال خوردہ نہین ہوتی منشی رہتی اور غنودگی پیدا کرتی ہے ✤ جسطرح سے انگریز چاء کو گرم پانی مین بھگاتی ویسا ہی ختائی کرتے لیکن بے دودہ اور میٹھے کے پیتے ہین ✤ متعدد تاتھہ اس صوبہ مین ہین اور پچیس شہر اور نوے لاکھہ باشندے اور فغفور کے خزانہ مین بعد وضع خرچ نظامت و دیوانی تین لاکھہ ترانوے ہزار نو سو چوراسی روپیہ کمپنی بابت ارتفاع زمین اور تینتیس ہزار آٹھہ سو بتیس روپیہ بابت فروخت نمک اور انچاس ہزار دو سو اڑتالیس روپیہ بابت محصول اجناس تجارت سالانہ داخل ہوتا ہے فقط

خاتمہ دفتر اول

حالانکہ صوبجات ختا کے انفاس جمادی و نباتی و حیوانی کا حال بالاجمال معرض تحریر مین آیا ہے لیکن چند عجائبات و غرائبات قسم نبات اور جماد سے ایسے ہین کہ اونکا حال لکھنا ضرور متصور ہوا تاکہ کوئی نکتہ ارباب تاریخ کے ملاحظہ سے نچھوٹے اور بندے کو داد تاریخ نویسی کی ملے الغرض ایک درخت عجیب و غریب ختائی زبان مین چربی کا درخت کہلاتا ہے درحقیقت کہ اوسکے پھل کے اندر سے جو گٹھلی نکلتی اوسپر گودا بعینہ چربی کی رنگت کا ہوتا اور بو باس و غیرہ خاصیت مین بھی وہی نسبت پائی جاتی ہے ختائی اوسے نکال کر تیسی کے تیل کے ساتھ آمیز کر کے سانچے مین ڈہالتے اور بتیان بناتے ہین یہ درخت قد مین مثل درخت شاہ دانہ کے ہے شاخین اوسکی ٹیڑہی ٹیڑہی ہوتی ہین اور پتے بشکل دل و نہایت سرخ ہوتے ہین اگر ختائی چربی صاف کرنے کی ترکیب جانتے جو انگریزون مین ہے تو اوسیطرح سے اوسکو صاف کرتے یقین ہے کہ مثل انگلستان کی چربی کی بتی کے اسکی بتی بنتی ✤ **شعر** صورت بلور ہوتی صاف یہ ✤ اور جلتی بھی بہت شفاف یہ ✤ اقلیم ختا سے ایک روغن آتا جس سے لکڑی اور چمڑے کو جلا دیتے ہین اور اوس قسم روغن کو انگریز اور ہندوستانی جاپان کہتے ہین بہت دن تک ہر جگہ یہ بات مشہور تھی کہ ختائی اوس روغن کو ایک نسخہ خاص سے بناتے اور اوسکی کیفیت و ماہیت سے کسیکو آگاہ نہین کرتے تھے لیکن آخر سبکو معلوم ہوا کہ مثل گوند کے یہ روغن ایک قسم کے درخت سے جو سوا ے

چین کے کہین پیدا نہین ہوتا نکلتا ہے یہ درخت ختائی زبان مین سی جو کہلاتا ہے اور نہ کبھی
پھولتا نہ پھلتا ہے اور دس بارہ ہاتھ بلند اور ڈیڑہ دو ہاتھ چوڑا ہوتا ہے اسے گرمی کے دن مین
پاپچھے ہین جیسا کہ تاڑ کے درخت کو تراش کے بڑی بڑی کونڈیان لگا دیتے ہین اور اوس سے تمام
رات عرق ٹپکتا ہے اوسی طرح یہ بھی ہوتا ہے اور شب بھر مین ہزار درخت سے تخمیناً دس سیر
روغن نکلتا ہے اور جسوقت کہ یہ چوتا ہے ایسا تیز و تند ہوتا کہ اگر بدن مین لگ جاوے تو سارا
جسم پھول کر مثل کوزہ کے پھٹ جاوے لیکن چوانے والے یہ ترکیب کرتے ہین کہ کئی درختون
کی چھال جوش دیکے اوسمین نہاتے اور سور کی چربی کا ایک روغن تمام جسم مین ملتے ہین اور
ہاتھون مین دستانے اور پاؤن مین موزے چمڑے کے چڑھا لیتے ہین بلکہ گویا تمام جسم مین چمڑے
کی پوشاک پہنتے ہین اور منہ پر ایک چمڑے کا نقاب ڈال کے صرف دو سوراخ آنکھ کے جا رکھتے ہین باوجود
اس حفاظت کے بے پیٹ بھر غذا کھائے درخت کے قریب نہین جاتے کیونکہ نہار منہ تاثیرات
ہر چیز کے خلو معدہ کے باعث جلد اثر کرتے ہین اسی لیے حکیمون نے حکم دیا ہے کہ کوئی مریض کے
پاس یا کسی عفونت کی جگہ بے غذا کھائے جانا مناسب نہین القصہ جب ایام اس روغن کے
بہنے کا ہو جاتا تو سوداگر سب چھان کر چھوٹے چھوٹے پیپون مین بھر کے بیچتے اور یہ وہی روغن
ہے جو ختائی میز اور کرسی اور کھلونے اور ٹوکری وغیرہ مین لگا رہتا ہے اور مثل آئینہ کے ہمیشہ
چمکتا رہتا ہے ٭ کافور کا درخت بھی خاص اقلیم ختا کے لئے خلق ہے سو سوا سو ہاتھ بلند ہوتا ہے
اور بعضے کی جڑ اسقدر موٹی ہوتی ہے بیس آدمی کے گودپھے مین نہین آسکتی ہے اور جب پرانا ہو جاتا ہے
شب کو خود بخود اوس سے آگ کے شعلے نکلتے ہین لیکن اون مین طاقت جلانے کی نہین ہوتی ہے
٭ اس درخت کی نرم نرم ڈالیان ختائی کاٹ لاتے اور اونکے نہایت چھوٹے ٹکڑے کر کے تین
شبانہ روز ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین جب وہ خوب بھیگ گئے تو ایک دیگ مین سبکو ڈال کے
جوش دیتے ہین اور جب تک کھولتا رہتا ایک شخص بید مجنون کی ڈالی سے ہلاتا رہتا ہے اور
جب معلوم ہوتا کہ اوس ڈالی مین کافور کی ڈالیونکا رس مثل پالے کے جم گیا اوسوقت تمام عرق کو

چھان لیتے اور سفل پھینک دیتے ہین اور اوس عرق کو مٹی کے ایک باسن مین جسمین وہی روغن جسکا
ذکر ہوا لگا رہتا رکھتے ہین اور شب بھر مین یہ بالکل جم جاتا ہے غرض جب اس کافور کو زیادہ خالص
کیا چاہتے تو پرانی دیوار کی مٹی سفوف کر کے تانبے کے باسن مین ایک تہ رکھتے اور اوسکے اوپر ایک
تہ کافور کی جماتے ہین اور پھر اوسکے اوپر مٹی کی تہ دیتے اور اسیطرحسے ایک تہ کافور اور ایک تہ مٹی
سجا کر سب کے اوپر ایک درخت جو پوہو کہلاتا اوسکے پتون سے ڈہانپ دیتے ہین اور اوپر سے تانبے
کی رکابی دیگر منہ کو ایک قسم کی گیرو مٹی سے بند کر دیتے ہین اور آگ پر دوبارہ دہیمی آنچ دیکے بعد
چند گھنٹہ کے اوس دیگچی کو ٹھنڈی جگہ مین رکھ دیتے ہین دوسرے روز جب سرپوش اوٹھاتے ہین
جوہر کافور کو جما ہوا پاتے ہین اور اگر زیادہ خالص کرنیکی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو اس جوہر کو اوسی طرحسے مٹی کے
ساتھ تہ بہ تہ جما کے چلاتے ہین اور وہ غلط جو لوگ کہتے کہ کافور گوند کی طرح چوتا ہے * حالانکہ یہ مقام نہین
ہے کہ جن سینگ کی جڑی کا بیان ہو کیونکہ ملک تاتار مین اسکی پیدایش ہے یہان پر خاص ملک ختا کا احوال تحریر
ہوتا ہے لیکن یہ چیز اسقدر طرفہ تر ہے کہ اوسکی تعریف چین کے عجائبات نفائس جمادی و نباتی کے شامل کرنی
نامناسب متصور ہوئی اطبائے ختا نے وجد کر کے دفتر کا دفتر اس جڑی کی تعریف مین لکھا ہے اور خواص
اکسیر اعظم کا بیان کیا ہے اور بعض پادریون نے جو اوسکا امتحان کیا تو دیکھا کہ حقیقت مین بجا لکھا گیا
جو کچھ اسکی صفت مین لکھا ہے اور اس تعریف کا لب لباب مطلب بندے نے یہ نکال لیا کہ اسکے
استعمال سے پیر نود سالہ کو شروع شباب کی طاقت اور فرحت طبیعت اور قوت ہضم اور ہر طرحکی
کیفیت جو اوس سن سے متعلق ہے حاصل ہوتی ہے اور اسی جڑی کی فروخت سے فغفور کو محاصل
کثیر ہے کیونکہ اسقدر گران بہا ہے کہ آدھی چھٹانک جڑی پاو بھر چاندی کو بکتی ہے اور وہ بھی عمدہ
قسم کی نہین ہوتی اور صرف فغفور کے خرچ خاص کے لیے جو بہتر ملتی رکھی جاتی ہے * ولایت
امرکا جسے نئی دنیا کہتے ہین وہان کے ایک ملک مین ایک پادری نے اوسی جڑی کو بہت تلاش
سے نکالا اور خواص اوسکا ویسا ہی پایا جو ترکستان کی جن سینگ کا سننے مین آیا ہے اسکی
جڑ سپید اور کھرکھری اور پتہ نہایت ملائم اور گول برنگ خون ہوتا ہے اور اوسمین سے کئی ڈالیان

نکلتی ہین اور ہر ایک مین پانچ پانچ پتیان نہایت رگدار اوپر سبز اور نیچے دہانی رنگ کی ہوتی ہین یہ درخت کوئی ہاتھ بہر اونچا ہوتا ہے اور باوجودیکہ تخم بہی اسکے پہل سے نکلتا ہے لیکن بونے سے نہین ہوتا او ازخود ہر سال پیدا ہوتا اور خشک ہوجاتا ہے لیکن جڑ قائم رہتی ہے اور ہر سال نئی شاخین پیدا ہوتی ہین * جس طبقے مین اسکی پیدایش ہے کوہستان وصحرا اور بیابان ہے اور اس جڑی کی گویا خاصیت ہے کہ جہان قدم انسان نہ پہونچ سکے وہین یہ پیدا ہوتی اور اکثر جوف پہاڑ مین جہان تپش آفتاب نہین جاتی وہین یہ ملتی ہے فغفور کی طرف سے دس ہزار فوج ہر سال چھہ مہینے جنگلون مین متعین اس جڑی کے جمع کرنے کے لیے رہتی ہے اگرچہ افراط سے تاتار مین ملتی لیکن ہمیشہ سونے کے مولون بکتی ہے

* ایک قسم کا پتہر چین مین ہوتا جس سے ایک صداے خوش مثل رباب کے نکلتی ہے اور ختائی اوسکا ایک باجا بناتے ہین اور اکثر یہ پہاڑ کی ندیون مین ملتا ختائی زبان مین یو کہلاتا ہے اور اسقدر وزنی ہوتا کہ ایک ٹکڑا جو لڑکے کے اوٹھانے کے قابل معلوم ہوتا ہے اوسے چار جوان نہین اوٹھا سکتے اسکی کئی قسمین ہین کوئی سپید کوئی زرد کوئی نیلگون کوئی دہانی کوئی نافرمانی کوئی نہایت ملائم اور کوئی اسقدر سخت ہوتا ہے کہ لوہے کی دہار اوسکے کاٹنے سے مڑجاتی ہے غرض جو پتہر سونے کے رنگ کا ہوتا ہے اوسپر زد دینے سے آواز جہانجہ کی نکلتی اور صوبہ ینان مین بہتر قسم اس پتھر کی ملتی ہے اور نہایت قیمتی ہوتی ہے * ایک شجر قسم صنوبر سے لو یاسانگ کہلاتا ہے اور دیوار ختا کے اوترطرف پیدا ہوتا ہے اسمین کئی باتین عجیب وغریب ہین یعنے موسم خزان مین اسکی سب پتیان گر پڑتین اور اوسکی لکڑی نہایت سخت ہوتی ہے اور رس اوسکا زہر قاتل ہے اور اوسکی جڑ کو اگر کاٹ کے پانی مین ڈال دیجیے تو فوراً پتھر ہوجاتی ہے حالانکہ صورت تبدیل نہین ہوتی لیکن مثل سنگ کے وزنی ہوجاتی ہے چنانچہ ختائی لوہار وسونار آلات کو اوسی پر تیز کرتے ہین اور یہ سننے مین آیا ہے کہ کسی پتھر کی سلی پر ہتھیار کو اسقدر تیزی نہین ہوتی ہے *

دفتر اول تمام شد

دفتر دوم جلد اول تاریخ ممالک چین

دفتر دومین تاریخ چین مین

باب اول

فغفور کے دستور العمل کا بیان

جس شخص کی یہ حشمت وجلالت ہو کہ کرورہا خلقت اوسکی تابعدار اور سلاطین عالی وقار اوسکے باجگذار اور امراے ذی اقتدار فرمان بردار ہووین اگر ایسا شخص ظلم پر کمر باندھے اور اپنی رعیت کی بہتری نہ سمجھے تو بجز خدا تعالے کے کون بازپرس کرسکتا ہے لیکن باوجود اس سطوت وشوکت اور دولت وقوت کے فغفور ختا اپنے تئین قبلہ گاہ رعایا اور برایا کا سمجھتا ہے اور اونکے آرام اور چین کو اپنی سعادت جانتا اور اونکے دکھہ کو اپنے نامۂ اعمال مین گناہ کبیرہ کے ذیل مین داخل کرتا ہے اور اوسکی دلیل یہی ہے کہ ایام قحط ووبا وخشک سالی یا اور کسیطرح کی بدحالی مین فغفور لباس ماتمی پہننا اور گریہ وزاری وگریبان چاک کرنا اور سر پر خاک ڈالنا اختیار کرتا ہے اور بآواز دردناک رو رو کر جناب باری مین عرض کرتا ہے کہ اے خداوند کریم تونے میرے گناہون کے باعث سے اپنی خلائق پر غضب نازل کیا اور میرے عوض اون سے انتقام لیا اب جسکا قصور ہے اوسیکو سزا دے اور اونہین رہائی بخش مجھہ سے سمجھہ لے واللہ اعلم بالصواب ختا کی تاریخون مین خبر ہے کہ اسیطرح فغفورون نے اکثر جناب احدیت مین صدق دل سے التجا کی اور اونکی دعا مقبول ہوئی * ختا مین والدین کی بزرگی کو بعد خدا کے خوب جانتے ہین اسی سبب سے دستور اوس ملک کا ہے کہ فغفور کو لوگ سجدہ کرتے کیونکہ قبلۂ عالم اور افضل بنی آدم

اور نائب پروردگار قرار دیتے ہین اور جبکہ مرتبہ اوسکا یہ ہو تو اوسکی رضامندی اور خرسندی سے کچھ چارہ نہین غرض ایک عہدہ احتساب کا ہے کہ اوس منصب پر کتنے علما اخیار زمانے کے مقرر ہین اور کام اونکا یہ ہے کہ فغفور سے جو حرکت برخلاف دستور اور انصاف کے سرزد ہوتی ہے تو وہ ٹوک دیتے ہین اور اوسکو اوس حرکت سے باز رکھتے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ لالچ اور خوشآمد سے اغماض کر کے فسق و فجور سے مانع نہین ہوتے ہین لیکن اکثر یو نہین ہوتا ہے کہ اپنی جان پر کھیل کے فغفور کو اوس خواب غفلت سے بیدار کرتے ہین اور اوسکی سطوت و جلادت پر نگاہ نہین کرتے لیکن اس باعث سے فغفور کی خودمختاری مین کچھ فرق نہین ہوتا اس سبب سے کہ وہ اپنی ساری رعیت کی جان اور مال کا مختار ہے * باوجود اس قدرت کے مملکت ختا مین بہ نسبت اور ملکون کے گنتی کے کئی بادشاہ خونخوار مردم آزار ہوئے ہین والا سب ایک سے ایک ایسے عدالت کر گئے ہین کہ جریدۂ روزگار پر اونکی مدح لکھی ہوئی قیامت تک رہیگی اس بیان سے حقیر کی یہ غرض نہین کہ دنیا مین ختا کے بادشاہ بےخطا اور بےمثل ہوتے ہین اور اپنی رعیت کے حق مین کبھی بدی نہین کرتے اگر بیان واقعی چھوڑ کر عاصی اسطرح پر مبالغہ کرے تو سخت گنہگار ہووے اور حکمت کے پایہ سے گذر جائے اور فضولی و لغو کا گمان اپنے اوپر لازم کرے کیونکہ بالذات انسان کی طبیعت رذائل کیطرف زیادہ تر مائل ہے اور کسب فضائل بہت سی ریاضت اور انواع محنت و مشقت کرنے سے حاصل ہوتا ہے القصہ فغفور سب جو اکثر نیک ہوئے ہین تو اس سبب سے نہین کہ ولی تھے اور ہوا و حرص اونمین نہ تھی کیونکہ نوع انسان طبعاً طرف بدی کے مائل اور رجوع ہے اور دولت بہرطور ممد و مددگار اجناس رذائل کی ہوتی ہے غرض باوجود ان باتون کے بادشاہان ختا جو ممدوح تھے شاید اس باعث سے جو مقتضاے قیاس راقم ہے کہ ختا مین جہان تک مال اور اسباب اور زمین جو کچھ کہ قسم منقولات یا غیر منقولات سے ہے سب رتی رتی فغفور کی ملک خاص سے متعلق ہے اور جس شخص کے قبض و تصرف مین جو چیز ہے صرف اونکی عنایت او شفقت سے ہے والا سوا فغفور کے سب محتاج ہین ظاہر ایہی سبب ہے کہ کسی پر زیادتی نہین ہوتی اور قیاس

موقف کی یہ دلیل ہے کہ جسوقت قبلاخان سردار مغلیہ تاتار جو اوائل مین مالک تخت اور تاج ختا
کا ہوا تھا اوسنے واسطے موقوف ہونے قمار بازی کے یہ فرمان صادر کیا کہ ہم شمشیر کے زور سے اس
ملک پر قابض اور متصرف ہوئے ہین اسوجہ سے کسی شخصکو کسیطرحکی چیز مین ملکیت خاص نہین ہے
لہذا تم لوگ جو قمار بازی کرتے ہو تو ہماری جایداد کو خطرہ مین ڈالتے ہو * سوائے اس نکتے کے
دوسری وجہ قیاس مین راقم کے یہ ہے کہ فغفوران ختا کی نیک نہادی اور خوش اطواری نتیجہ اوس
تربیت کا ہے کہ اعلی سے ادنی تک کو اوس مملکت با صفت مین حاصل ہے علم کی قدر اور حکمت پر
عمل کرنا فاضل کو مرتبہ بلند دینا اور حکیم کی صحبت کو پسند کرنا نیک اطوار کو عالی مقدار بنانا اور بدنہاد
کو ذلیل اور خوار کرنا ختا کے دستور مین اس جہت سے ہمیشہ مرد باخدا سب فغفور مین * اور تیسری
وجہ عقل ناقص کو شہنشاہون کی نیک اطواری کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ فغفور اپنے ولیعہد مقرر کرنے
مین اسقدر اختیار رکھتا ہے کہ اگر کسی غیر کو چاہے تو وارث تخت و تاج کا بناوے اور اپنے بیٹون
کو محروم رکھے اور اپنی اولاد سے جسکو قابل ریاست کے سمجھے اوسکو ولیعہد لیسے سرفراز کرے
اور اوسکی نظیرین جلد دوم کی دفتر اول مین ناظرین تاریخ چین کی خدمت پیش کی جائینگی اور اوس
دستور پر قاعدہ یہ ہے کہ بجز بادشاہ اور وزیر اعظم کے دوسرے کو ظاہر نہین ہوتا کہ ولیعہد کون
مقرر ہوا اور اسی باعث سے ولیعہد کو حشمت کا غرور اور امید سلطنت کا سرور عقل کو زائل اور
طبیعت کو طرف بدی کے مائل نہین کرتا ہے اور ہر ملک کی تاریخ مین دلیلین ہین کہ شاہان نیک کردار
اکثر وہی ہوے کہ جنکو سلطنت دفعۃً بغیر چشمداشت کے حاصل ہوئی اور چونکہ غربا اور رعایا کے
غم اور شادی کا حال اونکے تجربے مین آیا اس لحاظ سے اون باتون کا خیال ایسے بادشاہان
فرخ فال کو ہمیشہ رہا الغرض جب اسی دفتر مین تینون قسم کی حکمت یعنے تہذیب نفس اور تدبیر منزل
اور سیاست مدن کا بیان جسطور سے کہ اہل ختا کا معمول ہے کیا جائیگا تب دیدۂ نکتہ بین کو
فغفوران چین کی عدالت اور مروت کا سبب خود بخود دکھائی دیگا * ہر ملک مین گھرانے امیرون
کے علاوہ بادشاہ کے ہین اور اپنی اپنی جایداد کے وے خود مالک و مختار ہین اسواسطے البا

اکثر ہوا ہے کہ جب انھون نے اپنی دولت کی ترقی دیکھی بادشاہ کے تخت وتاج پر آنکھہ ڈالی اور بادشاہ نے اونکی تونگری اور دولت کا حال سنکر حسرت کی آہ بھری اور رفتہ رفتہ مخالفت ظاہر ہوئی تب دونون سے ایک کو تباہی آئی اگر اقبال موافق رہا بادشاہ نے اوسکے گھر کو بالکل ویران کیا اور اگر اقبال نے اوسکی یاوری نکی اور امیر غالب رہا تو تخت اولٹ گیا اور بادشاہ کے خانوادہ سے ریاست منتقل ہوئی اور اوس امیر کے یہان جا پہنچی یہ انقلاب روزگار اور ملکون مین زیادہ لیکن ختا مین کم ہوتا ہے کیونکہ موروثی امیر کوئی نہین ہے اور فغفور کے خاندان سے جو لوگ مستحق تخت کے ہوسکتے ہین اونکی عزت اور تعظیم اور تواضع بہت کیجاتی ہے لیکن زر جو کہ امور دنیوی مین ویسا رتبہ رکھتا جیسا جان قالب انسان مین وہ اونکے پاس نہین ہوتا اور فغفور سے اونکو خور ولوش کے واسطے بقدر عزت اور مرتبہ کے سالانہ مقرر ہوتا ہے لیکن اتنا نہین کہ ہمارے ہمت کے شہپر مین زور ہو جو بلند پروازی کرے اور خواہش نشست تخت کی پیدا ہووے بعد اونکے اعیان بارگاہ اور امراے عظام کہ محاورہ فرنگستان مین ماندرین کہلاتے ہین اور بڑے بڑے رتبون کو پہنچتے ہین لیکن اون مین سے موروثی امیر کوئی نہین کہ علاقات اونکے ہون یا باپ دادے کے پونجی کے بھل کود پھاند کرین کیونکہ دستور ختا مین ہے کہ باپ کا عہدہ یا منصب بیٹے کو ہرگز نہین ملتا اگر باپ کی سی لیاقت اور اعتبار اوسنے بہم نہ پہنچایا اوسپر بھی مشکل ہے کہ باپ کے بعد بیٹے کو وہی عہدہ ملے پس جبکہ بیٹے تک باپ کی حکومت نہین آئی تو اگر باپ نے بھی کچہ مایہ حاصل کیا ہو تو بیٹے کو اوس سے اتنا ہی فائدہ ہوا کہ گوشہ مین بیٹھہ کر آرام سے زندگی کاٹی اور اگر تیسری پشت مین کچہ بچی بچائی دولت رہ گئی چوتھی پشت تک خیر صلاح ہے کیونکہ بقول شخصے آدمی بیٹھے بیٹھے سونے کی دیوار کھا جاتا ہے اور اول ہی پشت مین ایسی جایداد کم حاصل ہوتی ہے کہ ہمیشہ کو کفاف کرے اور جب کوئی امیر کسی عہدہ پر بحال ہوتا ہے تو کتنے دنونکے بعد کہ اوسکی ایک مدت مقرر ہے وہ امیر منصب دار حسب الطلب حضور مین حاضر ہوتا ہے اور ایک ایک ٹکے کا محاسبہ اوس سے لیا جاتا ہے علاوہ اوس تاکید شدید کہ جس امیر کے سپرد کچہ فوج ہے سپاہ کی تنخواہ دینی اوس سے متعلق نہین اور جسکے ہاتھ سے تنخواہ بٹتی ہے اوسکا اختیار ایک نفر سپاہ پر نہین ہوتا جہان

استقدر ہوشیاری ہے وہان اوکسنے کی کون سی جگہ مل سکتی ہے * فیلسوف اعظم کنگ فوسی کی عقل
کی اگر کوئی دوسری دلیل نہوتی تو اسی بات سے جریدہ عالم پر نام اوسکا سر دفتر حکما لکھا جاتا کہ ختائیون
کا پیشوائے مذہب فغفور ہے چونکہ دین و دنیا دونون اوسکے ہاتہ سپرد کیا اور خطاب شینگ چو یعنے
خداوند مقدس اور ٹینگ زی یعنے پسر پروردگار کا دیا ہے * برس مین کئی دن مقرر ہین کہ فغفور پیشوائے
دین کی پوشاک گلے ڈال کر نہایت حشمت اور جلال کے ساتہ بڑے بتخانے مین جاکر پوجا کرتا ہے
سوائے ان دنون کے قحط اور خشک سالی اور وبا کے ایام مین فغفور اوسی طور سے بتخانے مین جاکر
اپنی ساری رعیت کیطرف سے ایلچی ہوکر معروض حال کرتا ہے اور مناجات و گریہ وزاری سے
سبکے لیے رہائی مانگتا ہے فغفور جب دربار عام کرتا لباس زرد پہنتا ہے کیونکہ بقول ختائیون کے
آفتاب فلک کا لباس زرد ہے اس لیے آفتاب زمین یعنے فغفور کو بھی وہی رنگ مزیب ہے جسوقت
موسم بہار مین فغفور ایک تاریخ معینہ کو محل سے ساتہ تکلف اور حشم کے برآمد ہوتا ہے اور کھیت مین
جاکر اپنے ہاتہ سے ہل تھام کے زمین جوتتا ہے اوسوقت دیکھنے والے کا دل وجد کرتا ہے اور
بے اختیار درود پڑہتا ہے کہ دنیا مین کشتکاری سے کوئی چیز قدیم تر اور فاضل تر نہین ہے کیونکہ
ایسا عالی مقدار شہنشاہ روزگار اوسکی ایسی قدر کرتا ہے یہ احوال تفصیلاً آگے چل کے کھلیگا انشاء
اللہ تعالےٰ فغفور کے برابر کوئی بادشاہ منجیر اور رعایا پرور نہین اور قبلۂ عالم کا خطاب اوسکو زیب
دیتا ہے چنانچہ راقم نے پہلے دفتر مین بیان کیا ہے کہ قحط مین پرگنۂ آفت رسیدہ کا سارا خزانہ معاف
ہونیکے سوا سرکار سے روزانہ اناج بٹتا ہے اور جب تک تنگی رہے انبار خانے کا دروازہ کھلا رہتا ہے
غرض جبکہ اوسکا دستور العمل اسطور پر ہے تو رعایا خواہ نخواہ جان و دل سے ہمیشہ نیکخواہ اور فرمان بردار
رہتی ہے اسواسطے فغفور کی رائے جسطور پر صادر ہوتی ہے رعیت کو ہر آئینہ اوس سے انکار نہین ہوتا ہے *
مملکت ختا مین کسیکو قتل اور قصاص بحکم فغفور کے نہین ہوسکتا اور حالانکہ نظام ذی احتشام بہت مقرر
ہین اور ہر ایک اون مین سے اور ملکون کے بادشاہونکا ہمسر معلوم ہوتا ہے اور کروڑہا خلقت
کا مدار اور گنج بیشمار پر اختیار رکھتا ہے لیکن ادنیٰ سے شخص کو قتل نہین کرسکتا * مملکت ختا مین سوا مقرری

محتسبون کے ہر فاضل اور ہر عالم بلکہ ہر طالب العلم کو اختیار ہے کہ فغفور سے اگرچہ بے دستور طور ہین
آوے تو تنبیہ کرے اور جس حکم کو خلاف عدل سمجھے اوسپر اعتراض ساتھ وجوہات کے حضور مین پیش
کرے اور اپنی دانست مین جو کچھ کہ مناسب اوس امر کے عرض کرنا ہو سو عرض کرے اور اس دستور
کا سبب یہ ہے کہ ایسے احوال کی اخبار کہ جس سے پادشاہ کو اپنی حرکتون پر آگاہی ہو مثل فرنگستان کے
ختا مین معمول نہین لیکن یہ دستور کہ فغفور کو جو چاہے تنبیہ کرے خلائق کی خیر خواہی اور نیک اندیشی سے
ہے غرض بدی سے ٹوکنا اور نیک دکھانیکا سب کو اختیار ہے اور اوسپر عمل کرنیکا فغفور مختار ہے*

باب دوم

ختا کے امراے اہل قلم اور اونکے محکمات کے بیان مین

صد حیف کہ علم و فضل کی جو قدر فغفور کرتا ہے اوسکا نصف بھی اور ملکون کے پادشاہ یا امرا
نہین کرتے باوجود اسکے فغفور کو ناتراشیدہ جانتے ہین اور اپنے کو قابل اور کاملون کے قدر دانون
مین گنتے ہین * ازل سے ایک طور کی دشمنی دولت کو علم اور فضیلت سے ہے اور اوسکی وجہ کو
ایکروز کئی پنڈتون کی مجلس مین راقم سے ایک بزرگ نے پوچھا اوسوقت چونکہ علما شاستر کے
جمع تھے اونکی رعایت سے عاصی نے یہ جواب دیا کہ سبب عالم کے غریب ہونیکا شاید یہ ہے
کہ لچھمی اور سرستی دونون آپس مین سوتین ہین اور سوتون کی دشمنی مشہور ہے جسپر سرستی مہربان
ہوتی ہے اور اپنے خزانہ لازوال سے اوسکو علم اور فضیلت عطا کرتی ہے اوس سے لچھمی ناراض
رہتی ہے اور اسیطرح سے جو شخص کہ لچھمی کا لاڈلا ہوتا ہے سرستی کو اوسے بغض رہتا ہے * اس
بات کو اہل انجمن نے پسند فرمایا اور خوشی سے تبسم کرکے راستی سخن پر سبکا چہرہ بشاش ہوا الغرض
اوس جا پر اگر قوانین ختا سے کوئی آگاہ ہوتا تو بندے کے قول پر اعتراض کرتا کیونکہ اوس مملکت پر حکمت
مین سواے فاضل کے دوسرے کسی کو عہدہ سرکاری نہین تفویض ہوتا پس مملکت ختا مین قول حافظ بھی
شعر ابلہان را ہمہ شربت ز گلاب و قند است * قوت دانا ہمہ از خون جگر مے بینیم * صادق نہین ہوتا
کیونکہ ختا مین جتنے سرکاری عہدے دیوانی اور جنگی ہین سوا فاضلون کے کسیکو نہین ملتے اور

ہر صوبے مین ڈیڑہ ہزار یا دو ہزار اور بعضے مین قریب اڑہائی ہزار طالب العلم کے نام لکھے ہوے ہین جو سال سال فضیلت کے درجون مین ترقی کرتے اور قابل عہدہ داری کے سمجھے جاتے ہین طالب العلمی کے درجے سے کسی شخص نے جو تحصیل سے فراغت پائی تو مولوی کے رتبے کو پہنچا اور کیوگین کہلایا بعد اوسکے جب ریاضت شاقہ کر کے کئی برس کے بعد مولانا ہوا اور سن سے خطاب ملا تب وہ بڑے شہرونکا حاکم ہو سکتا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعد مولوی ہونیکے بعض کو خدمت شہرون کی حاکمی کی ملتی ہے لیکن وہ شہر چھوٹے اور تیسرے درجے کے ہوتے ہین اور پہلے درجے کا حاکم سواے مولانا کے کوئی نہین ہوتا ✦ جب کئی عہدے شہرون مین حاکمی کے خالی ہوتے ہین تب فغفور اون شخصون کو طلب کرتا ہے جنہین خطاب مولانا کا ملا ہے اور خدمت سرکار مین بھی قدامت کا پایہ ہے اور بزرگی و نیک کرداری اور فضیلت کا بھی مایہ ہے بعد اوسکے ایک ظرف مین کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑون پر نام ہر ایک شہر کا جہان خدمت خالی ہے لکھکر ڈال دیتا ہے وہ ظرف اتنا اونچا رکھا رہتا ہے کہ اگر کوئی ہاتہ سر سے اوپر اوٹھاوے تو اوسمین پہنچے تب ہر ایک مولانا جا کر اوسمین سے ایک ایک ٹکڑا کاغذ کا نکال لیتا ہے اور جسکے ہاتہ مین قضیہ اتفاقی سے جو ٹکڑا آجاتا ہے وہ اوسی شہر کا حاکم ہوتا ہے اس دستور کے جاری رہنے سے کسی طرح کا لگاؤ رشوت یا پاس خاطر کا نہین ہوتا اور اپنے اپنے مقسوم کا بدا سب کو ملتا ہے ✦ ختا مین آٹہ درجے مانڈرین[1] یعنے امرا کے ہین اون مین سے جو فاضل متبحر کا خطاب رکھتے ہین امورات دیوانی کے متعلق ہوتے ہین اور پہلے درجے والے کولاؤ کہلاتے ہین اور اون مین سے جو سب سے دانا اور بینا و بزرگ ہوتا اوسکو وزیر اعظم کا عہدہ ملتا ہے اور فغفور کا محرم راز ہوتا ہے اور اسی درجے کے فاضل سب مشیر اور ظہیر مملکت و دار الامارہ پیچین کے صدر محکمون کے حاکم اور فوج کے بڑے بڑے سردار ہوتے ہین اور دوسرے درجے کے مانڈرین سب صوبجات کے حکام اور ہر صوبے کے صدر محکمون کے حاکم ہوتے ہین تیسرے درجے والے مانڈرین فغفور کے حضور مین میر منشی ہوتے ہین اور چوتھے درجے کے مانڈرین کو ہر صوبے کے ڈاک خانے اور سرکاری بجرا اور سرا سب کا علاقہ ہوتا ہے

[1] لفظ مانڈرین انگریزی ہے بمعنی حکام امرا کے ۱۲

اور پانچوین درجے کے ماندرین ہر صوبے کے فوج کی نگہبانی کرتے ہین اور درجہ ششم کے ماندرین کو ہر صوبے کی شاہ راہون کی ساخت اور مرمت سپرد ہوتی ہے ساتوین درجے والے ہر صوبے کے دریاؤن کے باندہ اور پل بند ہوتے ہین اور آٹھوین درجے کے ماندرین سب سمندر کے کنارون کے باندہ بند ہوتے اور سوداگرون کے جہازون سے محصول ادا کرتے ہین الغرض جہان تک کہ سرکاری عہدے مملکت ختا مین ہین سب پر سوا فاضلون کے کوئی بحال نہین ہوتا اور جسقدر علم و فضل و دانائی مین ترقی کرتے ہین اور نیک اطواری کے ساتھ مشہور ہوتے ہین اوسیقدر فغفور کے دریاے فیض و قدردانی سے سیراب ہوتے ہین ✽ ایسے دستور کا کیا کہنا ہے اور جب تک جاری رہیگا ختا کی سلطنت کو قیام و استحکام ہوویگا کیونکہ جب تمام مملکت کے عاقل و عالم سرکاری عہدون پر مقرر ہون اور ہر طرح سے اونکا فائدہ فرمان بردار و جان نثار رہنے میں متصور ہو تو باغی کیونکر ہون اور خوف سلطنت کو رہتا جب کہ ارباب فضل و دانش کو پریشانی رہتی بقول مثل کے بھوکے بھلے آدمی سے ڈرنا چاہیے اور سلطنت مین رخنہ ڈالنے والے خواص ہوتے جو اپنے کو قابل جانتے اور محروم دیکھتے اور حاکم ملک اور امرا کو بھانڈ بھگتئے کے قدردان پاتے ہین ✽ عوام الناس جہل ہمیشہ جو بجز کھانے اور سو رہنے کے کچھ فکر نہین رکھتے ہرگز بغاوت نہین کر سکتے ہین ✽

تیسرا باب

سرداران فوج کا احوال

جو طالب العلم کہ جوان وجیہ اور شہ زور ہوتا اوسکو سوا علوم کے سپاہ گری کے تمام فنون مین جب کامل ہوتا اور اون مین بھی تین درجے فضیلت کے طے کرتا تب فوج مین عہدہ ملتا ہے جسطرح فوج انگریزی مین سردارون کے درجے ہوتے اوسیطرح ختا مین بھی دستور ہے اور چونکہ اصلی ختائیون کو رغبت سپاہ گری کیطرف کم اور اہل تاتار کو زیادہ ہوتی ہے اس سبب جنگی ماندرین یعنے سرداران فوج اکثر قوم تاتار سے ہین اور اصلی ختائی دیوانی ماندرین زیادہ ہوتے ہین ✽ ختا کی سلطنت کو جس پہلو سے دیکھیے عقل سے سرتاپا آراستہ معلوم ہوتی ہے ہر پلٹن کے سپہ سالار کے شریک ایک ماندرین دیوانی ہوتا ہے اور لڑائی کے حکم احکام اور تنخواہ کا دینا اوسی سے متعلق رہتا ہے

اور چونکہ اون دونون کا ایک ہوجانا اور فساد برپا کرنا ممکن ہے اس لحاظ سے دو ماندرین مقرر رہتے ہین اور جب تک اون چار شخصون کی راے موافق نہین ہوتی کوئی بات وقوع مین نہین آتی اسکے سوا یہ سب ماندرین ہر امر سنگین کو اوس محکمے کے حکم پر موقوف رکھتے ہین جو پین پو کہلاتا ہے اور دارالامارہ کے دیوانی محکمون مین پانچوان مرتبہ رکھتا ہے حالانکہ اس محکمے مین دیوانی ماندرین بیٹھتے لیکن تمام مملکت کی فوج کے امورات کی تجویز وہی لوگ کرتے ہین اگرچہ بادی النظر مین یہ طریق خلاف رسم دنیوی کے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اہل سیف کے معاملہ کو اہل قلم کا سمجھنا دشوار ہے لیکن اس بندوبست مین حکماے ختا نے عجب طرح سے عقل کو خرچ کیا ہے اور فتنہ کو بند بست وپا رکھا حالانکہ جنگی ماندرین اور افسران خورد و کلان سب ملا کے ترانوے۹۳ ہزار ہین اور دیوانی ماندرین فقط نو۹ ہزار ہین لیکن قدر و منزلت انہین سبہون کی زیادہ ہے کیونکہ ایک پیشہ عقل اور دوسرا پیشہ جہل ہے *

چوتھا باب

افواج ختا کا بیان

طالب العلمی کے عہد مین جب راقم اگلی تاریخون سے قدیم پادشاہون کی کثرت فوج کا احوال دریافت کرتا تھا اور دارا و کیکاوس اور بابل کے پادشاہون کی فوجونکا شمار سننے مین آتا تو بڑی حیرت ہوتی تھی کہ اسقدر سپاہ وے کہان سے جمع کرتے اور نبردگاہ مین مقابل دشمن کے لاتے تھے اور چونکہ اونکے نام کے سوا کوئی دوسرا نشان پردۂ زمین پر باقی نہین ہے خیال ہوتا تھا کہ اونکے وقت کے مورخون نے خوش آمد اور بڑاوے کی راہ سے اپنی روایت مین مبالغہ کو دخل دیا ہے لیکن جب فغفور کی فوج پیادہ و سوار کا شمار راوی راست گو و صحیح البیان کے تذکرے سے معلوم ہوا اوسوقت کیانیون کی فوجونکا ہونا تصدیق ہوا اور تعجب نہ رہا کیونکہ دس لاکھ فوج پیادہ اور آٹھ لاکھ سوار فغفور کی سرکار مین آج کی تاریخ تک تنخواہ دار ہین غرض یہ سمجھنا چاہیے کہ جسطرح انگریزی فوج سوا جنگ اور حفاظت ملک کے دوسرا کام نہین کرتی اوسیطرح فغفور کی پلٹنین بھی مستعد جنگ رہتی ہین کیونکہ جب سے کہ تاتار دوبارہ ختا مین آئے اور سردار ماچو تاتار کی قوم کا

اوس ملک کے تخت پر بیٹھا اور دیوار ختائی کی دونون طرف کا ملک اوسکے ہاتھ آیا اوسوقت سے لڑائی بھڑائی
کا اتفاق کم ہوا ہے اور جب تک کہ اصلی ختائی اور تاتار کی قوم ایک نہین ہوئی تھی تب تک تاتار کی یورش
کے خوف سے فوجین ہر وقت تیار رہتی تھین چونکہ اب وہ بات مٹ گئی ہے نصف فوج سے
زیادہ تمام مملکت مین اسطرح پر پھیلی ہوئی ہے کہ جن پرگنون مین جن سپاہیون کے گھر ہین وہ ہین
کے تھانون مین اور دوسرے مقامون کی چوکی پہرے مین وے سب تعینات ہین اس طریق
سے اونھین بھی لڑکے بالے گھر دروازے کی قربت سے آرام ہے اور سرکار کا بھی کام بند نہین
رہتا اور حفاظت ملک کے لیے جتنے قلعے ہین سب مین انہین فوجون کی بھرتی ہوتی ہے
لیکن تاتاری سپاہی بسبب بیگانگی اور اعتماد کے خطرناک جگہون مین ہمیشہ متعین رہتے ہین
اور اصلی ختائی سے جو اہل سیف ہین اونہین کامون مین مقرر ہوتے ہین جنکا ذکر کیا گیا اور سوار
جو ہین وہ بھی علی ہذا القیاس اپنے پرگنون مین سرکار کی ڈاک لیجانے اور دوسرے کام کرنے مین
مقرر ہین یہ دو قسم اٹھارہ لاکھ فوج قلمبند درماہہ پاتی ہے لیکن انکے سوا بعض بعض صوبون مین
جہان کے باشندے قوی اور بہادر ہین وہان پر رعایا کو لاخراج زمین دی گئی ہے تاکہ ضرورت
کے وقت زراعت کو چھوڑ ہتھیار اوٹھا کے سرکار کی جان نثاری مین موجود ہوو ین حقیقتاً
کثرت سپاہ و رعیت کی حد شمار سے باہر ہے مگر پھر بھی کچھ نہین کیونکہ اصلی ختائی ایسے نامرد
اور کم ہمت ہوتے ہین کہ بیان نہین کیا جاتا اور اہل تاتار اگرچہ شجاعت و مردانگی مین اون سے
بہتر ہین لیکن جب سے کہ ملک ختا کا اونکے زیر حکم ہوا ہے تاثیر سے آب و ہوا کی اور معاشرت
و مصاحبت سے اہل ختا کی اونکی ذاتی جرأت مین کمی آگئی ہے مشہور ہے کہ صحبت اور عادات
اور تاثیرات آب و ہوا کو امکان ہے کہ فطرت اصلی مین فرق لاوے اور جبلت ذاتی مین
اختلال کلی ڈالے چنانچہ ضحاک تازی ملک الملوک نے مملکت ایران سے جسوقت گرشاسپ
نامے ایک سپہ سالار کو مہم ہندوستان مین گسیل کیا اسکے حق مین پادشاہ نے جو نصیحت
کی تھی اسناد اسدی نے اوسکو نظم مین لکھا ہے اس جا پر آب و ہوا کی تاثیر اور تبدیل فطرت

اصلی تشخص کے مادہ مین چند شعر اوسے لکہنا مناسب ہوا اور وہ یہ ہین + **اسدی گوید**
وصیت چنین کرد گرشاسپ را + کہ در ہند پدرود کن خواب را + نداری زخون سپاہان دریغ +
ہمی کار فرما درخشندہ تیغ + نخستین دہ انجام کار سترگ + برایشان چنان زن کہ بر گلہ گرگ +
نمانی دران بوم سالی تمام + کہ لشکر گران گیر دار ننگ و نام + گرت بگذرد چار موسم دران + ز فرہنگ
و مردی نیابی نشان + القصہ اس جہت سے تاتاری سپاہ سے بھی واجبی واجبی امید بہادری
کی رکھا چاہیے حالانکہ سپاہ گری کے سب فن دشمن شکن مین یعنے تیراندازی تلم بازی بھالا گھمانے
تلوار مارنے گولی لگانے مین خوب طاق اور مشاق ہین لیکن کڑی چوٹون کے آگے رن مین من
اونکا تن سے ہوا کیطرح شن سے نکل جاتا ہے اور اپنے گھوڑون کی دُم دباتے چوتڑ ٹو کھاتے
جنگلون کی طرف بتّا ہو جاتے ہین مقام عبرت کا ہے کہ یہی تاتاری اولاد اونہین پادشاہون
کی ہین کہ جنہون نے اپنی ضرب شمشیر سے شائیس پادشاہون کے تخت کو اولٹ دیا اور
ممالک ایران و توران و روم و مغرب و شام و مصر و عراق و عرب و عجم و مازندران و
کیلا ناتھہ و سرون ناتھہ و آذربایجان و فارس و خراسان و دشت قبچاق و خوارزم و ختن و
کابلستان و باختر اور زمین ہندوستان کے پادشاہ ہوے تھے حق ہے کہ خداوند عالمیان
جب دولت و اقبال چھین لیتا ہے تب اپنی تمام نعمتین روحانی اور جسمانی سے محروم رکھتا ہے
چونکہ قدیم الایام سے ختا مین کسی غیر ملک کے لوگ آنے نہین پاتے کہ سب جگہ کی قلعہ بندی اور
راستہ گھاٹ دریافت کرین اور ملک بھی اسقدر وسیع ہے کہ اگر فغفور کی فوج کی مانند کسی اور
پادشاہ کی فوج کثیر ہوتی تو البتہ بعد فتحیابی کے ہر جگہ کی رعیت دبائی جاسکتی اور قابو مین رکھی
جاسکتی اور چونکہ بحر محیط چہہ صوبون کی حفاظت اسطرح کرتا کہ کوئی بڑا جہاز کنارے کے قریب
بسبب کم ہونے پانی کے آ نہین سکتا کہ فوج اور غلہ تری سے آوے اور پچہم کیطرف پر اسقدر
کوہستان بے پایان ہے کہ انسان کی کیا جرأت بلکہ حیوان کی کیا حقیقت کہ اوسکو طے کرے اسلیے
یہ دو طرف سے سرحد ختا کی حفاظت کے لیے اوس نگہبان حقیقی نے ایسا حصار پیدا کیا ہے

که اوس سے گذرنا دشوار ہے مگر ایک روس کا ملک که اوس طرف سے یورش ممکن ہے لیکن بسقدر
وسیع بیابان و ریگستان فیما بین ختا و مملکت روس کے واقع ہے که لشکر کشی اودہر سے کرنا اور
رسد و پانی پہنچانا قریب القیاس نہین الغرض انہین کئی جہتون سے غنیم کا اول تو ختا مین جانا
دشوار سوا اسکے اگر پہنچا بھی تو تاخت و تاراج کرکے اپنے ملک مین پھر جانا شاید سہل ہووے
لیکن تمام ملک پر قابض و قادر ہوکر جمکے بیٹھ جانا اشکال سے بلکه محال سے ہے اس لیے
مملکت ختا کو دشمن کا خوف بہت کم ہے اور جب سے که تاتاریونکا دخل ہوا اور وے اصلی ختائیون
کے ساته مل گئے اور پشتین کی عداوت دور ہوکر مثل شیر و شکر کے اختلاط و ارتباط ہوگیا تب سے
اور بھی امن کی صورت پیدا ہوئی ورنه فغفور کی فوج ایسی جرار و قہار نہین که فرنگستان کے کسی
ایک پادشاہ کا پادشاہ کے لشکر کا مقابله کرے * اکثرون کے علاوہ سپاہی جتنے ہین سب شہریون
کے شمول مین گنے جاتے ہین اور حکم ہے که جب سرکاری کام مین متعین ہووین تب ہی اپنے
ساز و سامان و ہتھیار کے ساته باہر نکلین ورنه اور شہریون کیطرح بازارون مین پھرین * ان
پلٹنون کی وردی اکثر صوبون مین فرق ہے کہین نیلی کرتیون کے حاشیے سرخ اور کہین آبی
کرتیون کے حاشیے زرد * کہین ڈہیلی مہریون کے پایجامے اور کہین گھٹنے کے نیچے بنے پائتانے
اور کہین جامون کا دستور ہے تیر انداز نیلے جامے پہنتے ہین اور کمر مین پرتلے جسکی داہنی طرف
بخلاف اور ملکون کے تلوار پڑی رہتی ہے سر پر موٹے چمڑے کے خود اور اوپر سے لانبے
لانبے سرخ بالون کی چوٹی لٹکتی رہتی ہے اور طرفه تر یه ہے که کہین سپاہیون کے ہاتھون
مین ہتھیار کے ساته پنکھی بھی رہتی ہے اور حربے اونکے تیر و کمان و تلوار اور توڑے دار
بندوقین ہین توپین بہت ہین لیکن اونسے ایک گوله زد پر بغیر نیاز ماننے کے نہین پہنچتا اور ہوا
شلک چھوڑنے کے خونریزی سے وہ بیچاریان باز رہتین ہین حالانکه موجد باروت ختائی
ہین اور تخفگی باروت ختا کی ہر بلاد و اقلیم مین مشہور ہے چنانچه شورا کثرت سے وہان پیدا ہوتا ہے
یه خبر قدیم تاریخون سے ملتی ہے لیکن ختائیون نے ہمیشه توپ و تفنگ کیطرف کم توجہی کی ہے

اگرچہ آتشبازی بنانے مین ایسی ایسی ایجادین اور تحفگیان نکالی ہین کہ اِس فن کے کمال کا خاتمہ اونہین پر ہوچکا + سوارون کی ماہواری تنخواہ سات روپیہ سے کچہ زیادہ ہے اور پیادون کی پانچ پانچ روپیہ اور سرکار سے آدہی تنخواہ کا چاول اور باقی روپیہ ملتا ہے سوارون کو سرکار سے گھوڑے اور اونکی خوراک و پوشاک ملتی ہے اور دونون قسم کی فوج کے اسباب و آلات جنگ اور سال مین ایک جوڑا وردی کی پوشاک کا سرکار سے عنایت ہوتا ہے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

پانچوان باب

خطا کے صدر محکمون اور شاہنشاہی محتسبون کا بیان

دار الامارۂ پیچین کے چہہ صدر محکمون مین فغفور کا دیوان عام سب پر حکم رکہتا ہے اِس دیوان خانے مین پایتخت کے وزرا اور چھؤن صدر محکمون کے حکام اعلی جمع ہوکے باہم مصلحت اور مشورہ امور سنگین مین کرتے ہین اور فغفور اپنے خاصون سے ہمیشہ شورہ کرتا ہے خطا کے چہہ صدر محکمہ لوپو کہلاتے ہین اور پہلے محکمے کے حکام سے جلیل القدر عہدون کے سردارون کی بحالی اور برطرفی متعلق ہے اِس محکمے کے حکام کسی ناظم یا سردار کی نیک اطواری یا بداطواری کی کیفیت جس طور پر فغفور کے حضور مین پیش کرتے ہین اوس شخص کے واسطے جزا سزا اوسی طور پر مقرر ہوتی ہے اور اِس محکمے کے تابع چار کچہریان ہین پہلی کچہری کے عملے اون فاضلون کی حیثیت و لیاقت کا حال لکھتے ہین جو کہ درخواست سرکار کی نوکری کرنے کی رکھتے ہین دوسری کچہری کے عملے اونہون سے نظام اور ماندرون کے اطوار و کردار کا احوال استفسار کرکے لکھتے ہین اور تیسری کچہری سے سب ماندرینون کو اپنے اپنے عہدے کی مہرین ملتی ہین اور جب صوبجات سے اونکے کاغذات پہنچتے ہین مہرون کا مقابلہ اوسی محکمے مین ہوتا ہے اور جب راست یا بے کم و کاست ٹھہرتے ہین صدر محکمے مین پیش کیے جاتے ہین اور چوتھی کچہری مین اون فاضلون کے امتحان کی تھیان رہتین ہین جو دستور مقرری کے موافق امتحانون سے فراغت کرکے امیدوار القاب ثانی کے ہوتے ہین غرض اون چار کچہرون کے کاغذات جمع ہوکر صدر محکمے اولی

کے حکام تجویز کرکے فغفور کے حضور مین اطلاع کرتے ہین ۲ صدر محکمہ دوم
مین جاتے ہین اور وہان
ہوپو کہلاتا ہے اور فغفور کے مداخل اور مخارج کا حساب کتاب اس محکمے کے ذمے رہتا ہے
اور سرداران جنگی اور دیوانی اور افواج وغیرہ کی تنخواہ یہین سے بٹتی ہے چونکہ انبار خانے وغیرہ یہین سے
متعلق ہین اس لحاظ سے جتنے لوگ کہ پیدا ہوتے یا کہ مرجاتے اور کس مقام پر کسقدر مقیم ہین سبکی
اسم نویسی کے کاغذ یہین داخل ہوتے ہین اور اس محکمے کے بھی تابع چار چھوٹی کچہریان ہین ۳ تیسرا
صدر محکمہ لی پو یعنے فقہ اور تہذیب کا ہے آداب دین کے اور رسمین دنیا کی اسی محکمہ کے متعلق
ہین اور یہان کے حکام کو یہی خیال ہر وقت رکھنا ہوتا ہے کہ جو کچہ حکیم کنگ فوزی فیلسوف اعظم
نے مملکت ختا مین ہر امر کے قاعدے مقرر کیے ہین اون مین سر مو فرق نہونے پاوے اول رعیت
سے تا بہ فغفور سب کی نشست و برخاست اور جس رتبے کا جو شخص ہووے اوسکے ساتھ کسیکو
اپنے مرتبے کے موافق جس آداب سے پیش آنا چاہیے سب کا دستور سکھلانا اونہین لوگون کا
کام ہے اور غیر ملکون سے جو سفیر اور ایلچی کہ فغفور کے حضور مین آتے ہین اونکی خاطرداری اور
رخصت کا سامان اسی محکمہ سے متعلق ہے اور چار چھوٹی کچہریان اسکے زیر حکم ہین ۴ چوتھا صدر محکمہ
پیچین کا ہین پو کہلاتا ہے اور بالکل فوج کی سپاہ اور سردارون کی بحالی اور برطرفی اور کوچ و
مقام اور رسد اور سلاح خانہ وغیرہ سب اس محکمے کے تابع ہین لیکن افواج کی تنخواہ دوسرے
محکمے ہوپو سے متعلق ہے اور چار کچہریان اس محکمے کے بھی تابع ہین ۵ پانچوان صدر محکمہ ہین پو کا
صدر نظامت اور دیوانی عدالت ہے اور جہان تک چوری و سرزوری و داد و ستد کے
مقدمات درپیش ہوتے ہین اسی جا پر فیصلہ پاتے ہین اور مثل دوسرے محکمون کے چار
کچہریان اسکے بھی زیر حکم ہین ۶ چھٹوان صدر محکمہ کاپنو کا معمار خانہ سے متعلق ہے اور فغفور
کے دولتخانے محل سرائین اور کل عمارات شاہی کی تعمیر و ترمیم اسی محکمہ کے تفویض ہے سوا
اسکے سرکار کے جہاز جنگی اور تجارتی کی ساخت اور مرمت اور اونکے ملاحون و ناخدایون کی
بحالی برطرفی اور شاہراہون کی حفاظت اور خبرداری اور نہرون کی بندش اور تیاری اور جھیلون

تالابون کی پشتہ بندی سب اِس محکمے کے ذمے ہے اور چار کچہریان اسکے بھی تابع ہین +
جتنے محکمے چھوٹے بڑے مملکت خطا مین ہین سب حکّام اور عملے نصف تاتاری اور نصف
خطائی ہوتے ہین اور یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے کہ فساد کو کوئی جگہہ سر اوٹھانے کی وہان نہین ملتی اور
دوسری وجہ اِس سے بھی زیادہ تر قابل تعریف کے ہے کیونکہ اوس سبب سے فغفور کے ساتھ بدطینتی
کرنی ہرگز ممکن نہین اور وہ وجہ یہ ہے کہ کسی بڑے کام کا برا ہونا صرف کسی ایک محکمے سے
غیر ممکن فی المثل اشخاص فوج کی بحالی و برطرفی صدر محکمون کے چوتھے محکمہ پین پو سے متعلق ہے
لیکن تنخواہ کی دادنی محکمہ ہو پو کے ذمّے ہے اور خیمے و کشتیان و باربرداری کی گاڑیان اور
بہت سی دوسری چیزین کہ جنکے بغیر فوج کثیر کو اپنی جگہ سے جنبش کرنی غیر ممکن ہے بالکل
چھٹوین محکمے سے متعلق ہین + سوائے اِس دور اندیشی کے شہنشاہ کے محتسبونکا کیسا بڑا محکمہ ہے
کہ خود فغفور کی نیک اور بد حرکتون کو ٹوک دینے کا اختیار رکھتا ہے اور اِس محکمے کے متعلقین سے
ایک ایک شخص ہر صدر محکمے کے حکّام کے اجلاس و فرمان روائی کے وقت حاضر رہتا ہے
اور چپکے بیٹھا ہوا سبکی سنتا اور دیکھتا رہتا ہے اور جہان کوئی ادنی سی حرکت خلاف داب و دستور
قدیم کے نظر سے اوسکے گذری اور اوس شخص نے اوسکی نالش فغفور کے حضور مین درپیش کی بعد
تحقیق و تدارک کما حقہ کے مجرم کی موقوفی کا حکم حضور سے نکلتا ہے اور بڑی مشکل سے
دوبارہ اوسکو خدمت سرکاری ملتی ہے الغرض جس جا پر اسقدر بند و بست ہے وہان کیا مجال
کہ فتنہ دم مارے + محکمہ سنک چین فو کا اِن چھؤن سے علٰحدہ گنا جاتا ہے اسلیے اوسکی حکومت
امورات سلطنت پر جاری نہین اور چونکہ شاہزادے اور فغفور کے دوسرے اقربا اور تاتار
کے امرا اِن سب کے مقدمات اسی محکمہ سے متعلق ہین اسلیے اِس محکمے کے حکّام سب فغفور کے
قرابت دار ہوتے ہین اور اِس محکمے کے دفتر مین فغفور کے ہر اقربا کی پیدائش کا سال و ماہ
رات و دن ساعت و گھڑی لکھی جاتی ہے اور اون لوگون مین سے جسکے حال پر فغفور کی عنایت
یا غضب نازل ہوتا اوسکی کیفیت دفترون مین مندرج ہوتی ہے + ایک اور محکمہ ہین لین ین

یعنے تاریخ دانون اور تاریخ نویسون کا ہے اور یہ لوگ سلطنت کے وقائع نگار ہین اور شاہزادون
کی تعلیم و تربیت انہین سے متعلق ہوتی ہے اور یہ کیا اچھا دستور ہے اور کتنی بڑی عقل کی
دلیل ہے کہ تاریخ دانون کو پادشاہزادون کی تربیت سپرد ہوتی ہے کیونکہ ہر وقت اونکے کانون
مین صدا پڑی رہتی ہے کہ فلانے پادشاہ نے یون بدی کی اور اوسکی سزا یون ہوئی یا اوسکی سلطنت
چھین گئی اور کسی دوسرے کو ملی یا بلوا ہوا اور اوسکی جان گئی اور فلانے شہنشاہ و سردار نے جو
اوسطرحپر نیکی کی اور رعیت کو راحت پہنچائی تو اوسکا فائدہ یہ ہوا کہ رعایا نے دعا دی اوسکی
عمر بڑہی خانوادے کو پایداری اور نام و نشان کی گویا ایسی یادگاری ہوئی کہ ہر بشر کی زبان پر
اوسکی نیکوکاری کی تاریخ مثل وظیفے کے جاری رہی چونکہ اس محکمے مین بڑے علما و فضلا کے
سوا دوسرے کو دخل نہین ہے اسلیے قبل عہدہ پانے کے امتحان کے وقت استفسار مسائل
مالاینحل کا کیا جاتا ہے اور جواب اوسکا سواے فاضلان متبحر کے دوسرے کسی کم سواد سے
نہین ہوسکتا ہمیشہ یونہین دستور رواج پاتا چلا آیا ہے اس درجے کے فاضلون سے صدر محکمہ
کے حکام اعلیٰ اور صوبجات کے نظام اور فغفور کے وزیر اور مشیر مقرر ہوتے ہین ✤ ✤

چھٹوان باب

صوبون اور شہرون کی تھانہ داری کا احوال

مملکت ختا مین تھانہ کا بہت بڑا انتظام ہے اور ہر صوبے مین ایک محکمہ علحدہ ہے کہ اوسکے
ذمے شہراہون کی نگہبانی اور مسافرون کے اسباب کی حفاظت و پاسبانی ہے اس ملک
مین سرکین و شہراہین بہت چوڑی اور اکثر جگہون مین پختہ ہین اور دونون پہلو پر بڑے بڑے
عظیم الشان درختون کی قطار لگائے ہین اور جابجا نفیس نفیس سرائین بنائی ہوئی ہین اور فغفور
کے حکم سے تین یا چار کوس پر بستیان کھانے پینے اور باربرداری کے سامان سے مہیا بسائی
گئی ہین اور تھوڑی تھوڑی دور پر سنگ یا اینٹ کی برجیان بطور منارون کے سر راہ بنی ہوئی ہین
جسپر سرکاری پہرے ہمیشہ متعین رہتے ہین تاکہ سوداگرون اور مسافرون اور سرکاری کارون

اور ڈاک والون کی حفاظت ہو وسے اور جب ملک مین کچھ خرخشہ پیدا ہوتا ہے تب دن کو
وسے نشان اڑاتے اور راتون کو مشعل جلاتے ہین سبب اوسکا یہ ہے کہ ایکجگہ کی خبر دوسری
جگہ فوراً پہنچ جاتی ہے اور اوسیوقت قلعون سے مدد آتی ہے * دریا اور تری کا سفر جو کرتے ہین
وسے گھاٹ گھاٹ کے ماجھی کو بلاکر اپنی چیزین گنکر باربرداری کی اجرت کی چکوتی کرکے اوس کے
حوالے کردیتے ہین تب وہ شخص کشتیون پر اسباب چڑھا کے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور
وہان پر جب ایک ایک چیز گنکر مالک سمجھ لیتا ہے تب اوسکو کرایا دیتا ہے بہت سی باتین جو اوس
مملکت مین خلق اللہ کے آرام کے لیے مقرر ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ بجز ارباب تجارت کے
مسافر کی کشتی سے محصول نہین لیا جاتا * تواریخ کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب اڑہائی ہزار
برس کے ہوے کہ ختا مین سب ملکون سے پیشتر ڈاک کی بنا ہوئی لیکن عجیب یہی ہے کہ جسطرح
فرنگستان اور ہندوستان مین جو شخص جس ملک کو خط روانہ کیا چاہے تو پہنچ سکتا ہے
اوسطرح یہان نہین اور سوا سرکاری ڈاک والون کے دوسرے اوس ملک مین نہین ہین اور
نظام اور مانڈرینون کے مہری خط کے سوا دوسرونکے خط جانے نہین پاتے مگر بڑے شہرون
کے جو ایسے ارباب تجارت کہ اونکی بزرگی اور نمک حلالی کا اعتبار حکام پرگنہ پر ظاہر ہوا اونکے خط
فراغت سے معرفت ڈاک سرکاری کے دوسری جگہ پہنچائے جاتے ہین * دفتر اول مین دار الامارة
پیچین کی کوتوالی کا حال بیان ہوا ہے کہ تھوڑی رات گذرنیکے بعد دروازے شہر کے بند
ہوجاتے ہین بلکہ ہر گلی کے جو پھاٹک ہین وہ لگائے جاتے ہین اور بجز طبیب کے دوسرے کی آمد
ورفت شام سے موقوف ہوجاتی ہے الغرض یہی حال مملکت ختا کے ہر شہر بلکہ ہر بستی مین ہے
کیونکہ بقول ختائی حکما کے دن واسطے محنت کے اور رات واسطے راحت کے ہے * اوس ملک مین ادنی سے اعلی تک
تمام روز اپنے دھندے مین مشغول رہتے اور رات کو آرام سے سوتے ہین اور چمگادڑون اور گیدڑون کیطرح اونکو
شب پروازی اور شب گردی سے کچھ کام نہین دنکو بھی تراہون اور چوراہون اور سڑکون
اور گلیون کی موڑون پر جو کیداری پاسبانی کرتے رہتے ہین اور اگر کسی اجنبی پر اونکی نگاہ پڑتی

تو فوراً اوسکو روک کر تفتیش احوال کرتے ہین اگر جواب معقول نپاتے تو کوتوال کے پاس لیجاتے
ہین اور اہل سیف باوجودیکہ سرکاری نوکر ہین لیکن مسلح جانے نہین پاتے مگر اوس وقت کہ کسی افسر کے
کے جلو مین یا اپنے پہرے مین قائم و مستعد ہون ہتیار باندہ سکتے ہین اور ہر جگہ دوسرا ایک دستور
یہ ہے کہ بیسوائین شہر کی چار دیواری کے اندر رہنے نہین پاتین اور اونکا ایک محلہ جدا بستا ہے
اگر وہان چوری چکاری خون خرابہ ٹھکا فضیحتی کچہ ہوتی ہے تو چکلے داریان جواب دیتی ہین کاش
یہ رسم کہ کنچنیان شہر کے باہر ساکن ہون ہر ملک مین ہوتی تو رسم معصیت کم ہوجاتی کسواسطے
آدمی کا شیطان آدمی ہے بدی کے ملاحظہ سے انسان کی طبیعت بدی کیطرف مائل ہوتی ہے

ساتوان باب

ختا کے قانون نوابی کے بیان مین

موافق قوانین ختائی کے ادنی رعیت سے فغفور تک کوئی شخص ایک جورو کے سوا دوسری کو
شادی نہین کرسکتا لیکن حرم مین جتنی چاہے گھر مین ڈال سکتا ہے اور اسمقدمہ کا دستور یہ ہے
کہ لڑکی کے باپ مان کو اونکی رضامندی کے ساتہ ایک مبلغ خواہ کثیر خواہ قلیل دیوے اور ایک
نوشتہ لکہے کہ کسوطرحکی ایذا روحانی یا جسمانی اوس لڑکی کو نہین پہنچاویگا بعد اوسکے اپنے گھر
مین اوس نیک بخت کو لاوے اور زیادہ رسومات کی حاجت نہین ہوتی اور اوس حرم پر لازم
ہوتا ہے کہ ہر امر و نہی مین بیاہتا بی بی کی تابعداری کرے اور اپنے لڑکون کو بی بی کے لڑکون
سے جدا نہ سمجہے اور اوسکے لڑکون پر واجب ہے کہ اپنے باپ کی بیاہتا بی بی کو اپنی مان سے
بزرگ جانین اور اوسکے انتقال مین موافق دستور کے تین برس تک ماتم کرین ✤ رنڈاپے
مین مرد و زن کو اختیار دوسری شادی کرنیکا ہے اور اس حال مین اگر مرد چاہے کہ دوسری
شادی نکرے اور حرمون مین سے کسیکو اپنے نکاح مین لاوے تو اختیار ہے جس بیوہ کے
لڑکے ہون تو اوسکو دوسرا شوہر کرنے نکرنے مین اختیار کلی حاصل ہے اور جو بے اولاد ہے
اوسکے پہلے شوہر کے عزیزون کو اختیار رہتا ہے کہ اپنا بیت مین جس سے چاہین دوبارہ

بیاہ کر دیوین * شوہر اپنی منکوحہ کو سہل سے قصور مین طلاق دے سکتا ہے غرض موافق قانون
قدیمہ کے عورتین ان سات قصور سے واجب الطلاق ہین اولاً اگر عورت ضدی ہو اور اپنے خاوند کے
خلاف مرضی کرنیکی عادی ہووے ثانیاً اگر بانجھ ہووے ثالثاً اگر زنا مین پکڑی جاوے رابعاً اگر مزاج جہل و شک
اس قدر ہووے کہ گھر مون سے یا اونکے سبب شوہر سے لڑا کرے اور اون پر ظلم پہنچاوے
خامساً اگر مرض لاعلاج مثل جذام یا مرگی مین مبتلا ہووے سادساً اگر زبان دراز اور منہ زور ہووے
اور بنگالے کی رنڈیون کی طرح شوہر کا دم ناک مین لاوے یا لتڑی ہووے یا خصم کے راز کو
فاش کرے یا دو گھر مین قضیہ ڈالے سابعاً اگر چوٹتی ہووے اور خصم کا مال مار کے باپ مان
کا گھر بھرے یا اور طرح سے خیانت کرے اور اوسکی معاش کو بیجا صرف کرے تو ان کئی وجہون
مین سے ایک وجہ کے واسطے طلاق جائز ہے لیکن اس مین بھی تین شرطین داخل ہین اونمین سے
ایک بھی طلاق کے مانع ہو سکتی ہے پہلی یہ کہ اگر عورت کے باپ مان و بڑے بھائی سب جاتے رہے
ہون اوس حال مین چونکہ گھر اوس بدبخت کا برباد ہوا ہے اور اوسکے سر پر اپنا کوئی بڑا بوڑہا
باقی نہین رہا اس سبب سے اوسکے حق مین طلاق دینا ناجائز ہے الا از اینکہ اوسکو لونڈی بنا کر رکھنا یا
دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنا ممکن ہے دوسرا مانع طلاق کا یہ ہے کہ عورت خصم کے باپ مان کی
فوت کے غم سے تین برس تک لباس ماتمی کو اختیار اور عیش و خرمی سے کنارہ کیئے رہے
اور اوس حال مین شوہر کے ساتھ یگانگی ایک جان و دو قالب کی پیدا کرے اور تیسرا مانع طلاق
کا یہ ہے کہ وقت پریشانی اور مفلسی کے ہر امر مین معین شوہر کی رہے اور انواع خدمتگذاری
و جان نثاری و رضاجوئی مین اصناف احسان شوہر پر ثابت کیے ہون کہ جسکا عوض نہین
ہو سکتا تب بجز زنا کے دوسرے کسی قصور کے لیے طلاق جائز نہین * اگر کسی کی بیاہتا بی بی
اپنے خاوند کے گھر سے فرار کرے اور پکڑی آوے تو بعد اطلاع حکام شہر کے شوہر کو اختیار ہے
کہ طلاق دیوے یا اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے اور خود دوسری شادی کرے اگر کسو مرد کے بیاہتا
نکل جاوے تو واجب القتل ٹھہرتی ہے اور اگر کسی عورت کا شوہر پردیس مین جاوے اور تین برس تک

اوسکی خبر مطلقاً نہ پہنچے اوسوقت حکام شہر کو اس بات کی اطلاع کرنی اوس عورت پر واجب ہے
اون سے اجازت حاصل کرکے دوسرے کے ساتہ شادی کرسکتی ہے لیکن اگر اطلاع نکرے اور دوسرے
کے ساتہ کسیطرح سے پہنس جاوے تو شوہر کے مستغیث ہونے سے قتل کی جاتی ہے + اگر کوئی
حاکمان شہر یا عملۂ معتبرین میں سے اوس صوبے کے کہ جسکے ذمے سرکاری علاقہ کچہ تفویض ہووے
کسیکی بیٹی کے ساتہ بے اطلاع سرکار کے عقد کرے نکاح اوسکا ردّ و باطل متصور ہوتا ہے اور نوکری
کے علاوہ مجرمانہ بانوس کے تلوون پر پہرائے کی مار ایسی پڑتی ہے کہ چہ مہینے چلنے پہرنے سے معذور
رہتا ہے اور اس قانون کی نگہداشت صرف اسی دور اندیشی سے ہے کہ کوئی ناظم یا صاحب
حکومت شادی کا رشتہ کسی امیر سے محکم کرکے سلطنت مین فساد نہ اوٹھاوے + دو بہائی
دو بہنون کو شادی نہین کرسکتے اور اگر ایک مرد کا بیٹا یا بیٹی بی بی سے ہو اور اوسکی مان کے
انتقال کے بعد باپ کسی ایسی رانڈ سے نکاح کرے کہ جسکے پہلے خاوند کیطرف سے بیٹا یا بیٹی ہو
تو دونون کے پہلی شادی کے لڑکون مین نکاح ناجائز ہے + چونکہ مملکت ختا مین وہ قدیم دستور
باقی ہے کہ ہر خاندان مین جو بزرگ ہو اوسکے تابع سب رہین اسیلئے قانون ہے کہ ہر گہر کی نیکی
بدی کا جوابدہ رئیس خاندان ہوتا ہے اور باپ کا اتنا بڑا اختیار اپنے فرزندون پر ہے کہ بجبر بیسوا
اور نٹ اور نقال اور اسیطور کے پیشہ والون کے جسکے ہاتہ چاہے اونہین اگر بیچ ڈالے تو بیچ
سکتا ہے اور کوئی مانع نہین ہوسکتا لیکن مان اپنے بیٹون پر یہ ستم نہین کرسکتی کیونکہ ختائیون
کے حساب مین مستورات کی عقل کی کچہ گنتی نہین ہے + ختا مین بے اولاد شخص کم بخت کہلاتا ہے
اور متبنی کرنیکی دو صورتین ہین اول یہ کہ کسی غیر کے لڑکے کو مول لیکر اپنا نام اوسکو دینا اور تمام
مال و متاع اوسکو سونپنا جائز ہے اور دوسری یہ کہ مثلاً تین حقیقی بہائی ہین اور اونمین سے
ایک کے تین بیٹے ہین اور دوسرے دونون بے اولاد ہووین تب جنکے لڑکے نہین ہین وے
بڑے بہتیجے کے سوا اور دوسرے دونون بہتیجون کو متبنی کرسکتے ہین کیونکہ جس طرح سے قوم ہنود
مین بڑا بیٹا اپنے باپ کی لاش جلاتا ہے اور کریا کرم کرتا ہے اوسیطرح ختائیون مین بہی

بڑا بیٹا باپ کے دفن کا اہتمام کرتا ہے اور تین برس تک ماتم کے رسومات بجالاتا ہے * باپ کے مال
ومتاع کا وارث بیٹا ہوتا ہے لیکن اگر سرکاری عہدہ باپ کے ذمے قبل مرگ کے تھا اوسکا مستحق
بیٹا نہین کیونکہ ختا مین علم وفضل کی قدر ہے اور جسکی جو بات اوسکی ساتہ ہوتی ہے اس دستور کو اہل
کمال تعریف کرتے اور سب ہنرمند جانتے ہین لیکن در اصل حکما نے عقل اور دور اندیشی کو اس قانون مین
جگہ دی اور جہان دوسرے اسباب مملکت ختا کی بقا کے ہین وہان اس دستور کو بھی سب سے بزرگ سمجھنا
چاہیے * ختا مین بلوغ کا کوئی سن مقرر نہین کیونکہ باپ کے جیتے جی سب لڑکے اگر سو برس کے
بوڑھے ہوں تو نابالغ سمجھے جاتے ہین اور باپ اپنے وصیت نامہ مین جسکے حق مین جو لکھ جاوے
وہی ظہور مین آوے * لیکن بے وصیت کیے اگر مرے تو سب بھائیون کو برابر حصہ ملتا ہے لونڈی
غلام کی خرید وفروخت ختا مین جائز ہے لیکن صرف زر خریدہ پر خریدار کا اختیار ختم ہے اور اگر
کوئی شخص اپنے غلام کی جورو بیٹی پر ہاتھہ ڈالے واجب القتل متصور ہوتا ہے اور سب سے زیادہ
انصاف کا یہ قانون ہے کہ بونے اور کاٹنے کے موسم مین کسان کو کسیطرح کے قرض کی بابت
کوئی گرفتار نہین کرسکتا اور ایسے ایام مین اگر فی المثل فغفور کا بھی فرمان آوے تو ٹل جاوے *
سوائے ان قوانین دیوانی کے جو راقم نے مختصر عرض کیے سولہ اور قانون ہین جو بطور نصائح کے
جاری ہین اور چونکہ یہ قوانین استحکام وپایداری مملکت کے لیے بمنزلہ بیخ وبنیاد کے ہین لہذا حکام
شہر پر حکم ہے کہ پندرہوین روز بر سر بازار خلائق کو جمع کرین اور ان سولہ نصیحتون کو سنا دیوین
اور سب حقیقت کی شرح کرین اور انکے عدول کرنے اور نہ ماننے کے مفاسد اور بجالانے کے
فوائد بیان کرین تاکہ عوام الناس ترک رذائل وکسب فضائل کرین اور ان قوانین کی پیشانی
یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے باپ مان اور بڑے بھائی یا جو بزرگ خاندان ہووے اوسکی تابعداری
ہر امر ونہی مین اسطرح چیر بجالانا چاہیے کہ اونکی مرضی سے اپنی نشست وبرخاست متعلق ہووے
اور جسطرح جیسے انسان کے بدن مین روح کے ارادہ سے جسم کے حرکات وسکنات ہین اوسیطرح ہر
شخص کو لازم ہے کہ بزرگون کی مرضی کو گویا اپنے تن کی جان سمجھے اور بے رضا بزرگون کے

دوسری طرف جنبش نکرے کیونکہ بزرگون کے حکم کو خدا کی مرضی قیاس کرنا چاہیے اور چونکہ خدا کا بیٹا فغفور ہے اور تمام لوگ فغفور کے لڑکے ہین اور خدا کا حکم فغفور مانتا ہے اس سبب سے فغفور کا حکم سب رعیت مانتی ہے اس لحاظ سے ہر بزرگ کی مرضی کے موافق کام کرنا عین خداوندتعالی کی رضا کو بچشم بجالانا ہے اور جو شخص اس امر کا منقاد و مطیع ہوا دنیا و عقبی مین سرخ روئی حاصل کی کیونکہ جو اپنے بزرگون کی مرضی پر چلا وہ خطا و قصور سے بچا اور خدا کا پیارا ہوا اور جس نے بغاوت کی اوس سے خطا سرزد ہوئی اوسکے عوض یہان جو سزا ملی سو ملی اور عاقبت بھی بُری ہوئی اور اوسکی شان پر آیہ خسر الدنیا والآخرۃ صادق آیا * دوسرا قانون یہ ہے کہ اپنے بزرگ جو جہان فانی سے گذر گئے ہین اونکی یاد ساتھ تکریم و تعظیم کے رکھنے اور اونکی قبرون کی رسومات بجالانے سے نشان سعادتمندی کا ہے اور جسکو ان باتونکا خیال رہیگا وہ بزرگون کی نصیحتون کو مانیگا اور خطا نہین کریگا * تیسرا قانون یہ کہ لڑنا یا جھگڑنا اور دوسرےکے قضیہ کو مٹانہ دینا بُرا ہے * چوتھا قانون یہ کہ کسان اور ریشمی اور سوتی کپڑے کے بننے والون کی زیادہ قدر کیا چاہیے کیونکہ غذا و پوشاک جو سب سے مقدم ہین انہین دو فرقون سے ملتی ہین * پانچوان قانون یہ کہ پرہیزگاری اور کفایت شعاری ہر شخص کو لازم ہے کیونکہ ایک سے سلامتی جان کی اور دوسرے سے حفاظت مال کی متعلق ہے * چھٹوان قانون یہ کہ مدارس اور تعلیم گاہون کی ترقی کی تدبیر کرنی ہر شخص کو لازم ہے کیونکہ اگر لڑکے بے تربیت رہے تو برباد ہووے * ساتوان قانون یہ کہ ہر شخص اپنے بزرگونکے پیشہ کو اختیار کرے کیونکہ ایک آدمی سے ایکہی کام خوب ہوتا ہے اور ایکہی فن کی تکمیل مین مدت العمر چاہیے * آٹھوان قانون یہ کہ جو شخص طرز جدید و مذہب نو خلاف دستور بزرگونکے جاری کرے اوسکو فورا نیست و نابود کرنا چاہیے کیونکہ اوسنے بزرگون کی عقل کو ہیچ جانا اور اونکی وضع و دستور پر چلنے کو ننگ و عار سمجھا اور کیا اونہین یہ بات نہین سوجھی تھی جو اوسکی عقل کی محتاجی رہی تھی پس اس شخص نے خطا کی اور خاطیون مین نامزد ہوا * نوان قانون یہ کہ چونکہ سزا کے خوف سے عوام بدی نہین کرتے اسلیے خواص کو لازم کہ ہمیشہ اون لوگونکے روبرو فغفور کے غضب اور قہر کا ذکر کرین

تاکہ وہ سب گناہون سے باز رہین * دسوان قانون یہ کہ ہر شخص کو ظاہر و باطن کی تہذیب حاصل کرنی چاہیے کیونکہ ایک سے دنیا کی بھلائی اور دوسرے سے عقبیٰ کی رہائی حاصل ہوتی ہے * گیارہوان قانون یہ کہ ہر شخص کو اپنے فرزندون اور چھوٹے بھائیون کو اچھی طرح سے تربیت کرنا چاہیے کیونکہ اگر اونکی تعلیم مین کمی ہوگی تو وہ اپنے بزرگون کے ساتھ بُری طرح پیش آوینگے * بارہوان قانون یہ کہ کسی پر بہتان نہین کیا چاہیے کیونکہ بہتان کار شیطان کا ہے * تیرہوان قانون یہ کہ اپنے گھر مین کسی مجرم بدنہاد شہر بدر کیے ہوئے کو لانا یا کسی طرح سے اوسکے ساتھ کچھ سلوک کرنا نیکون کے ساتھ برا کرنا ہے بقول سعدی **بیت** نکوئی با بدان کردن چنان است * کہ بد کردن بجاے نیک مردان * چودہوان قانون یہ کہ جسکا جو خزانہ مقرر ہے اوسکو حسب المعمول ادا کرنا چاہیے کیونکہ فغفور قبلہ گاہ رعایا کا ہے اور چونکہ اوسکا خرچ رعیت کی ادائے خزانہ پر موقوف ہے لہذا اس امر مین غفلت کرنی گویا اپنے والد کو ایذا دینی ہے * پندرہوان قانون یہ کہ ہر شخص کو حاکمان شہر کی مدد کرنی چاہیے تاکہ چور اوچکے اوٹھائی گیرے جیب کترے گرہ کٹے اور ہر طرح کے بدمعاش اپنے پیشہ کو نکرنے پاوین اور جو فعل بد کرین اوسکو گرفتار کرا دیوے کیونکہ ایسے امر مین حاکم کو مدد دینی اپنی بھلائی کرنی اور اون مردم آزارون کے ظلم سے سب کو بچانا اور اپنی جان و مال کو محفوظ رکھنا ہے * سولھوان قانون یہ کہ جو شخص لگام سرکش گھوڑے کے حوالے کرتا ہے مارا پڑتا ہے اوسی طرح سے مغلوب غیظ کا ہونا اور توسن طبیعت خود کام کی لگام ہاتھ سے چھوڑ دینی نامناسب ہے * الغرض اسی طور پر تمام مملکت ختا مین قوانین دیوانی امور مین جاری ہین اور راقم نے اپنی عقل کے موافق سبکی وجہ تسمیہ بیان کیا ہے فقط *

آٹھوان باب

فوجداری تقصیرون کی شرح اور اونکی سزا دینے کا بیان

ملک ختا مین جب کوئی شخص ارادہ فریاد کا کرتا ہے اپنے شہر کی فوجداری کچہری کے دروازہ پر جاکر جو نقارہ باہر و ہر ا رہتا ہے اوسپر چوب مارتا ہے فوراً اماندرین کے پیادے نکل آتے ہین

اور حال دریافت کرکے اسامی و فریادی کو مع گواہان طرفین کے حاکم کے آگے لیجاتے ہین اور
اوسیوقت خواہ رات خواہ دن ہو تجویز شروع ہوتی ہے اسلیے عین مملکت مین حکم ہے کہ جو دادخواہی
کے لیے آوے اوسکی دادرسی اور انصاف کرنے مین دیر نہووے کیونکہ مظلوم کی فریاد سننے
اور داد دینے مین جسقدر دیر ہووے گی اوسیقدر اوسکو زیادہ ایذا پہونچے گی اور مارے ہوے کو
مارنا اور ستم رسیدہ کو اذیت پوہنچانا خاتمہ مردم آزاری کا ہے * صرف دادبخشی اور انصاف
گستری کے لیے ہر صدر محکمہ کے خصوصاً فغفور کے دولت خانہ کے دروازہ پر نقارہ رکھا رہتا ہے
کہ جس گھڑی فریادی آتا ہے بلا تامل نقارہ پر چوب دیتا ہے اکثر اوقات یون ہوتا ہے کہ فریادی
کے چوب مارنے سے خود بدولت آپ ہی داد دینے کو نکل آتے ہین اور جس محکمہ کے قابل مقدمہ
کو سمجھتے وہین بھیج دیتے ہین اور ہمیشہ سے یہ چلا آیا ہے چنانچہ قدیم الایام مین کسی فغفور نے
اپنے دولتخانہ کی صدر ڈیوڑہی دروازے پر کیواڑ نہ لگوائے وزیرون نے سبب پوچھا فرمایا
کہ میرے گھر اور میرے دل کو کشادگی چاہیے تاکہ میری رعیت کو مجھ تک پہنچنے اور میرے دادرس
ہونے مین تامل نہووے القصہ جس وقت فریادی حاکم کے حضور آتا ہے زمین پر دو زانون بیٹھتا ہے
اوسوقت اوسکی سب سرگذشت سنتے کے اور بالکل حقیقت سمجھنے کے بعد حکم مناسب صادر ہوتا ہے
لیکن قبل سیاست کرنے کے اسامی سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری تقصیر کے موافق سزا ملی
اور تمہارا انصاف ہوا یا نہین اگر اوسنے جواب دیا کہ مین نے جیسا کیا ویسا پایا تو اوسیوقت
حاکم اپنے سامنے اقرار لکھواکے گواہون کو بلواکے سب ماجرا سنواکے سزا دلواتا ہے اور
اگر مجرم نے اوس انصاف کو نہ مانا اور اپنے کو باوجود ثبوت گناہ کے بیگناہ ٹھہرایا تو اوسوقت
مقدمہ کی نتھی حکام اعلی اکو سپرد کیجاتی ہے اور اسامی یا فریادی کو اختیار ہے کہ فغفور تک اپنے
معاملہ کو پہنچاوین غرض اسقدر تردد صرف بڑے امورون مین کیا جاتا ہے جسکی سزا قتل یا تشہیر
یا جلاے وطن تجویز ہو لیکن چھوٹے چھوٹے مقدمات کہ جس مین صرف زد و کوب مناسب ہے
تو اوس مین ماندرین فوراً سزا دلواسکتا ہے ختا مین زد و کوب کی سزا یون دیجاتی ہے کہ ہر حاکم کے

روبرو بالس کے پھراتے رکھے رہتے ہین اور ہر ایک مین عدد دس و بیس وغیرہ تا سو لکھے رہتے
ہین اور حاکم طرفین کی سنکر جس پھراتے کیطرف اشارہ کرتا اوسکو پیادے اوٹھا لیتے مجرم کو زمین
پر لٹا کے تلوے پر مارتے ہین اور دس ضرب سے پچاس تک چھوٹے قصورون کی سزا اور پچاس سے
سو تک جرم سنگین کے لیے مقرر ہین اور ایک قاعدہ ختا مین ایسا مروج ہے کہ اگر اور ملکون مین رواج
پاوے تو کسی پر کوئی تہمت نکر سکے اور وہ یہ ہے کہ جب نالش مین افترا ثابت ہوا تو حاکم کو ختیار
ہے کہ مفتری وہی سزا پاوے جو مجرم کو ملتی اگر قصور ثابت ہوتا اس سبب سے ختا مین افترا و بہتان
بہت تھوڑا ہے * تلون پر مارنے کی سزا ختا مین بہت مروج ہے اور اوسکی مار جسپر پڑتی ہے
اگرچہ ایذا اوسے بہت سی ہوتی ہے اور چندے چلنے پھرنے اوٹھنے بیٹھنے سے معذور رہتا ہے
لیکن اوسکی عزت مین فرق نہین آتا اور چونکہ فغفور اپنے وزیرون کو اکثر اسیطرح تنبیہ کرتے ہین
اس لحاظ سے ختائی اوس سزا کو سیاست پدری سمجھتے ہین * ایک قسم کی سزا گناہ کبیرہ کیواسطے
یہ ہے کہ ایک تختہ مربع چار ٹکڑون کا ہوتا ہے اور اوسکے بیچ مین ایک سوراخ آدمی کے سر کے
جانیکے موافق اور دو چھید بازو کے لیے دو کونون پر بنائے جاتے ہین مجرم کی گردن اور دونون
بازؤن مین ڈالکے کسی صدر جگہ مین جیسا سر بازار یا چوراہا یا بتخانہ یا شہر کے صدر دروازے پر اوسے
کھڑا کر دیتے ہین اور ایک پرچہ کاغذ پر اوسکا جرم لکھکر تختے مین لگا دیتے ہین اور تا ادائے میعاد
شب و روز اوس تختے کو نہین کھولتے اسیطرح وہ نابکار بازار بازار گلے مین لعنت کا ہار تشنہ و گرسنہ
سر و پا برہنہ تلوے پارہ پارہ مارا پڑا پھرتا ہے اور اگر کسی نے کھانے پینے کو دیا تو کھا پی لیا ورنہ
اپنے ہاتھون سے معذور سونے سے مجبور سب طرح سے لاچار و خوار و زار دو دو ہفتے اور کبھی چھہ
اور اٹھہ اور کبھی دس اور بارہ ہفتے یونہین رہتا ہے سوا اسکے جیسا جرم ویسا ہی وزن اوس
لکڑی مین ہوتا ہے غرض پانچ پنسیری سے کم اور دس پنسیری سے زیادہ نہین ہوتا لیکن بہت سے
قیدی اس سزا کی میعاد سنگین مین ہلاک ہو جاتے ہین غرض بچنے اور میعاد تمام ہونیکے بعد حاکم
شہر کے روبرو لیجاتے ہین اور اوس لکڑی کو گلے سے اوسکے اوتار کر بانس کی بیس ضربین مارتے ہین

اور ایک داستان طویل نصیحت اور ملامت کی سناکر اوس عذاب سے رہائی دیتے ہین اور اگر پھر کبھی
اوسیطرحکے جرم مین گرفتار ہوے تو میعاد زائد ہوتی ہے اور دس ہنسیری کی لکڑی گلے مین اوسکے
ڈال دیجاتی ہے اوسوقت اوسکی پوری کتّے کی موت ہوتی ہے اور اگر ایسا سگ جان ہو کہ سب
بلا کو جھیل اور مصیبت جھیل کر جیا تو پیشانی اور دونون گالون پر گرم لوہے سے داغ دیتے ہین
اور گناہ کبیرہ کے لیے جلاے وطن کی سزا مقرر ہے اور جو مجرم اس قابل ہوتا ہے تو اوسکو
ملک تاتار کے کسی اجڑے دیار مین بھیجدیتے ہین اور اوسکو اختیار ہوتا ہے کہ اپنے اہل و عیال
کو ساتھ لیجاوے اور وہان خانہ داری کرے اس سزا کو ختائی بہت سخت جانتے ہین کیونکہ
آبا و اجداد اور بزرگون کی قبرین اونکے جانے سے برباد ہو جاتی ہین اور اونکی پایتی مین پانو پھیلاکے
آرام سے سورہنے کی امید جاتی رہتی ہے سوا اسکے **بیت** خشتِ وطن از تخت سلیمان خوشتر*
خارِ وطن از سنبل و ریحان خوشتر* اور کسکا جی چاہتا ہے کہ اپنے یگانے دوست آشنا مدت کی
صاحب سلامتی اور راہ گھاٹ کے اتفاقی دفعۃً چھوٹ جاوین اور پھر اونکی صورت دیکھنے اور
دوستی کا دم بھرنے اور اپنے ہمنشینون اور یارون مین بیٹھکر دل لگی کرنیکی امیدین بالکل منقطع
ہو جاوین اگر وے بیچارے انقلاب روزگار کو برحق جانکر سفر و حضر کو یکسان سمجھین تو جہان پر
جا بیٹھین اوسیکو اپنا گھر جانین بقول سعدی **شعر** مسند خاطر خود را بہیچ یار و دیار* کہ بر و بحر
فراخ ست و آدمی بسیار* اس سمجھ کے آدمی کو چاہیے وطن سے کچھ رنج نہووے اور فراق
کی سے ایک ایک دن قیامت کیطرح نگذرے لیکن حکیم مطلق کی حکمت کی بڑی دلیل یہ ہے
کہ طبائع مختلف ہین ورنہ اگر تمام اہل دنیا کی طبیعتین ہماری طرح وارستہ و آزاد ہوتین تو کارخانہ
الٰہی مین فتور واقع ہوتا اور انتظام خلائق کا درہم و برہم ہو جاتا* ختا مین قصاص تین طرح پر مروج
ہے اول سینہ کو تسمہ سے ایسا تنگ باندھتے ہین کہ دم گھٹ کر جان نکل جاتی ہے اور دوسرے
سر کاٹ ڈالتے ہین اور تیسری طرح مین دس ہزار ٹکڑے کرتے ہین* اول طرحکے قتل کو اہل
ختا موت باحرمت سمجھتے ہین مگر سر کو دھڑ سے جدا کرنا بدترین طرح سے مرنا جانتے ہین لیکن

فرنگستان مین امرا اور کبار سے جب کوئی قتل کیا جاتا تو سر کو تن سے جدا کرتے ہین اور پھانسی کی موت
کو بے عزتی کی موت جانتے ہین اس جہت سے یہ سیاست عوام الناس کے لیے مقرر ہے اور اہل ختا برعکس اسکے
سمجھتے ہین اور حق ہے کہ ہر ملک و ہر رسمے اور دس ہزار ٹکڑے کرنیکی سزا ایسے جرمون مین ہے جیسے والدین
کو زہر دینا یا او کسی طرح سے انکو ہلاک کرنا یا فغفور کے ساتھ بے ادبی سے پیش آنا مثلاً بلوا یا فتنہ برپا کرنا یا
اونکے ہلاک کا قصد کرنا ایسے مجرم کو بر سر بازار لا کے ایک کھمبے سے باندھکے کھڑا کرتے ہین اوسوقت
جلاد چھوری سے پیشانی کی کھال چھیل کر جبڑے پر ڈالدیتا ہے اور ہر جسم کی بوٹی بوٹی کاٹ کر چیلون
اور کوؤن کے کھلانے کے لیے ایک جگہ جمع کرتا ہے اور جب دیکھا کہ اس صدمے سے ہلاکت کے
نزدیک آیا تو بڑے بڑے اعضا کو گرہ گرہ اور بند بند سے جدا کرتا ہے اور آخر کو سر کاٹ ڈالتا ہے
بعد اسکے مقتول کے سر کو بلم کے نوک پر رکھ کے ہر گلی اور کوچے اور راہ گھاٹ مین لیے پھرتا ہے
اور اوسکے جرم سے لوگونکو آگاہ کرتا ہے اور چونکہ اہل ختا شہنشاہ کو باپ سے زیادہ مانتے اور اپنے
خاص والدین کو افضل بنی آدم سمجھتے اور اونکے گناہ گار کے لیے تمام دنیا کی سزا کم سمجھتے اس لحاظ سے
جو نہین جلاد اوسکے بالکل اعضا کے تراشنے سے فارغ ہو کر سر کو نیزہ پر لیکر لاش سے جدا اور
شہر مین کوچہ بکوچہ گشت کرنے اور لوگون کو دکھانے کے لیے روانہ ہوتا ہے فوراً ہزارہا خلقت
گوشت کی بوٹیون پر جھک پڑتی اور چیلون اور کوؤن کو کھلا دیتی ہے اور اگر کوئی خون کرے یا دنگے
لڑائی مین کسی کو مار ڈالے تو مجرم کا دم گھونٹ کر مار ڈالتے ہین لیکن اپنے اقربا کے قاتل کا سر
تن سے جدا کرتے اور اگر کسی طبیب کی دشمنی سے مریض ہلاک ہو جاوے اور اوسکی نالش ہووے
اوسوقت نہایت تحقیقات ہوتی ہے اور عند الثبوت دشمنی کے طبیب قتل کیا جاتا ہے اور
اگر نادانی سے دوا خلاف مزاج یا مرض کے دینا ثابت ہو تو وہی لکڑی جسکا مذکور ہوا ہے اوسکے
گلے مین ڈالی جاتی ہے اور دراز میعاد مع جرمانہ سنگین کے اوسکی نسبت مقرر ہوتی ہے ✣ والدین اپنے
لڑکے بالونکو نلووں کی سزا بے دست اندازی حکام کے دے سکتے ہین اور شوہر اپنی جورو کو اگر
مار پیٹ کرے تو اوسکی داد و فریاد نہین ہے لیکن اگر عورت شوہر پر ہاتھ اوٹھاوے یا گالی دیوے اور

خاوند حاکم کے پاس مستغیث ہووے تو سو ضربین تلووُن پر اوسکے ایسی لگتی ہین کہ مہینون چلنے پھرنے
سے معذور رہتی ہے زناکاری مین طرفین پر بانس کی مار پڑتی ہے اور دیوثون اور کٹنون اور شریرون
اور بدمعاشون کی اوسیطرح پر خدمت کی جاتی ہے جھوٹے چھپایئے جوڑ باز اور لڑاکر تماشا دیکھنے والے
اور بیلیے وغیرہ سب کا علاج حکام ختا ایسی کرتے ہین اور کف پا کی ایسی مار مارتے اور وہ لعنت اللہ
علے الکاذبین کی بانگ کا ایسا شور و غل مچتا ہے کہ سننے والے عبرت کی اُنگلیان کانون پر دیتے رہتے ہین
علی ہذا القیاس راشی اور مرتشی دونون کو سزا ملتی ہے کیونکہ راشی اسی ارادہ پر حاکم کو کچہ دیتا ہے جو
حق نکرے اور حاکم رشوت ستان بے ایمان ہوتا ہے * زندان کی سزا ختا مین نہین ہے کیونکہ جو
شخص محبوس ہوا اور ایکی زندان مین قید رہا لوگون کو اوسکے جرم پر آگاہی اور سزا سے عبرت نہین
ہوتی ہے اس لیے تشہیر کا رواج زیادہ ہے غرض جب تک مجرم زیر تجویز ہو تب تک وہ ایک خاص جگہ
مین نظربند رہتا ہے اور کسی چیز کی تکلیف نہین پاتا اور اوسکے عزیز و اقربا اور دوست و آشنا
سب کو حکم اوسکے پاس جانے اور صلاح دینے اور جی بہلانیکا ملتا ہے * ختا مین یہ بھی دستور ہے
کہ مجرم کی سزا کو اوسکے بدلے اگر کوئی دوسرا شخص آپ قبول کرے تو جائز ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے
کہ باپ کی سزا کو بیٹے نے اپنے اوپر لیکر باپ کو رہائی دلوائی ہے اور تھوڑے دن کی نقل ہے
کہ ایک ختائی کو جو حقیقت مین مجرم خطاکار تھا تلوون کی سزا دیجاتی تھی کہ اتنے مین اوسکا بیٹا
پانچ یا چہ برس کا یکبیک آ پہنچا اور اوس حال کے دیکھتے ہی بیتاب ہوکر فریاد اور غل مچایا کہ باپ
کی سزا مجھے دو اور اوسکی عوض اگر تمہارا جی چاہے تو ذبح کرو اور اپنے باپ سے لپٹ گیا اور
مار کھانے نہ دیا اور حاکم سے کہا کہ نہین صرف پچاس ضربین مارنے سے مطلب ہے پس جسقدر باپ
کیواسطے تجویز ہو مجھے مارو لیکن باپ کو چھوڑ دو غرض اوس بچے کی محبت اور جرأت کی قدر دانی
حاکم نے کی اور اوسکے باپ کو فوراً رہائی بخشی اور فغفور نے جب یہ ماجرا سنا اوس لڑکے کو بلوا کر بہت سا
پیار کیا اور بادشاہی مکتب خانے مین اتالیق معتبر کو سونپا اختیار فغفور کو ہے کہ جس مجرم کو چاہے
معاف کرے لیکن حکما نے یہ اجازت دیکر پھر یہ حکم کیا ہے کہ اسطرح کا رحم بہت کم کرنا چاہیے

اور اوسکی وجہ کو بوجہ احسن سعدی نے لکھا ہے * رباعی * پسندیدہ است بخشایش ولیکن * منہ بر ریش خلق آزار مرہم * ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار * کہ آن ظلم است بر فرزند آدم * لیکن اگر کسی بڈھیا کا صرف ایک ہی بیٹا رہے کہ اوسکی ضعیفی کا تکیہ ہووے یا کوئی بزرگ زادہ کہ جسکے باپ نے نام پیدا کیا ہوا ور وہ چشم وچراغ دودمان ووارث اپنے خاندان کا ہو کہ جسکے مرنے سے اوسکا گھر اندھیرا ہو جاوے تو ایسے ایسے مقام پر فغفور کو جب عرضی گذرتی ہے تو معاف ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا اتفاق ہووے کہ مقتول اپنے گھرانے کا یکتا اور قاتل بھی اپنے خاندان کا رئیس ہو اس حال مین قصور کو درگذر نہین کرتے کیونکہ انصاف اور عدالت اونکا مقتضا یہی ہے کہ ظالم کا حال مظلوم سا کیا جاوے *

* * * * * * * * * * * * * *

نوان باب

بیان مین معرفت حق پدری اور مادری کے اور تہذیب نفس اور تدبیر منازل اور سیاست مدن کے

ہر اقلیم مین دیوانی امور کے قوانین ہین تا کہ ہر شخص کو حق وناحق کی شناخت ہووے اور قتل و سیاست کے باب مین آئین ہین تا ہر شخص کو کسب فضائل کے نتیجے دریافت کرنے سے عبرت ہووے اور تیسری قسم کا دستور العمل بجز ختا کے اور کہین نہین کیونکہ وہان حق پدری ومادری بھی مثل قانون کے بلکہ مذہب کا رکن اور دنیا وعقبیٰ کی بہتری کا وسیلہ سمجہا جاتا ہے اور اوس مملکت کی بزرگی اور پایداری کا ایک بڑا سبب یہی ہے کہ تہذیب نفس اور تدبیر منازل اور سیاست مدن کا کمال اوسی ملک پر ختم ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک کے رہنے والون کے آثار واعمال تمام حکمت عملی ہون تو اوس ملک کا نتیجہ سوا ترقی اور آبادی اور پایداری اور استواری کے کیا کیا مترتب ہوگا اور مخفی نرہے کہ ختا مین والدین کے حق کی معرفت اور فرزندون کی اطاعت اور محبت ہزارون برس سے چلی آتی ہے اور حالانکہ کئی بار ایسے بلوے ہوے کہ شاہنشاہ کا خانوادہ بالکل مستاصل کیا گیا اور دوسرا وارث تاج وتخت کا ہوا اور پہلے دفعہ قبلا خان قوم مغلیہ تاتار کے سردار کی ایسی یورش اوس ملک پر ہوئی کہ سو برس تک اوسکی اولاد نے ختا مین شہنشاہی کی

اور حالانکہ بعد سو برس کے جب ختائیون نے بلوائے عام کر کے مغلون کو نکالا اور اپنے ملکیون
مین سے پھر بادشاہ بنایا بعد اوسکے ایک سو چہتر برس ہوئے کہ پانچو تاتار کے سردار نے تخت ختا کو
چھین کر اپنی سلطنت کو قائم کیا چنانچہ آجتک اسکے گھرانے مین سلطنت و فرمانروائی قائم ہے
باوجودیکہ یہ سب کچھ ظہور مین آیا اور دفتر کا دفتر پریشان ہوگیا لیکن جسطرح سے پانی کا سیلاب
آتا اور بہ جاتا ہے اور زمین جیسی تھی ویسی رہتی ہے اوسیطرح سے ختا مین باوجود کئی بار کے تفرقہ
کے قدیم رسومات و دستورات جو بیخ و بنیاد سلطنت ہین اون مین کبھی فرق نہ آیا اور تاتاری
جو آئے باوجود اسکے کہ مالک ہوے اور چاہتے تو اصلی باشندون کے درمیان اپنے اطوار و رسومات
جاری کرتے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ مغلوب غالب کی سی نہ کہتے سنتے کیونکہ فحوائے النّاسُ
عَلیٰ دِینِ مُلوکِہِم اس امر مین ناطق صادق ہے لیکن قبلا خان مغلیہ تاتار کے سردار نے اور چھجی خان
مانچو تاتار کے فرمان فرمانے بھی ختا کے رسومات اور دستورات کو ایسا بہتر جانا اور اپنی حکومت
کا قیام اسطرح پر اونکی موافقت سے متعلق سمجھا کہ غالب اور مغلوب جن مین مار گزیدہ اور آزار رسیدہ
کی نسبت ہوتی ہے مثل شیر و شکر کے مل گئے یہان تک کہ اگر ختا مین اصلی باشندون اور تاتاریون
مین تمیز کرنی چاہیے تو کیا مجال بلکہ محال ہے الغرض جہان اور دستور ختائیون کے اہل تاتار
نے اختیار کیے ہین افضل اور مقدم اونکا حق شناسی والدین کو ملحوظ رکھنا ہے اور جو کہ راقم نے
اس باب کے عنوان مین لکھا ہے کہ حکمت کی تینون قسمین تہذیب اخلاق اور تدبیر منازل اور
سیاست مدن ختا پر ختم ہے سبب اسکا یہی ہے اسواسطے اوسکے لیے دلیل و برہان کی ضرورت
نہین ہے اور معلوم کیا چاہیے کہ سلب رذائل اور کسب فضائل سے تہذیب نفس حاصل ہوتی ہے
اور جس قوم مین فرزند کے حق مین حق گذاری والدین کی دفتر سعادت و کرامت کا جزو اعظم ہے
یہان تک کہ فرزند کو لازم ہے کہ اپنی تمام حرکات و سکنات کو بزرگوارون کی مرضی پر منحصر رکھے
اور اوسکو اس سے چارہ نہووے تو ممکن نہین کہ وہان رذیلت کی عادت ہووے اور حالانکہ دنیا
مین بعضی بہائم مثل انسان کے اپنے فرزندون کو چوری اور اپنی شرارتین سکھاتے ہین لیکن اکثر

یونہین ہے کہ والدین اگر خود بڑے ہووین لیکن اپنی اولاد کو حتی الامکان آپ سا نہین ہونے دیتے
کیونکہ قاعدہ دنیوی متعلق فضیلت محبت سے یہ ہے کہ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اپنے پیارے
علی الخصوص کہ آوارہ فرزند دلبند کے آفرین نہ نفرین کا زبان خاص و عام پر جاری رہے علاوہ
اسکے عادت طبیعت ثانی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس ملک مین آبادی دنیا سے آج تک کروڑون خلقت
افراد انسانی کے ہر فرد بشر کا بادشاہ سے غلام تک یہی دستور چلا آتا ہو کہ اپنے والدین کی اطاعت
کو ہر امر مین مقدم سمجھے وہان کے لوگون مین رذائل اور عیوب بہت کم ہوتے تیسرے ختا کے حکما
قدیم نے والدین کی قدر کرنے کے باب مین رشتہ تقریر مین عجب خوبی سے گوہر نصیحت کو پرویا ہے
اور اون بزرگوارون کے ایک قول کے معنی یہ ہین کہ جو فرزند اپنے والدین کی اطاعت کا دم بھرتا ہے
وہ اگر اونسے جدا بھی ہو تو اونکو اپنے نزدیک بلکہ اپنی آنکھون کے سامنے سمجھکر حاضر و غائب
اونکی نصیحتون پر عمل کرتا ہے اور اوسی ایک حال پر رہتا ہے اور دوسرے ایک قول کا ترجمہ اگرچہ
طول ہے لیکن اوسکے مطلب کا لب لباب راقم نے یہ نکالا ہے کہ فرزند مثل پروانے کے اور والدین
مانند شمع کے اور جسطرح سے پروانہ شمع کی پشت و رو دونون کو یکسان جانکر محبت کے دائرے
مین مرکز کے مانند ایک حال پر رہتا ہے اسیطرح سے والدین کے حضور اور غیبت مین فرزند سعید
کی الفت اور اطاعت کا ایک سا حال ہوتا ہے اور ایک حکم یہ ہے کہ جب والدین کے گھر مین
رنج ہووے تو بیٹا نہ کسیکو مدعو کرے اور نہ آپ دعوت مین جاوے اور جب وے بیمار یا کسلمند
ہووین تو فرزند پر خواب و خور حرام ہووے سوا اسکے بسبب حکم حکما کے یہ رسم ہے کہ فرزند سعادتمند
شام و سحر والدین کے رہنے کی جا پر جاکے اپنی آنکھون سے دیکھتا اور کانون سے سنتا ہے
کہ اونہین کس چیز کی ضرورت ہے اور قبل گھر سے باہر جانے اور بعد پھر آنے کے ہر شخص
کو واجب ہے کہ اپنے والدین کو رسم ملک کے موافق سلام کرے اور آداب بجالاوے اور خیر و عافیت
پوچھے الغرض یہ ایک حکم عجیب حکماء ختا کی نازک خیالی پر دال ہے کہ فرزند کو لازم نہین کہ
اپنے والدین کے آگے بڑھاپے کا ذکر کرے چونکہ حکماء ختا اپنے کسی قول مین وجہ اپنے کسی دعوی کی

کبھی بیان نہین کرنے اور صرف ایک سخن متین مختصر کہ اوسکو قاعدہ کلیہ سمجھنا چاہیے زبان سے
نکالتے ہین اور ہر شخص اپنے مذاق کے موافق اوسکی شرح کر لیتا ہے حسبطور سے موتی کے دانے
اپنے اوصاف کے بیان مین گونگے ہین اور خواہندہ وجوئندہ کی قدردانی پر اونکا مول موقوف
رہتا ہے اس لیے راقم نے اس فقرہ لطیف کے یہ معنی اپنی عقل کے موافق پیدا کیے ہین کہ بڑہاپے
کا ذکر لب گور کا تذکرہ ہے اور اندہے کوے کا نام کوئی کبھی چاہ سے نہین سنتا ہے چنانچہ
مثل مشہور ہے * پیری وصد عیب چنین گفتہ اند * اہل خرد دور ثمین سفتہ اند * اس لحاظ سے
اوس موسم خزان کا ذکر زبان پر لانا غنچہ دل کو خار خار کرنا اور آزار دینا ہے * جب ہتھیلیان سوکھ
گئین اور آنکھین تر ہو کے بہنے لگین سینہ دبلا اور پیٹ موٹا ہوا حرص کی آگ دل مین بھڑکی اور
ساتہ ہی اوسکے مایوسی کی سردی عضو عضو مین پھیلی اور جسوقت بیماری پیش خدمت ہو کے آئی
اور بیداری خواص ہو کے سرہانے بیٹھکے سر دابنے لگی اور بیقراری پائینتے کیطرف چپی کو بیٹھی
فکر نے قصہ خوانی شروع کی اور ہوا وہوس پنکھا کر کے جگر کی گرمی دور کیا کرتی زیادہ تر خرمن آسودگی
پر صاعقہ بیقراری کا گرتا ہے اسی کو پیری کہتے ہین چنانچہ نظامی گنجوی کہ گنجور سخنوری تھا فرماتا ہے
بیت دریغا کہ عہد جوانی گذشت * جوانی مگو زندگانی گذشت * العرض ایسے وقت کا ذکر
کرنا حقیقت مین باعث ملال وافسردگی اور خلاف راحت وعشرت زندگی ہے کیونکہ ذکر رنج کا
نصف رنج ہے جیسا ذکر عیش نصف عیش مشہور ہے اور غمگسار وہی ہے جو رنج کو بھلا دے
نہ کہ یاد دلا دے * خیا مین ہزارون کتابین والدین کی اطاعت کے باب مین لکھی گئی ہین اور
اون نصیحتون کی اگر صرف فہرست لکھی جاوے تو ایک دفتر ہووے لیکن ایسی تحریر کے
پڑہنے مین زیادہ اوقات صرف ہووے اور جاہل کے واسطے تفسیر چاہیے اور عاقل کو
یہ اشارہ کافی ہے کہ جو قواعد وآداب عزت وحرمت والدین کے باب مین مرقوم ہین اونمین
کوئی بات فروگذاشت نہین ہوئی اور تعظیم وتکریم کرنے اور بعد ذات پروردگار کے اوسکے

برسون رہتا
اور یہ کچھ علم
ہر روز دربا
کے معمو
اپنے م
جب با
دو

ہے اور تاوقتیکہ طلبا اسمین امتحان کامل نہین دیتے دوسرے علم کیطرف رجوع نہین کر سکتے ہین
بے عمل نہین کیونکہ ملاحظہ کیا چاہیے کہ خود فغفور کسطرح پر عامل ہوتا ہے ٭ بعد صبح صادق کے
ری امرا چھوٹے بڑے دیوان عام مین حاضر ہوتے ہین اور فغفور کے تخت کے سامنے دو رویہ اپنے مرتبہ
ا کھڑے رہتے ہین اور جلوخانے مین نشان اور سارا سامان مرتبہ شاہنشاہی کا موجود رہتا ہے اور جسوقت فغفور
علسرا سے برآمد ہوتا ہے مجرائی سب مجرا کرتے ہین اور وہ ہوادار پر سوار ہو کر اپنی مان کے سلام کو جاتا ہے
باہر کی صدر ڈیوڑہی پر پونہچتا ہے سواری سے اوتر کر پیادہ پا اندر کی طرف قدم بڑہاتا ہے دوسری
یوڑہی پر ارکان دولت فغفور کا ساتھ چھوڑ کر اپنے اپنے درجون پر کھڑے ہو جاتے ہین اور جب
فغفور آگے بڑہا تیسری ڈیوڑہی تک عزیز اور اقربا ہمراہ ہوتے ہین چوتھی پر جب پہنچتا ہے
دروازے پر کھڑا ہو کر خواجہ سرا کی زبانی والدہ کی حضور مین عرض کرتا ہے کہ فدوی مجرے کے لیے
حاضر ہو کر امید سرفرازی کی رکھتا ہے اوسوقت اوسکی مان تخت پر جلوس کر کے پروانگی حاضر
ہونیکی دیتی ہے اور جو نہین پردہ اوٹھا اور فغفور سامنے آیا خواجہ سرا جو داروغہ دیوانخانہ ہے
باواز بلند پکارا کہ سجدہ کرو فغفور سنتے کے ساتھ ہی والدہ کے مقابلے مین تین سجدے متواتر کرتا ہے
اور اپنی اپنی جگہون پر اقربا اور وزرا باہر کی ڈیوڑہیون پر تین دفعہ سجدے مین آتے ہین اور جب
یہ تین سجدے ہو چکے میر بار یعنے داروغہ دیوانخانہ پکارتا ہے کہ اوٹھو اور آگے بڑھہ کے پھر تین
دفعہ سجدہ کرو اوسوقت فغفور گردن نیچی کیے ہوے اوٹھتا اور تین قدم آگے بڑھکے پھر تین سجدے
بجا لاتا ہے اور تیسرے سجدے مین سر زمین پر سے نہین اوٹھاتا جب تک کہ میر بار نہین پکارتا کہ
اوٹھو اور آگے بڑھکے پھر تین دفعہ سر کو زمین سے لگاؤ یہ سنتے ہی فغفور اور اوسکے عملہ جلوس اپنی
اپنی جگہ پر سجدہ کرتے ہین اور سجدے کیوقت خواجہ سرا بیگم کے حضور مین دوسری عرضی اس
مضمون کی دیتا ہے کہ شاہزادے کو اب رخصت عنایت ہو اوسوقت وہ اوٹھکر اندر جاتی ہے
اور فغفور سجدہ گاہ سے سر اوٹھا کے اپنی والدہ کے خالی تخت کی طرف منہ کیے ہوے پس پا
پھر کر ڈیوڑہی سے باہر نکلتا ہے اور سب اقربا ساتھ ہوتے ہین بعد اوسکے امرا اور وزرا شامل

ہوکر باہر کو آتے ہین اور جب تک فغفور پہلی ڈیوڑہی کے باہر نہین پونہچتا پیادہ پا رہتا ہے
غرض جب فغفور اپنی مان کے حضور سے رخصت ہوتا ہے اوسکی بیاہتا بی بی اپنے سامان کروفر
کے ساتہ ساس کے حضور مین مجرے کو حاضر ہوتی ہے اور اوسی طور پر سجدہ کرتی اور بعد اوسکے
اور بہوئین اور حرمین اور خواصین محل کی اور ستوراتین اپنے اپنے مرتبے کے موافق آتین اور سجدہ
کر کے جاتین ہین اور جسوقت عورتین سلام سے شرفیاب ہوتین اور اس سعادت خاص سے
سعادت دارین حاصل کرتین ہین اسی عرصے مین فغفور اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوتا اور اقربا اور
امرا درجہ بدرجہ مجرا کرتے ہین الغرض جب ملک مین خود بادشاہ اپنی والدہ کی اگر جیتی رہی یا کہ
اوسکے باپ کی پہلی بی بی جو ہووے اوسکا اسطرحپر احترام کرتا ہے تو رعیت کو بھی اوسیطرح
لازم ہے کیونکہ الناس علی دین ملوکہم ایک اور دستور ختا مین ہے کہ اوسکے باعث سے باپ
اور ماکی تعظیم اور تواضع کا آوازہ ہر ملک مین پونہچا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے بیٹے نے نام و
نشان پیدا کیا اور کوئی منصب اوسکو ملا اور اوسکا باپ زندہ ہے تو امرا مین داخل کیا گیا اور
بیٹے کے لیے جو خطاب مناسب ہے اسو باپ کو ملا اور اگر فوت ہو گیا ہو تو لوح مزار کو بدل دیتے
ہین چنانچہ ایک نقل ہے کہ زمان قدیم مین ہیچوآن کسی مرد غریب اور گمنام نے جب فوت کی
اوسکے بیٹے نے فغفور وقت کے حضور مین درخواست دی اور اپنے والد کے لیے خطاب
چاہا اگرچہ باپ کا کچہ حق سرکار مین نہ تھا لیکن بیٹے نے بہت خدمتین کی تھین اور جبکہ بادشاہت
اوئی مین کہ منجملہ کئی سلطنتون کے تھی جو اوس ایام مین ملک ختا مین قائم ہوئی تھین سخاوت
وجرأت اور عدالت اور حکمت کے سبب سے منصب وزارت کو حاصل کیا تھا اور قحط مین ایکدفعہ
لاکھون من اناج اپنے مال سے غریبون کو کھلایا تھا اور جبکہ سلاطین اطراف نے متفق ہوکر
ایکبار اوسکے خاوند کے ملک پر یورش کی تھی اوس وزیر نیک تدبیر نے خاوند کی خیرخواہی
مین اپنی جان اور عقل ایسی لڑادی تھی کہ اوسکی بادشاہی بچ گئی غرض چونکہ ان نیکنامیون
کے سبب سرکار شاہی مین اوسکا بڑا حق تھا اس لیے جب کہ اوسکی درخواست اوسکے والد

کے باب مین گذری فغفور کے حضور سے ختائی زبان مین اس مضمون کا فرمان صادر ہوا کہ
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے برخوردار نیک کردار یاد رکھو جسوقت کہ قحط نے اوئی کی بادشاہی
کو ویران کیا تھا اوسوقت تمہارے باپ نے بھوکھون کو کھلایا اور پیاسون کو پلایا تھا
اور نہایت سخاوت ظاہر کی اور جب وہ بادشاہی ظالمون کے ظلم سے قریب تباہی کے تھی
تمہارے باپ نے ایسا بندوبست کیا کہ اوسکے خاوند کا تخت و تاج قائم رہا اور جسوقت سے
سلطنت اوئی کے انتظام کی لجام تمہارے باپ کے ہاتھ مین آئی ایسے قوانین جاری کیے
اور اس طرح سے صغیر و کبیر اور امیر و فقیر کو آرام پونہچایا اور اطراف و جوانب کے بادشاہون
سے ایسا اتحاد پیدا کیا کہ اونکی دوستی اور صلح کے سبب سے سب کو فائدہ عام پونہچا الغرض
ان سب خدمتون کے لحاظ سے تمہارے والد مغفور کے لیے ہمارے حضور سے دانا
نیک کردار اور نمک حلال کا خطاب عطا کیا گیا ٭ لطیفہ یہ ہے کہ یہ تمام نیکیان جو بیان
ہوئین بیٹے نے کی تھین اور باپ بیچارہ ایک شخص گمنام محض تھا اس فرزند رشید کی بدولت
نام اوسکا روشن ہوا اگرچہ یہ دستور کہ بیٹے کی نیکنامی سے باپ کی ناموری ہو بادی النظر
مین اقتضاے انصاف سے بعید معلوم ہوتا ہے لیکن غوض کرنے سے راقم کی دانست
مین یہ نکتہ پیدا ہوا کہ حکما کو اس دستور سے یہ منظور تھا کہ باپ اپنے بیٹے کی تربیت جی
لگا کے کرے تاکہ اوسکے وسیلے سے دونون کو سرخروئی حاصل ہووے اور دوسرے
یہ کہ خاص و عام پر ثابت ہو کہ باپ کا ایسا مرتبہ ہے کہ بیٹے کی نیکی اوسی کی طرف عاید ہوتی ہے
اور نیک تربیت کا ثمرہ اچھا ہوتا اور اس امر کے بانی کو فائدہ عظیم پونہچاتا ہے جسطرح سے
کھیت کا محاصل زراعت کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے اور درختون کو کچھ فائدہ اپنی
باروری سے نہین ہوتا ہے بہر حال جس نظر سے دیکھیے یہ دستور فائدون سے خالی نہین ہے ٭
حکیمون نے جو ایک حکم دیا ہے اوسکے تعمیل مین قصور و فتور کمتر ظہور مین آتا ہے کہ صبح صادق
سے قبل لڑکے اپنے والدین کی آرام گاہ مین جائین اور اونھین اوٹھا کر ہاتھ منہ دھلائین

اور ضروری خدمتین کرین اگر اور اقلیمون کے دستور کے موافق ختا مین بھی ہوشیار بیٹے کا
گھر باپ سے جدا ہوتا تو اس حکم پر عمل کرنا دشوار ہوتا لیکن اس ملک کا قاعدہ کلیہ ہے کہ آبائی
گھر مین پشت بہ پشت گذر جاتی ہے اور بزرگ خاندان جو زندہ رہتا ہے سارے گھر پر حکم
کرتا ہے اور اوسکی حد کے باہر زمین اور آسمان مل کے ٹوٹ جاوے لیکن اوس چاردیواری کے
اندر چاہیے کہ تنکا ہلے کیا مجال بلکہ محال ہے اور جہان یہ قیدین اور ایسا بند و بست و ضبط
و ربط خانہ بخانہ ادنی و اعلی امیر و فقیر سبکے یہان ہووے اوس مقام مین بدی کا آنا تصور مین نہین آتا
دوسرے ملکون مین لڑکے بالے اٹھارہ بیس برس کے جب ہوتے ہین بالغ کہلاتے اور بعد اوسکے
جو چاہتے ہین سو کرتے ہین اور اپنے نفع و نقصان کے مختار ہوتے ہین چنانچہ اپنے مان باپ سے
جدا ہو جاتے ہین اور اون مین سے ہزارون ایسے بے سعادت ہوتے ہین کہ والدین کی نصیحت
ہزل جان کے اوسپر ہنستے ہین برعکس اوسکے ختا مین لڑکا اگرچہ سو برس کا کیون نہو جاوے
باپ مان اور قرابت کے بزرگوارون کی حیات مین کبھی بالغ نہین کہلاتا ٭ غالب کہ اب اس
گمنام کے کلام سے وہ دعوی لا کلام اثبات کو پہونچا کہ ختا مین بسبب اطاعت والدین کے تہذیب
نفس حد کمال کو پہونچی ہے کیونکہ اس سے زیادہ کوئی امر صاف و عیان نہین ہے کہ جہان پر
ہر گھر مین لڑکا بچپن سے بڑھاپے تک تابعدار اور فرمانبردار بزرگون کا ہے اور اون لوگون
کے ساتھ ایکہی گھر مین اونکی آنکھون کے سامنے عمر صرف کردے تو غالب یہی ہے کہ اوسسے
کبھی کوئی بدی پوشیدگی مین بھی نہ کیجاوگی اور جب تک کوئی حرکت معیوب کی عادت نہین ہوتی
بدیون کے ساتھ اور رذائل مین داخل نہین ہو سکتی اس لیے یہ کہنا مبالغہ نہین کہ بہ نسبت اور
ملکون کے ختا مین خطا کم ہوتی ہے اور یون کون سا بشر ہے جو خطا و نسیان سے خالی ہے
علاوہ اسکے جس جگہ بدی سے لوگ اسطرح محفوظ رہین اور علم کا ایسا چرچا ہو کہ آج خاص ملک ختا
مین کرورون باشندون مین شاید لاکھ آدمی بھی جاہل مطلق نہین ہونگے پس تہذیب نفس
اگر وہان نہین ہے تو سارے جہان مین پھر کہان ہے اور یہ امر چونکہ صرف اسی تقریر سے

عاقل کے نزدیک ثابت ہے زیادہ گوئی کچھ ضرور نہین ÷ دوسرا قول اہل ہیچمدان کا یہ ہے کہ تدبیر منزل ختا کے برابر کسی ملک مین نہین ہے اور منجملہ کئی سببون کے بڑا سبب والدین کی اطاعت ہے کہ اوسکے وسیلے سے تدبیر منزل نے وہان خوب رونق پائی ہے اور اسکی دلیلین اس کثرت سے ہین کہ گنجایش اوسکی اس کتاب مین نہو سکے اور سیاست مدن بھی اسی رسم کی بدولت ساتھ کمال انتظام کے منتظم ہے ان دونون امرون کو ایک ساتھ ثابت کرنا انسب ہے سمجھنا چاہیے کہ جسوقت حکماے ختا نے گھرانے کے بزرگ کو اپنے لڑکے بالے اور نوکر چاکر کے اوپر حاکم کیا تو اوس گھرانے کی نیکی اور بدی کی جوابدہی بھی اوسی شخص سے متعلق رکھی اور جسوقت اطاعت بزرگون کی خردون پر سب سے پہلے واجب ہوئی تو پھر یہ دوسرا امر بھی سہل ہوا اور ہمیشہ سے ختا مین اسطرحکی ذمہ داری رئیس خانہ سے متعلق رہی ہے اور ہر محلہ مین ایک شخص میر محلہ ہوتا ہے جسطرح سے ہندوستان اور بنگالے کی ادنی قومون مین ایک شخص چودہری کے لقب سے مشہور ہے اور اوسکو اختیار ہے کہ اگر کوئی حرکت کسی فرقے سے اوسکے پیشے کے خلاف صادر ہووے تو مجرم کا حقہ پانی بند کر دیوے الغرض مملکت ختا مین میر محلہ سے تمام محلہ کی خیر و عافیت کی کیفیت حکام شہر کے حضور مین پہونچتی ہے اور اوس شخص معتبر کو اختیار ہے کہ اگر اوسکے محلہ مین کوئی اجنبی آن کر کسی کے گھر اوترا تو اوسکے وطن اور بود و باش اور نام و نشان کی تفتیش کرنی واجب ہے اور اگر تحقیقات مین کچھ شبہہ واقع ہو تو تھانہ دار کے حوالہ کر دے اور نظر بند رکھے جب تک کہ اوس شخص کے آنیکا سبب اور وطن خاص کے چھوڑنے کی وجہ کما حقہ دریافت نہو یہ دستور اور ملکون کے لوگون کو ناگوار معلوم ہوویگا لیکن ختا مین اسکا خیال کوئی نہین کرتا کیونکہ ختائیون کو حب وطن بہت ہے اور اونکو اپنے بزرگوارون کے مزارون سے نہایت محبت ہے کبھی کوئی اونمین سے اپنی خوشی سے ترک وطن اختیار نہین کرتا اور اگر کسی شخص نے کسی سبب سے ایسا ارادہ کیا بھی تو لوگ آکر مانع ہوتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ تم اپنے بزرگوارون کو چھوڑ چلے اور یہ تمکو منظور ہوا کہ اونکے اصلی گھر برباد اور ویران ہوجاوین

اسواسطے اجنبی کو جب دیکھتے یہی خیال کرتے ہین کہ اِس شخص نے مفارقت وطن کی بے سبب
اختیار نہین کی میر محلون کو اِس امر کی تاکید ہے سوا اسکے اگر محلے مین بدکاری یا جوکہ بدچلنون
کی جمگھٹ کے لیے موضوع ہے کسی جگہ پر ہوا تو فوراً مجلس کو برہم اور صاحب خانہ کو قید کرنے کا
میر محلہ کو اختیار ہے الغرض ہر گھر اور ہر محلے کا ضبط و ربط یونہین ہے اور رئیس خانہ اور میر محلہ
کے اوپر کوتوال اور حاکم شہر معین ہین اور انکی کیفیت ماہانہ پیچین کے صدر محکمون مین لکھی
جاتی ہے اور اگر زیادتی تقصیرون کی معلوم ہوتی ہے تو فغفور کی درگاہ سے عتاب آتا ہے
اب منصفی کرنی چاہیے کہ میرے دونون قول اسی ایک بات سے ثابت ہین کہ اور ملکون
مین دستور ہے کہ مجرم کو سزا دینی کافی ہے اور کچھ ایسی تدبیر نہین ہوتی کہ جس سے جرم کرنیکی
راہ بند ہووے غرض ختا مین تکلف ہے کہ مرغ ختا کو ہمیشہ بے بال و پر رکھتے ہین او جب ان
اونسے ذرہ سا اوڑنے کا قصد کیا تو مقراض سیاست نے فوراً اوسکو لنڈورا کر دیا اور یہ مبالغہ
نہین کیونکہ جس صورت مین ہر خانہ کی نیکی اور بدی صاحب خانہ سے پوچھی جاسے اور ہر محلے کی
جوابدہی میر محلہ سے متعلق رہے تو بدی کرنیکی فرصت کب کسیکو ملے اور چین کے بادشاہون نے
ہمیشہ اوس سال کو کہ جسمین مجرم کم سزا پاتے ہین اپنے اعمال نیک مین گنتے ہین اور خوشیان
کرتے ہین اور تکلف ہے کہ اِس نظم کامل کو حکماے ختا نے صرف دو لفظون پر جنکا ترجمہ اطاعت
بزرگواران ہے منحصر کیا ہے اور اونکے دوسرے قول کا یہ ترجمہ ہے کہ زمین اور آسمان
دو قوتین مؤنث اور مذکر ہین اور اِن دونون کے باعث سے موجودات کی بنا ہے اور جس وقت
کہ پہلے زمین و آسمان ملے اور جدا ہوے تو اونکا پلوٹھا بیٹا ختا کا پہلا شاہنشاہ ہوا اور یو انکو ہی
کہلایا اور اِس قرار سے فغفور خداوند عالم کا بیٹا ہے اور فغفور کے لڑکے بالے ختائی رعایا ہین
اور جیسا کہ بڑے بیٹون کو خردون پر بزرگی حاصل ہے ویسا ہی حکام شہر اور دوسرے
مانڈرین فغفور کے بیٹے اور دوسرے رعایا کے بڑے بہائی اور اِس سبب سے قابل قدر و منزلت
کے ہین ٭ سبحان اللہ حکماے ختا نے اِن دو لفظون پر کس انتظام کی بنا کی ہے اور اپنے

ملک کو زوال و انتقال سے محفوظ رکھا + ختا کی سیاست مدن کو زیادہ ثابت کرنا ضرور نہین
عرض کوئی نکتہ گذارش کیا چاہیے تا یہ نہ گمان ہو کہ راقم وہان کے اوصاف مین مبالغہ کرتا ہے
اگلے زمانے مین جب ختا مین اصلی فغفور تھے اتنا انتظام نہین تھا جو تاتار کی وقت سے ہوا ہے
اور جب سے یہ آئے ہین اصلی ختائی کو ہمیشہ اپنی قوم پر ترجیح دیتے ہین اور حال یہ ہے کہ اگر دو
مانڈرین ایک تاتار اور ایک اصلی ختائی دونون ایک ہی قصور کرین تو تاتار کو ختائی سے دہ گونہ
زیادہ سزا ملتی ہے اور قابل غور ہے کہ کس عقل و دور اندیشی بلکہ انصاف کا یہ منشا ہے اور
ملاحظے مین آیا ہوگا کہ کس حکمت سے ہر گھر کے مالک کو جواب دہ اپنے گھر کے اندر کی نیکی و بدی کا
کیا گیا اور ہر محلے کا مالک اور اوسکی نیکی اور بدی کا جواب دہ میر محلہ مقرر ہوا اور ہر شہر کا مالک
اور اوسکی نیکی اور بدی کا جواب دہ حاکم شہر ہے اور ہر صوبے کا مالک اور اوسکی نیکی و بدی کا
جواب دہ اوسکا ناظم ہے جب یہ حال ہے کہ جس گھر مین جو رئیس ہے وہ اپنے احاطے مین
حتی الامکان برائی نہین ہونے دیویگا اور نہ میر محلہ اپنے محلے مین اور نہ حاکم اپنے شہر مین اور
نہ ناظم اپنی قلمرو مین پس جس اقلیم مین اسطرح کی سلطنت ہو وہان اگر تہذیب نفس و تدبیر منزل
اور سیاست مدن نہو تو گویا حکمت کا وجود معدوم ہے + بندے نے یہان تک اس باب کو
لکھا تھا کہ اہل ہند سے ایک دوست صادق اور محب واثق راقم کی ملاقات کو آئے اور پوچھنے
لگے کہ کس شغل مین اوقات کٹتی ہے تب راقم نے اونکو یہ بات سنائی چونکہ طالب العلم تھے اس امر
مین اونھون نے تقریر کی کہ آپنے چند باتون کے سبب سے ختائیون کی سلطنت پر یہ تینون باب
حکمت عملی کے ختم کر دیے اور یہ نہ سمجھا کہ صاحب اخلاق جلالی اور ناصری اور دوسرے حکما تہذیب
اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاست مدن مین کیا فرماتے ہین یہ کہتے ہی وہ عزیز سادہ لوح سیدھے
اپنے مکان کو چلے اس ارادے سے کہ حکمت کی کتابین لائیے اور اس انگریز سے مقابلہ
کیجیے اسپر عاصی نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قبلہ ذرہ سا تامل فرمائیے اور پہلے میری کچھ سن لیجیے کہ
آپکو بہتر معلوم ہے کہ بندہ نہ ملا نہ منطقی نہ حکیم ہے کہ آپ سے فیلسوف کا مقابلہ کرے

غرض بقول عوام کے کیسے تو سہی کہ جس دیار مین درخت نہین اونڈ کو کیا کہتے ہین اونہون نے
ہنس کر جواب دیا درخت تب مین نے کہا کہ سبحان اللہ کیا خوب آپنے فرمایا اب ارشاد ہو کہ کس
اقلیم مین اتنا بھی بندوبست اور حکمت عملی کی اتنی بوباس پائی جاتی ہے جسقدر مملکت ختا مین
بندے کے بیان سے ظاہر ہے اگر ہے تو حقیر کے قول کو باطل کیجیے ورنہ اسکو غنیمت جانیے
کہ چھتیس ۳۶ کرور آدمی کے گروہ مین اتنی بھی تہذیب اور مدبری ہے سوا اسکے ملاحظہ فرمائیے
کہ ایسی بڑی سلطنت کو اتنی قدامت جس باعث سے ہوئی اوس سبب کی بڑی قدر کیا چاہیے
اور تیسرے یہ کہ حکمت کا علم جنکو ہے وہ خود اوسپر عمل نہین کرتے چہ جائیکہ چھتیس ۳۶ کرور بت پرست
حکمت کامل کے عامل ہووین چوتھے یہ کہ حکماے عیسوی مذہب مسلم اور ہنود کے قول پر اونکے
پیرو مین سے ہزار آدمی عمل نہین کرتے ہونگے برعکس اسکے ختا مین اکثر لوگ حتی الامکان اوسی
راہ پر ہین جو اوس ملک کے قدیم حکما نے نشان دی ہے ✤ اس سطور کی جب تقریر بندے نے
گستاخ ہو کر اونکی خدمت مین عرض کی محجوب ہوے اور راقم نے بھی مضمون گفتگو کو اس باب
کے اخیر مین درج کر دینا مناسب سمجھا تا کہ حرف گیرون اور رشک کرنے والون کا جواب باصواب
بھی اس قصیہ کی تقریر کے شامل رہے ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

دسوان باب ختائیون کے مذہب اور طریقت کے بیان مین

قریب چوبیس سو برس کے ہوے کہ بت پرستی کی بنا ختا مین ہوئی لیکن حضرت نوح ؑ کے پوتون
کے ایام سے اوسوقت تک ختائی موحد تھے اور ذات واجب الوجود کو حاضر و ناظر و کریم و
رحیم جانتے تھے چنانچہ تاریخون مین اسکا ذکر ہے اور حکما اور قدیم شہنشاہون کے اقوال سے
ظاہر ہے کہ خداوند عالم کی پرستش کو وے لوگ مقدم اور وسیلۂ نجات اور بہتری دونون
عالم کی سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ آفرینندہ جن و انس و وحوش و طیور ہے اور کریم و
رحیم و قادر و غیور ہے اور شریک نہین رکھتا اور باقی ہے اور غیر کی فنا و بقا پر قادر اور انکی بقا

کے لیے کسیکا محتاج نہین یعنے ذات پروردگار کی صفتون سے ادنیٰ صفت وجوب لذاتہٖ ہی اور تمام موجودات کی
تعریف وجوب لغیرہٖ یعنے موقوف باریتعالے کی مرضی پر ہے ٭ غرض اس اسطرح کے باتین قدیم دینی کتابون مین ہین
اور کئی ہزار برس تک اسیطرح ختائیون کا ایمان درست رہا لیکن حضرت عیسیٰ سے چھہ سو برس
پیشتر ایک شخص پیدا ہوا جسکے شاگردون سے بنا بت پرستی کی ہوئی اور اوسکا احوال اور حقیقت اس
مبالغہ کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ محض بعید القیاس ہے غرض مختصر یہ کہ ایک نوکر کسی امیر کا جب
ستر برس کا ہوا چاہا شادی کرے تا موت کے وقت کوئی لڑکا رہے کہ رسوم بعد مرگ کے
بجالاوے یہ سوچ کر اوس نے ایک چالیس برس کی عورت سے شادی کی غرض ایک روز اوسکی
جورو کسی گوشہ مین پڑی تھی کہ دفعتہً آفتاب کی ایک شعاع اوسپر نازل پڑی اور اوسی دن سے
حاملہ عورت کا نشان اوس مین ظاہر ہونے لگا جب ایک برس گذر گیا اور لڑکا پیدا نہوا لوگ
متحیر ہوے اور جبکہ دو برس ہو گئے وے سمجھے کہ بیماری ہوئی اور اسیطرح کئی برس جو گذرے
شوہر نے طلاق دیا اور وہ بیچاری مصیبت کی ماری جنگل کی جھربیری کھاتی جس سے نہ سیری
ہوتی اور نہ جی بھرتا تھا درختون کے تلے اوقات صرف کرتی پھرتی تھی القصہ بیتالیس برس
یون گذر گئے اور اوس مدت کے بعد ایک بیٹا جنگل مین پیدا ہوا جسکے سر کے بال اور بدن کے
رونگٹے سب سفید تھے یہ حال دیکھکر لوگون نے اوسے لاوذی یعنے پیر نابالغ کا نام دیا جب
پڑھنے کے دن آئے آفت کا پرکالہ نکلا اور چند سال مین بالکل علوم کی تحصیل سے فارغ ہوا
اور شہنشاہ نے اوسکے علم کا شہرہ سنکر بلوایا اور اپنے کتب خانہ کا داروغہ مقرر کیا الغرض جسطرح سے
بھوکے کو دسترخوان چنا ہوا اور پیاسے کو سرچشمہ بھلا معلوم ہوتا ہے اوسی طرح طالب العلم
کو کتب خانہ موجب فرحت ہوتا ہے اور لاوزی کو جب کتابون کے انبار مین دخل ملا گویا کتاب کا کیڑا ہو گیا اور
چند روز مین ختا کا فیلسوف اعظم کہلانے لگا اور ہر طرف سے شاگرد رجوع لائے اور کئی کتابین اوس نے تصنیف
کی ہین غرض ان سب مین بہتر ایک رسالہ پانچ ہزار آئے کا حکمت علمی مین ہے جسکے وسیلے سے
اوس حکیم کا نام تا قیام قیامت باقی رہیگا اور مذہب اوسکا یہ تھا کہ انسان کی زندگی جون کہ

چند روزہ ہے اوسکو آرام اور خوشی مین کاٹ دینا چاہیے اور تاکہ یہ بات حاصل ہووے ترک
علائق قطعاً واجب ہے کیونکہ جب فکر اپنے کو بڑہانے یا دوسرے کے گھٹانے کی یا خواہش
روپے کی پیدا یا صرف کرنیکی دامنگیر حال رہی یا اور طرح کے دردسر مین اوقات کٹی تو عیش بارخصت
ہو جاتی اور آرام روح کو جواب ملتا ہے سوا اسکے جس شے کو اہل دنیا عیش سمجھتے وہ حقیقت مین
آرام نہین ہے کیونکہ اچھا کھانے پینے پہننے اور دینے لینے کے لیے فکر چاہیے اور آرام کیواسطے
فکر حرام ہے غرض ترک علائق ترک فکر ہے اور بے فکری خاتمہ عیش دنیوی کا ہے الغرض ایس
اس طور کے مسئلے اس انسان فاضل اور درویش کامل کے تھے اور اوسکا علم عمل کے ساتھ تھا
بعد عمر دراز کے وہ مرگیا اور بعض بعض اوسکے شاگرد روپے پیدا کرنیکے لالچ سے یہ بندشین
کرنے لگے کہ بالفرض اگر آدمی تمام شے سے بے فکر ہو لیکن موت کا کھٹکا نہین جانیکا اسیلیے
استاد نے اکسیر کے ایک نسخہ کا اشارہ کیا تھا کہ اوسکے استعمال سے فنا انسان کے نزدیک
نہین آسکتی تھی جب یہ بات مشہور ہوئی ایک عالم کو اوسکی خواہش پیدا ہوئی خصوص امرا اور
رنڈیون کو کیونکہ جینے کی آرزو زیادہ انہین کو ہوتی ہے غرض لاکھون آدمی انسان صورت
وبہائم سیرت ان بندش بازون کے مذہب کو اختیار کرنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ اوس نسخہ
بقا کا موجد خود فنا ہو گیا تو پھر اوسکے نسخے کا کیا اعتماد تھا بعد چندے کے حکیم لاوزہی
کے شاگرد سب چھوٹے چھوٹے بت استاد کی شبیہ کے بنا کر بیچنے لگے اور لوگ علی الخصوص
بڑے آدمی جو اکثر چھوٹے دل کے ہین اوسکی پرستش کرنے لگے اور اس ابلہ فریبی کی
بندش کو جسقدر عرصہ زیادہ ہوا اوس مذہب کو اوسیقدر پایداری ہوئی اور جب اوس
ایام کے فغفور سب خود اوس بقا کے نسخے کے طالب ہوے اور حکیم کی شبیہ کو سجدہ
کرنے لگے تب عوام الناس صاف مغلطے مین آگئے اور یہان تک لوگ بے بصیرت
ہوگئے کہ دانشمندون کو حیرت ہوئی اور جب ایک فغفور جسکا لقب اوڈی تھا اوس مذہب
کی پیروی مین ہمہ تن مصروف ہوا اور ہر روز اوس اکسیر بقا کو استعمال کرنے لگا تو ایک

وزیر نمک حلال اور دانشمند کو نہایت غم ہوا اور جب کہ بادشاہ کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا
اوس نے ایکروز کیا کام کیا کہ جو نہین خواص اکسیر کا پیالہ لیے حضور مین آیا اور پلانے کا قصد
کیا وزیر نے فوراً اوسکے ہاتہ سے چھین کر خود پے لیا اِس گستاخی پر بادشاہ کا منہ غصے سے لال ہوگیا
اور طیش مین آکر جلاد کو بلوایا اِس حرکت پر وزیر مسکرایا اور کہنے لگا غلام نے بقا کی دارو پی ہے
تعجب ہے کہ حضور نے مار ڈالنے کا حکم دیا کیونکہ اگر خداوند کا اعتقاد درست ہے تو یہ حکم بیجا ہے
اور فدوی پر کیا امکان کہ تلوار اثر کرے اور اگر آج ہی کے سانحے سے حضور نے اس مکاری
کی حقیقت دریافت کی تو اتبک کچہ نہین گیا اور اب بندہ بھی یہی چاہتا ہے کہ آپ اِس جان نثار کو
مار ڈالین اور جب ضرب شمشیر سے سر الگ اور دھڑ الگ تڑپنے لگے دریافت کرین کہ فدوی نے
جو بارہا اِس مکاری کے باب مین عرض کیا درست ہے یا غلط القصہ فغفور نے اوس وزیر کی
جرأت اور عقل کی تعریف کی اور عزت بڑہائی لیکن اوسپر بھی اوس کم بخت کو ہوش نہ آیا اور چند روز
مین اوس نسخے کو پی پی کے اپنے کو ہلاک کیا صرف اسی ایک فغفور کی یہ نوبت نہین ہوئی بہت
سے اسی بقا کے نسخے کے استعمال مین اور ہمیشہ جینے کی آرزو مین مر گئے اور اخیر کو ایسا ہوا کہ جب
کسی فغفور نے شرارتین شروع کین تب خواجہ سرا اور وزرا انہین شاگردان لاوزی مین سے
کسی ایک کو ملا کر فغفور کو ایک معتاد اکسیر کی پلا کر رخصت کر دیتے تھے باوجود اِن سب باتون
کے کئی فغفور اور ہزارون امیر اور لاکھون چھوٹے بڑے اسی اکسیر بقا کو پی کر فنا ہوگئے لیکن
خاص و عام کا اعتقاد ایسا بڑہا کہ سیکڑون تبخانے حکیم لاوزی اور اوسکے خاص مریدون کی تصویرون
کو رکھکر پوجنے کے واسطے تمام مملکت مین بنے اور اوس مذہب کے عالمون کے بڑے بڑے
مرتبے ہوے اور تی انزہی یعنے بہشتی حکیم کے خطاب پائے + اِس خبط کو ختائیون کے حمق
کی دلیل نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ حضرت انسان کی جبلت کا یہ خاص مقتضی ہے کہ جس طرح سے مشہور
ہے کہ ایک بھیڑیا سو گدہون کو آگے رکھکر جنگل مین اکیلا لیجاتا اور ایک ایک کو گرا کے مار
ڈالتا اور گدہے سب کھڑے رہتے اور چون نہین کرتے اوسیطرح سے عوام الناس کے

خراب اور بدراہ کرنیکو ایک فقرہ کافی ہے اور صرف مہوسی کو دیکھیے کہ اکثر اہل ہند کو اوسکا
کیا خبط ہے کہ ہزارون عالم اور فاضل اور ہوشیار نے اسکے شوق مین اپنا گھر بار چونکے بازنکو
کھلا دیا اور کچھہ نپایا غرض جبکہ صرف مال وزر کا لالچ انسان کو اتنا ہے تو اوس چیز کی جو حافظ جانن
اور دافع فساد ترکیب بدن ہووے کیسی خواہش ہووگی اس لحاظ سے تعجب نہین کہ اکسیر بقانے
خدا کے بہت سے پاک بندون کو بہشت تک پونچایا الغرض بت پرستی کی پہلی بنا ختا مین اسطرح سے
ہوئی اور اوس درویش حکیم لاوزی کی باتون کو استادون نے شکار کی ٹٹی بنا کے اور اوسکے
پیرو کہلا کے اہل چین سے یہ خطا کروائی بعد چند روز کے اوس حکیم کے قول اور نصیحت کے عوض
استادون نے تازے تازے فقرے درست کیے اور اپنے علوم مین نجوم اور رمل اور سحر
اور طبابت کو داخل کر کے ایسا حصار کر لیا ہے کہ آجکی تاریخ تک اوس مذہب کے سرگروہ کو
مانڈرین کا خطاب ملتا اور امرا کبار مین وہ محسوب ہوتا ہے ✤ دوسرا طریق بت پرستی کا سنہ ۶۵ عیسوی
سے ختا مین مروج ہوا اور اوسکو بودہ کا مذہب کہتے ہین سنہ مذکور مین ہندوستان سے اسطور پر
گیا کہ خاندان ہان سے ایک فغفور کے بھائی جسکا نام منگتی تھا اوسکو طاوسی کے مذہب کے
عالمون نے روح مقدس کی ملاقات کا امیدوار کیا تھا اتفاقاً اوس نے جو سنا کہ ہندوستان مین
بڑا دیوتا ہے جسکا نام بودہ ہے فغفور کو راضی کر کے بہت سے لوگون کو بھیجا کہ وے جاوین
اور دیوتا سے کہین کہ وہ ختائیون پر مہربانی کرے حاصل کہ جب ہندوستان مین لوگ آئے
بودہ کے خادم ایسے ملگئے کہ وے اوسکے ہمراہ ملک چین مین جانیکے مستعد ہووے غرض کہ
جب وے اپنے دیوتا کی کئی تصویرین اور مذہب کی چند کتابین ساتھ لیگئے اوسوقت بودہ کے
مذہب نے ختا مین رواج پایا اور اب ایسا پھیلا ہوا ہے کہ خاص طریقہ ایمان کا یہی ہے ✤
حالانکہ اسقدر تحقیقات کے ساتھ جسکا مذکور تاریخ مین ضرور ہے ثابت نہین ہوا کہ بودہ کون تھا
اور وہ کس عہد مین ہوا لیکن اغلب یہ ہے کہ ملک مگدہ یعنے صوبہ بہار مین جب گوتما کے گھرانے
کے بادشاہ سلطنت کرتے تھے اوسی ہنگام مین پیدا ہوا تھا ✤ مترجم پنڈت جو علما

شاستر کا سرگروہ زبان حال مین ہوا اور کلکتے مین فورٹ ولیم کالج مین علم سنسکرت کا بڑا پنڈت
تھا اوسکی تصنیفات سے ایک تاریخ ہنود راج بلی ہے اوسمین وہ لکھتا ہے کہ گوتما پادشاہونکا
گھرانا مگدہ یعنے ہندوستان کی مسند ریاست پر چارسو برس تک تھا اور اوسی عہد مین اہل دنیا کی
بداطواریون کے سبب ایک فرقہ ناستک یعنے کافرون کا پیدا ہوا جسکا لقب بودہ پرست
ہوا ٭ یہ عبارت پنڈت جی کی ہے اور اونکا بیان اہل سیلان اور برما او سیام کے قولون کے
موافق ہے کیونکہ وے اپنے دیوتا کو گوتما یا گودما مشہور کرتے ہین اسی لحاظ سے یقین ہے
کہ یہ شخص بودہ گوتما کے خاندان سلطنت سے تھا حالانکہ کبھی تخت پر نہین بیٹھا اور کسب علوم
اور مراقبے سے زیادہ شوق رکھتا تھا ٭ اوسکے باب مین اوس مذہب والے یہ مشہور کرتے ہین
کہ اپنی مان کے بطن سے نکلا نہ طریق معین سے کیونکہ اور خلائق کی طرح پیدا ہونے مین اوسکی
ہتک آبرو ہوتی غرض اوسکی مان فوراً مر گئی اور جتنے روز حاملہ تھی ہمیشہ یہ خواب دیکھا کرتی تھی
کہ ایک سفید ہاتھی اوسکے پیٹ مین تھا اور اوسی سبب سے شاید سفید فیل کی بڑی قدر ہندوون
مین ہے باوجودیکہ بیشتر لوگ انمین سے بودہ پر لعنت بھیجتے ہین لیکن اسپر بھی اوسکو دسوان
اوتار سمجھتے ہین ٭ غرض پیدا ہونیکے ساتھی بودہ اوٹھ کھڑا ہوا اور سات قدم چلکر آواز بلند سے
پکارا کہ عرش اور فرش کے درمیان میرا سا نہ کوئی بزرگ نہ قابل پرستش کے ہے سترہ برس
کے سن مین اوس نے تین جوروین کین اور ایک کیطرف سے بیٹا ہوا جسکو ختائی ماہولو
کہتے ہین جب انیس ۱۹ برس کا بودہ ہوا گھر دروازہ چھوڑ کر بیابان مین چار مریدون کو لیکر چلا
گیا اور تیس ۳۰ برس کی عمر مین توسل مہادیوتا کے ساتھ ایسا ہوا کہ بودہ نے حکم اپنے مذہب کے
اجرا کا دیا الغرض تناسخ کا بانی مبانی بودہ تھا اور حکیم فیثاغورث نے یونان سے جب سفر
ہندوستان کا کیا اسی ملک سے تناسخ کا مذہب اپنے دیار مین لے گیا اور جاری کیا جب بودہ
نے انتقال کیا اوسکے مریدون نے مشہور کیا کہ استاد نے اور صورت پکڑی اور اسطرح سے
یہ لوگ آج تک کہتے ہین کہ اوسکو موت نہین آئی حالانکہ آٹھ ہزار دفع پیدائش ہوئی ہے

اور سیر اور ہاشمی وغیرہ کی شکارون مین اپنے خاص الخاص مخلصون کو اپنی زیارت کروائی ہے
یہ عجب اتفاق ہے کہ چار شخص کہ جنکے اقوال تمام دنیا مین مشہور ہوے اور جسپر کروڑون
آدمی ایمان لاتے ہین وہ سب ایک ہی عہد مین پیدا ہوے چنانچہ گوتما بودہ حکیم فیثاغورث
اور باسدیو مصنف مہابھارت کا اور حکیم کنگ فوسی کی پیدائش اور اونکے طریقے کا رواج
پانا ختا و یونان و تبت و ہند اور اطراف و جوانب کے ملکون مین ایک ہی عہد مین ہوا الغرض
ختا مین بودہ کا مذہب اب خاص و عام کا طریقۂ ایمان ہے اور سوا چند باتون کے اسمین اور
پنڈتون کے بید اور شاستر کے اقوال مین بہت سی مناسبت پائی جاتی ہے اور حاصل اور
اصل وصول اوسکا وہی ہے جو مذہب ہنود کا حاصل اور اصل اصول ہے یعنے صرف ایک ہی
روح ہے جو خود جمیع ممکنات ہے لیکن ہیولی کے اقسام مین ساری ہوکر اوسکی تفریق اتنی
صورتون مین ہے جسکو موجودات کہتے ہین چنانچہ دو اصل سبب ہمیشہ سے ہین ایک کو
پروشا دوسرے کو پرکرتی کہتے ہین اور پرکیرتی جو ہیولا ہے ناقص ہے اور پروشا
وہ روح جو ہیولی مین ساری ہوکر اوسکو اقسام شکل و صورت مین تفرقہ پیدا کردیتی ہے
یہان تک مشابہت ہے کہ اوس روح کو زبان سنسکرت مین پروشا اور ختائی زبان مین یانگ
کہتے اور ہیولی کو اوس زبان مین پرکرتی اور ختائی زبان مین ین کہتے ہین اور دونون
زبان کے لغت مین لفظ پروشا اور یانگ کے معنی قوت فاعلی ہے جو ایجاد موجودات کا
پہلا باعث ہے اور پرکیرتی اور ین سے مطلب قوت انفعالی ہے جو کہ تکوین کائنات
کا دوسرا سبب ہے سوا اسکے ہنود قوت فاعلی کو لنگ کہتے ہین اور ختائی یانگ کہتے ہین اور
ان دونون لفظون مین زیادہ فرق نہین ہے ایک امر اور بھی قابل ذکر کے ہے تاکہ درمیان
ہنود کے اصل دین کے جو بنیاد شاستر کا ہے اور بودہ کی ملت کے مشابہت معلوم ہووے
بقول پنڈتون کے مہا پروشا نہ کچھ حرکت کرتا نہ سمجھتا نہ خواہش رکھتا ہے اسی وجہ سے
جوگی اور سناسی سب جو جنگلون مین جا بیٹھتے ہین آہستہ آہستہ یہ عادت کرتے ہین کہ دو دو ہفتہ

آنکھہ بند کئے ایک نشست سے بغیر کسی عضو کی جنبش کے بیٹھے رہتے ہین اور جو کہ یہ ریاضت
نہین برداشت کرسکتے گانجے کا دم لگاکے مبہوت درخت کے تلے بیٹھے رہتے ہین چونکہ
بودہی خدا ہیونکا یا تک بقول اونکے نہ کچہ حرکت کرتا نہ سمجھتا نہ کچہ خواہش رکھتا ہے اسیطرح
اکثر اونکے لاما یعنے اوس مذہب کے فقرا ترک علائق کرکے خانقاہ مین افیون کہاکے غوطہ
مین بیٹھے رہتے ہین اور عوام الناس جانتے ہین کہ اوسوقت اونکو بودہ سے قرب حاصل ہے
الغرض اصل اصول بودہ کے مذہب کا تناسخ ہے اور مثل ہنود کے یہ لوگ بیان کرتے ہین
کہ مرگ مین صرف خاکی وجود چھوٹ جاتا ہے اور روح دوسری صورت کی کسی شے مین بہاری
ہوکر اوسکو جان دیتی ہے اور انسان اگر مرتے دم تک بدی کرتا اور گناہون مین آلودہ رہا
تو بہائم کی ناچیز اور ادنی قسمون مین سے کسی مین داخل ہوتا ہے اور جس مدت تک اوسکی معصیتون
کی سزا کی میعاد پوری نہین ہوتی ایک حیوان کے جسم سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے مین
وہ روح ماری ماری پھرتی ہے غرض اسی تناسخ کو جو اکثر لاما ایک وسیلہ معقول عوام الناس کے
ٹھگنے کا مقرر کرتے ہین چنانچہ ایک نقل قابل سننے کے یہ ہے کہ دو لاما جو سیر کرتے ہوے
ایک متمول دہقانی کے دروازے سے گذرے تو کئی بطین موٹی تازی قابل کہانے کے
نظر آئین اونہین دیکھتے ہی یہ دونون لاما سجود مین آئے اور آہ و زاری کرنے لگے گہروالی
نے جو یہ صورت دیکھی فوراً اونکے پاس آئی اور تفتیش حال کرنے لگی اون دونون مکارون
نے آنسو پونچھکے جواب دیا کہ ہمارے والدین کی ارواحین انہین بطون مین ہین معلوم نہین
کہ تم کس وقت انہین مارکے کہاجاؤگے اور ہم اس رنج سے ہلاک ہوجاوینگے اوس نیک بخت
سادہ دل نے رحم کہاکر جواب دیا کہ حقیقت مین میرا ارادہ ان بطون کے بیچنے کا تہا اگر یہہ
تمہارے والدین ہین تو مین اونکو بہت حفاظت سے رکھونگی اور کسیکو مارنے یا بیچنے ندونگی
چونکہ یہ مقصد اونکا نہ تہا اونھون نے جواب دیا کہ اے بی بی تم عورت ہو اگر تمہارے شوہر
نے اون کو جدا کرنے یا کہاجانیکے باب مین ضد کی تو تمہاری بات کب پیش رفت جائیگی اور

اونکو اگر اذیت پہنچے گی تو ہماری جان جائیگی حاصل کلام یہ ہے کہ اون لاموں نے اوس عورت کو یہ فریب دیکر اور رو روکے یہ جگہ اوسکے دل مین کی کہ اوس نے لطون کو اونکے حوالے کردیا فوراً دے گئی سجدے شکرانے اور اداب فرزندانہ کے ادا کرکے لطون کو بغل مین دبا کر لیگئے اور شام کو کباب لگا کر کھا گئے + بودہ پرستون مین برخلاف ہندؤن کے ذات کا امتیاز نہین ہے اور اگرچہ ایک خدا پر ایمان لانا موافق اونکے اصل طریقے کے واجب ہے لیکن جو صفتین ذات پروردگار کی عیسائی اور مسلمان اور یہود کی کتابون مین مذکور ہین یعنے کریم و رحیم اور پیدا کنندۂ موجودات اور باقی بذات خاص ہے اور ہر چیز کی بقا و فنا پر قادر مطلق ہے یہ صفتین بودہی بیان نہین کرتے کیونکہ بقول اونکے یانک نے کسی کو پیدا نہین کیا اور کوئی شے کیسا ہی بد کیون نہوے اوسیکا ایک جز ہے اور اوسکی ذات سے فرق صرف بسبب اوس مقدار ہیولی کے ہے جو اوسکے ظاہر اوجود کی ترکیب مین صرف ہے اور اسی لحاظ سے آفتاب اور آتش اور ہوا اور روح انسان بلکہ بہائم کی جان سب بمنزلہ خدا کے ہین الغرض بودہی سب کافر مطلق ہین اور بسبب اسکے کہ وے ہر چیز کو خواہ پاک خواہ پلید ہو وے خدا کے وجود کا ایک جزو جانتے ہین اونکو بُت پرست کہنا بجا ہے + مملکت ختا مین اسلام بھی جاری ہے اور نو سو مسیحی مین اوس مذہب کا رواج اوس دیار مین ہوا اور کئی بڑے بڑے شہر صرف مسلمان ختائی سے آباد ہین اور تحقیق ہے کہ تین سو برس فغفوران ختا کے حضور مین مسلمان سب مہندس اور ہیئت دان تھے اور زائچہ اور تقویم وغیرہ تیار کرنے کے لیے مقرر تھے معلوم نہین کہ کسطور سے ختا مین پہلے اسلام شروع ہوا لیکن یہ تحقیق ہے کہ کتنے دنون آپس ہی مین شادی بیاہ کرکے رفتہ رفتہ اس قوم کو ترقی ہوئی بعد اوسکے غربا کے لڑکون کو خرید کرکے ختنہ کروایا اور اوسیطرح سے کافرون کے لڑکیونکو لیکر اون سے بیاہ کردیا اور ایک دفعہ جب قحط سالی کے سبب سے صوبہ شانگ تانگ مین وہ حالت تنگی کی ہوئی کہ ماں باپ نے اپنے لڑکون کو بیچنا شروع کیا مسلمان ختائی اونکا کفار کو

خرید کرکے اپنے مذہب مین لائے الغرض اہل اسلام کی بڑی کثرت ختا مین ہے اور بہت سے
شہر صرف اونھین سے آباد ہین اور کسی غیر مذہب والے کو اپنے جوار مین بسنے نہین دیتے لیکن
جسطرح سے ہندوستان علی الخصوص بنگالے کے عوام مسلمان بسبب صحبت ہنود کی تاثیر کے
سبب سے بہت سی باتین ہندؤن کی اخذ کرتے ہین اور معیوب نہین جانتے اوسیطرح سے
یہ مسلمان ختائی بھی بودھیون کی بعض رسمین بجا لاتے ہین * دانشمندون کے روبرو راقم کو تاثیر
صحبت ہنود کے باب مین جو ہند اور بنگالے کے عوام مسلمانون مین ہوئی ہے احتیاج استدلال
نہین ہے غرض کج طبع اور نافہم کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ باوجود حکم شریعت محمدی کے
بنگالی دہقانی مسلمانون مین اوس عورت کی جسکے شوہر نے بچپن یا جوانی مین انتقال کیا ہو
مثل ہنود کے پھر شادی نہین ہوتی سوا اسکے ہر قسم کی شادی اور بیاہ مین ڈھول اور تاشے کا
بجوانا اور کنچنیون کا نچوانا مانند ہنود کے ہے ہولی کھیلنا اور عبیر اوڑانا اور جتنے کے ایام
مین عورتون کا فاقہ کرنا اور پھل پھلہری سے روزہ کھولنا منسا کی بار کرنی جو کہ بنگالے مین مروج
ہے مارسیاہ کی پوجا اچھے مسلمانون کی بہو بیٹیان کرتی ہین اور مثل عورات ہنود کے دودھ پڑا
چڑہاتی ہین اور اس سے زیادہ تر کفر کیا ہے کہ اکثر خاص و عام اہل اسلام کے سیتلا کی پرستش
کرتے ہین الغرض اسیطرح سے ختائی مسلمان بھی نصف بودھی ہین اور مثل بعض ہندوستانی
مسلمانون کے صرف زبان سے کلمہ محمدی پڑھتے ہین * حالانکہ کئی فرقے بت پرستون کے
ختا مین پھیلے ہین لیکن قدیم مذہب کی بہت سی باتین منسوخ نہین ہوئین چنانچہ راس السلطان کے
ایام مین فغفور مطابق رواج قدیم کے اپنے جلو مین تمام اقربا اور وزرا اور امرا اور چھوٹے بڑے
عہدہ دارون کو لیکر پیچینگ کے صدر معبد مین جاتا اور پروردگار عالم کی پرستش کرتا ہے اوس
معبد مین کسی بت کا دخل نہین ہے اور وہان صرف اوسی واجب الوجود کی پرستش ہوتی ہے
جو صانع عالم [illegible] موجد موجودات اور لاشریک ہے * تین روز قبل اس نماز کے منادی
ہوتی ہے [illegible] اور روزہ [illegible] اور گوشت اور مچھلی اور دودھ اور مٹھائی اور شراب اور کیا [illegible]

اور لذیذ چیزون سے پرہیز کرے اور پارسا اور محترز رہے اور سوا عبادت کے کسی کار دنیوی مین
مشغول نہووے اور قطعاً ترک لذات کرے تاکہ داخل حسنات ہووے اکثر لوگ اوسپر عمل کرتے
ہین اور فغفور دربار کرکے تمام امورات خانگی اور ملکداری کو معطل رکھکر تین شبانہ روز گوشہ گزین
ہوکر وظیفہ اوراد پڑھتا اور سوا او بالی چیزون کے کچھ نہین کھاتا ہے جس روز نماز ہوتی ہے
علی الصباح فغفور کی سواری نہایت دہوم دہام سے نکلتی ہے پہلے کئی ہزار نشان بردار بتکلف
پوشاک زربافت پہنے اور سینکی مرصع اور جواہر نگار چہڑیون پر نشان اوڑائے دو رویہ نکلتے ہین
اور اونکی قطار کا طول چار ہزار قدم سے زیادہ ہوتا ہے اونکے بعد ماہی اور مراتب والے اور
ایساول اور ہزارون برچھی بردار زرین نگار برچھیان لیے ہوے نشان بردارون کی قطار
کے پیچھے چلتے ہین اور اونکے بعد فغفور ہوادار جواہر نگار پر سوار رہتا ہے جسکے اوٹھانے والے
اڑہائی تین ہزار کہار ہوتے ہین اور قیمتی کمخواب اور اطلس کا لباس اونکے گلے مین ایسا ہوتا ہے
کہ دولہا معلوم ہوتے ہین غرض شہنشاہ کی سواری کے پیچھے شاہزادے اور فغفور کے عزیز و اقربا
ایک سے ایک اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیے ہوے پیادہ پا آہستہ آہستہ قدم بقدم پا برکاب
مین رہتے ہین اور بعد اونکے وزرا اور امرا اپنے اپنے مرتبے کے موافق زر و جواہر سے لدے
ہوے اوسی چال سے اقربا سے فغفور کے بعد جلو مین چلتے ہین اور سبکے پیچھے لاکھون اہل شہر
چھوٹے بڑے اپنے کو حتے الامکان بنائے ہوے جلوس کے ہمراہ رہتے ہین فغفور کی سواری
کے آگے باجا بجتا جاتا ہے اور سیکڑون خوش گلو تال سُر ملائے ہوے ایسی خوش انداز شیرین
آواز سے الاپتے ہین کہ مرغان سحر کے چہچہون کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور یہان تک خوش
آوازون کی جادوگری کام کرتی ہے کہ اوس جمعیت مین کہ کئی لاکھ آدمی کی ہوتی ہے ایک
آواز خلل انداز کہین سے نہین آتی اور جب موقع موقع سے گانا بجانا ایک دو لمحے کے لیے موقوف
ہوتا ہے اوس بڑی جمعیت مین بیابان کا سناٹا ہوجاتا اسطرح سے دل سبہون کا محو ہوجاتا ہے
اور کان اون صداؤن کا مشتاق اوسیطرف متوجہ رہتا ہے الغرض اس جلوس کی کیفیت

اول توشاید ہزار قلم سے لکھی نہین جاسکتی اور اگر لکھی بھی جائیگی تو مثل افسانہ کے معلوم ہوویگی
حاصل یہ ہے کہ فغفور اپنے اہالی وموالی کے ساتہ اوس روز نماز کے لیے صدر معبد مین جاتا ہے اور
چونکہ تمام رعایا کا قبلہ گاہ ہے سجدے مین بہرون سبکی طرف سے رہتا اور دعا مانگتا اوسبکا قصور
اپنے ذمے لیکر معاف چاہتا ہے * جب فغفور وہان سے پھر کر دولتخانے مین آتا ہے ناچ اور رنگ
اور کہانا پینا شروع ہوجاتا ہے اور تمام شہر مین عیش وعشرت کی دہوم ہوتی ہے اور اسیطور پر قدیم
مذہب کے موافق شانٹی یعنے پروردگار کی نماز راس السرطان کے ایام مین ایکدن ہوتی ہے *
دوسرا دستور قدما کا ابتک اوس ملک مین اسطور پر جاری ہے کہ شروع بہار مین فغفور ہل جوتنے
اور کھیتی کرنیکو سیانگ یانگ یعنے قدیم کشت کارون کے میدان مین جاتا ہے اور اوسکا سامان
اسطرح پر ہوتا ہے کہ جب تین دن اوسے باقی رہے فغفور تین اقربا اور نوامیرون کو حکم کرتا ہے
کہ وے روزہ اور پرہیزگاری اور عبادت کرکے قابل رسومات کی شرکت کے ہووین اور خود
فغفور اس ریاضت شاقہ کو سب سے پہلے اختیار کرتا ہے اور جبروز کہ اس رسم کی ادا کی صبح
ہوتی ہے فغفور کی سواری اوسی دہوم اور تکلف سے نکلتی ہے جو پیشتر مذکور ہوا ہے اور
صدر معبد کے قریب وہی میدان جسکا ذکر ہوا چار دیواری سے گھیرا ہوا اسی رسم کی ادا کے
لیے مخصوص ہے فغفور اوسکے اندر داخل ہوکر بہت سامان سے شانٹی یعنے پروردگار عالم
کی نماز کرتا اور بہت سی چیزین پھل اور اناج کی قسم سے نیاز دیکر اوس رسم کی ادا کرنے مین متوجہ
ہوتا ہے چالئیس کھیتی کرنیوالے فغفور اور اقربا کے ہلون کو لیے رہتے ہین اور جب فغفور نے
لباس شاہانہ اوتارا اور زراعت کرنیوالون کی پوشاک پہنی تو ایک ہل سامنے آتا ہے اور
فغفور اپنے ہاتہ سے ہل کو تھام کر مثل اون لوگون کے جوتنا شروع کرتا ہے اور اونہین امرا سے
دو شخص تخم ریزی کرتے ہین جب کھیت کے ایک کونے کا دو پہرا اسطرح پر ہوتا ہے فغفور
ہل کو چھوڑ کر کنارے بیٹھتا اور اونکے تینون اقربا ایک ہل لیکر جوتتے اور بوتے ہین جب اونکی
باری ہوچکتی ہے جتنے مزارع کہ وہان جمع رہتے ہین اور وہ لوگ لاکھون ہی ہوتے ہین سب

فغفور کے سامنے کھیتی کرنے کے آلات لیکر آتے اور مجرا کرتے ہین اوس روز اونہین سبھون کا دربار ہوتا ہے اور جسکو جو عرض حال کرنا ہوتا ہے عرض کرتا اور اپنی داد کو پہنچتا ہے بعد برخاست دربار کے اون لوگون کی ضیافت ہوتی ہے اور کئی فغفور کا ہمیشہ یہ قاعدہ تھا کہ اہتمام اوس دعوت کا آپ ہی کرتے اور سبکو کھلا پلا اور رخصت کر کے دولتخانے جاتے تھے اور جب کسی نے پوچھا کہ حضور اتنی تکلیف کیون کرتے ہین تو جواب دیتے کہ سال بھر محنت کر کے یہ سب ہمکو کھلاتے ہین حیف کہ ایک روز ہم سے اتنا بھی اوسکی عوض مین نہو سکے یہ رسم جو فغفور ہر سال کرتا ہے حکمانے قدیم الایام مین اسواسطے مقرر کیا ہے کہ سب پر زراعت کا رتبہ معلوم ہو اور حقیقت ہے کہ دنیا مین جو زمیندار ہے وہ اپنی حد مین بادشاہ ہے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

گیارہوان باب

دستورات سلطنت ختا کے بیان مین

ولایت ختا مین قدیم سے دستور ہے کہ ہر سال تمام مملکت کی رعیت کا شمار کیا جاے اور جتنے لوگ کہ پیدا ہوے یا مر گئے اور جیتے رہے سب کی حساب کی فرد فغفور کے حضور مین گذرتی ہے اس دستور کے فوائد ظاہر ہین کیونکہ اسی شمار کی رو سے قحط سال مین یا نقصان جب یکا ہوتا ہے سرکار مدد کرتی ہے ✣ پوشاک کے باب مین قوانین ہین اور فغفور سے ادنی غلام تک اور بادشاہ بیگم سے خواص تک سب کے واسطے حسب رنگ اور قیمت اور وضع کی پوشاک مناسب ہے سبکا انداز معین و مقرر ہے اور یہان تک اس امر مین تاکید ہے کہ رستون مین جسکو دیکھیے گا بے تامل پہچان لیجیے گا کہ فلانے رتبے کا یہ شخص ہے چنانچہ زرد رنگ سوا بادشاہ اور اونکے بیٹے اور قریب اقربا کے دوسرا نہین پہن سکتا ہے اور حالانکہ زرد رنگ انہین لوگون کے لیے ہے لیکن سنجاف قور جھالر طوئی حاشیہ وغیرہ مین بہت فرق ہے امرا کے لیے سرخ اور سیاہ اور نیلے اور نافرمانی ریشم کی پوشاک معین ہے گھنڈی اور سنجاف کی رنگت اور وضع سے ادنی اور اعلی پہچانے جاتے ہین اہل حرفہ کے واسطے سیاہ اور نیلا سوتی کپڑا مقرر ہے عیدون

مین اور شادی بیاہ مین سب کو تکلف کرنیکی اجازت ہے لیکن اور دنون مین جہان کوئی دستور کے احاطے سے باہر گیا سزا کے دائرہ کے اندر آیا * ساخت مکانات و عمارات مین علی ہذا القیاس ربط و ضبط ہے اور اپنے اپنے مرتبے کے برابر سبکو مکان بنانا ہوتا ہے اور جو تکلفات معماری مین نجانون مین کیے جاتے ہین فغفور اپنے دولتخانے مین نہین کرسکتا * باب سابق مین بیان ہوا ہے کہ کشتکاری مین بڑی عزت ہے چنانچہ فغفور کو ہل جوتنے مین ننگ و عار نہین ہے اور اس فرقے کے آدمیون کو جو ستاتا ہے دوسرون کی نسبت دونی سزا پاتا ہے اور اگر کبھی کسی مزارع نے نالش کی کہ اوسکی مصیبت کے وقت شہر کا حاکم خبرگیران نہین ہوا تو موافق دستور کے مقدمے کے فیصل ہونے تک سرکاری عہدون سے معطل کیا جاتا ہے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جسطرح اور ملکون کے کشتکار اکثر جاہل اور اجڈ ہوتے ہین اوسیطرح ختا مین بھی ہین ایسا نہین ہے کیونکہ علم کے حاصل کرنے کے لیے متعدد مکتب خانے سرکار کیطرف سے ہر گانو مین مقرر ہین اور تمام امیر و غریب کو سب علوم یکسان تعلیم کیے جاتے ہین سنہ ۱۲۳۰ع مین فغفوریان چین نے تمام صوبہ دارون اور حکام شہر پر فرمان صادر کیا کہ جنکی تحت مین جو کشتکار نیک نہاد اور زراعت کا سلیقہ اورون سے بہتر جانتا ہو اوسکی تعریف حضور مین ہر سال کیجاوے تا کہ وہ سرفراز ہووے اور دوسرے لوگ سرکار کی شفقت و عنایت دیکھکر سبقت کرین اور حقیقت مین ایسی سرفرازی ہوتی ہے کہ غریب صاحب آبرو کے واسطے بادشاہت کا مرتبہ رکھتی ہے چنانچہ جسکو سرفرازی ہوتی وہ ناظمون اور حاکمون کے برابر بیٹھکر چا پی سکتا ہے اور ماندرین کا لباس پہنتا ہے اور جب تک جیتا رہتا ہے وہی عزت پاتا ہے اور مرنے کے بعد اوسکے تابوت کے جلو مین امرا چلتے ہین اور اوسکا نام ساتھ خطاب کے لوح پر لکھہ کر اوس مکان مین جہان ختائی اپنے بزرگون کا نام تختیون پر لکھہ رکھتے اور ہمیشہ جا کر سجدہ کرتے اور لوبان جلاتے ہین رکھا جاتا ہے چونکہ ہر ایک خاندان والے چھوٹے بڑے اپنے اپنے بزرگونکا نام تختی پر لکھکر ایک جدی مکان مین رکھتے ہین اور فغفور کے دولتخانے کے قریب ایک مکان مخصوص اسواسطے ہے کہ جو لوگ نمود پیدا کرین اونکا نام بعد موت کے اوسمین لکھکر

رکھا جاوے اسی لیے جو صاحب زراعت ناموری حاصل کرتا اور سرفراز ہوتا ہے اوسکا نام اوس مکان مین بعد مرگ کے لکھکر رکھا جاتا ہے اور فغفور وہان جاکر اوس تختی کو سجدہ کرتا اور لوبان جلاتا ہے جسطرح سے اپنے بزرگوارون کے نام پر رسومات کو ادا کرتا ہے * غلام اور لونڈی خریدنے کا دستور ختا مین آگے نہ تھا مجرم جو شخص ہوکر قانون کی روسے فغفور کے بندیخانے مین داخل ہوتا وہی غلام ہوتا تھا لیکن جب غربا کی اولاد کثرت سے بڑہی اور مفلسی انکی حال ہوئی غلام وکنیز کی خرید وفروخت شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ پھیلی یہانتک کہ دستور ہوگیا اور جب حکمانے دیکھا کہ بائع اور مشتری دونون کو آرام ملنے لگا اور آقانے اپنے بندونکو مثل فرزندون کے پالنا شروع کیا تو انہون نے بھی جائز رکھا مگر یہ قانون جاری کیا کہ اگر غلام زرخرید کو آقا کے آگے لاوے تو آزاد ہونا اوسکا ممکن تھا لیکن جب تاتاریونکا دور ہوا تو یہ قانون منسوخ ہوا اور اب جو غلام ہوتا ہے مدت العمر ویسا ہی رہتا ہے * جس نے ختا کی قدیم تاریخین نہین دیکھین اوسے کسی اور ملک کی تاریخ سے نہین معلوم ہوویگا کہ خواجہ سرا کی بنیاد کب سے ہے اور اگر کسی تذکرے مین کسیکی نظر سے گذرا ہو تو خیر لیکن نامہ نگار نے کہین نہین دیکھا حالانکہ اوقات اپنی دس برس کے سن سے چھبیس ۲۶ برس کی عمر تک جواب ہے تاریخ بینی مین صرف ہوئی ہے الغرض یونان قدیم اور روم قدیم کی تاریخون مین اور پیمبرون کی حدیثون مین خواجہ سراؤن کا حال بجز ایک دو مقام کے دیکھنے مین نہین آیا اور چونکہ اون لوگون کا دور ایک وقت مین سب ملکون مین ہوا ہے اور بخصوص ختا مین اونکے بخت کا ستارا کئی بار چمکا ہے اسواسطے اونکے حال کو اس جگہ پر تفصیلاً لکھنا چاہیے * قریب ساڑہے چار ہزار برس کے ہوا کہ ختا مین عضو تناسل کاٹنے کی سزا زانی اور سرکش کے لیے مقرر ہوئی تھی اور جو اوس اذیت کے بعد زندہ رہتا فغفور کے محل سراؤن مین خاک روبی اور دربانی اور دوسری پوچ خدمتون مین مقرر ہوتا اور یہ لوگ مدتون اسی صورت پر رہے ہے غرض جب حضرت عیسیٰ کے سات سو بیاسی برس پیشتر فغفور یون مین مبتہا اور عورت کا مطیع اور فرمان بردار بہت ہوا ایک خواجہ سرا بان اوچی

اور چاپلوسی کر کے حضور تک پہونچا تب شہنشاہ کی ایک حرم نے جسکا نام پوسی تھا اور فغفور اوسکو
بہت عزیز رکھتا تھا اوس خواجہ سرا کے وسیلے سے بادشاہ بیگم کی ایسی برائیان فغفور کے کان تک
پہونچائین کہ اوس زن مرید نے بیچاری کو طلاق دے اور اوسکے عوض پوسی سے نکاح کر کے بادشاہ
بیگم بنایا غرض جب اوسکی مراد ملی اوسی خواجہ سرا ئے ناسزا کو اوس نے محلسرا کا بالکل اختیار دیا
گویا نواب ناظر پہلے وہی بنا اگر فقط اوسی ایک نکمے تک یہ عہدہ رہتا تو اوتنی بلائین ختا پر نازل
ہوتین لیکن رفتہ رفتہ اوسی بدذات عورت نے تمام بڑے بڑے عہدے خواجہ سراؤن کو دلوائے
یہان تک کہ خود فغفور شطرنج کے بادشاہ کیطرح بادشاہی کا فقط نام ہی رکھتا تھا اور یہ سب جو چاہتے
سو کرتے تھے جب روز بروز اونکو اوج ہوا اکثر دنیا پرستون نے قطع آلت کرنا طالع کی یاوری
سمجھی اور لڑکون کو خریدا اور خواجہ سرا بنا کر فغفورون کے سرکار داخل کرنے لگے یہان تک کہ بہت سے
امیر اپنے چھوٹے بیٹون کو خواجہ سرا بنا کر فغفور کو نذر کرتے تھے تا کہ مزاج سلطانی مین زیادہ دخل
ہووے اور اپنا آدمی ہر وقت بادشاہ کے پاس رہے بعد چند روز کے خواجہ سرا جسکو چاہتے
فغفور بناتے اور ہمیشہ اپنی قوم سے ایک کو وزیر اعظم کرتے تھے جسوقت اس تاریخ کی دوسری جلد
ملاحظہ سے گذریگی مفصل معلوم ہوویگا کہ کیا کیا فتور اون لوگون نے ختا مین برپا کیے غرض
اس مقام کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ جب مانچو تاتار سب مالک ہوے خواجہ سراؤن
کی دولت اور اقبال کا آفتاب غروب ہوگیا اور روز سیاہ ادبار کا انکے دیکھنے مین آیا اور
مانچو تاتار کا دوسرا فغفور کان جی جب کم عمر تھا اور نائب سلطنت اوسکے اہل قرابت مین سے
ایک شخص تھا اوس وزیر نے کئی ہزار خواجہ سراؤن کو محلون سے نکال دیا اور تانبے کی بڑی
بھاری لوح پر ایک قانون کھدوایا کہ تاتار کے عہد دولت مین خواجہ سرا کو عہدہ جلیلہ کبھی نہ ملنے
یہ تختی ہنوز موجود ہے جب فغفور بالغ ہوا اوسنے اپنے نائب کے قانون کو بحال رکھا اور
مناسب سمجھکر خواجہ سراؤن کو زیادہ توڑا اور اپنے لڑکون کو اس باب مین سمجھایا تا کہ اوسکی اولاد
مین یہی دستور جاری رہے کہ اوس بدقوم کو کبھی ثروت نہووے غرض بعض بعض فغفورون نے

چاہا کہ انکو ایک قلم موقوف کیجیے اور کسیطرح کا کام اون سے نہ لیجیے اور محلسرا مین مطلق جانے نہ دیجیے
اور چند روز مستورات اونکے عہدون پر متعین رہین لیکن جب کام کے انجام مین خلل واقع ہوا مجبوری
سے خواجہ سراؤن کو پھر دخل دیا لیکن نہ ویسا جیسا کہ آگے تھا پھر بھی بیگمات کے سبب سے ایک دو
اون مین ایسا پیش رہتا ہے کہ وزیرون کی خبر اوسکو ملائے رکھنے سے ہے اور جب تک وہ بنا
رہتا ہے یہ بگڑتے نہین غرض بیخ وبنیاد اونکی ایسی ہل گئی کہ اب اونکا قائم ہونا محال ہے اور
تمام ختا مین چھہ سات ہزار خواجہ سرا ہونگے اور عہدہ اونکو فغفور اور اوسکے عزیزون کے یہان
باغات اور گورستان کی داروغگی اور محلسرا کی دربانی اور درمیان مرد وعورت کے درمیانی ہونیکا
ہے ✤ دارالامارہ پیچین مین ہر سال فغفور کی طرف سے جنتری چھپتی ہے اور اوس تقویم کو درست
کرنیکو عیسائی پادری مقرر ہین اسمین خسوف وکسوف کا ذکر ہوتا ہے یہ تو سال لسبال چھپتی
ہے لیکن پیچین مین روزانہ ایک اخبار پچاس ورقون کا جاری ہے اور فغفور کے حکم اور
انظام اور حکام کی عرضیان اور اونکے نقشون کی صورتحال اور ہر موضع اور شہر کی کیفیت اور
چھوٹے بڑے مانڈرینون کی بحالی اور معزولی اور سرفرازی کی وجہین اور تمام خبرین نیک و
بد مملکت کی اس اخبار مین چھپتی ہین ✤ ہر صوبہ دار کا خطاب تاوسو ہوتا ہے اور وہ اپنی
سرحد مین مثل بادشاہ کے فرمان روا ہوتا ہے جب وہ باہر نکلتا ہے تو پانچ چھہ ہزار لوگ
اوسکے جلو مین ہوتے ہین رعایا گھٹنے کے بل اوسیطرح کورنش کرتے ہین جیسا کہ فغفور کے
حضور مین مقرر ہے تمام تحصیل اوسکے پاس داخل ہوتی ہے اور وہ اپنے سب محکمون کا
خرچ وضع کر کے باقی کو سرکاری خزانے مین بھیج دیتا ہے اور جتنی کچہریان اور اہلکار صوبے
مین ہین سب اوسکے تابع ہوتے ہین جسکو چاہتا ہے گھٹاتا اور جسکو چاہتا ہے بڑہاتا ہے
جب خونی کو واجب القتل تجویز کرتا ہے فغفور سے اجازت منگوا کے قتل کرتا ہے اور یہی دستور
تمام قلمرو مین جاری ہے ✤ ختا کے اہلکارون کے درجے ہوتے ہین مثلاً اگر ایک نے خفیف سا
قصور کیا اور اپنے فرقے مین پہلے درجے کا ہوا تو اختیار ناظم کو ہے کہ اوسے تین یا چار درجے

کہائے اوسکے منصب سے اوسکو گرا دیوے اور جسکی خفت اور ہتک عزت اسطرحپر ہوتی ہے اوس بیچارے کو اپنے پروانون کا سرنامہ اس عبارت سے خود لکہنا ہوتا ہے مین فلان شخص فلانے درجے سے فلانے رتبے تک نازل کیا ہوا حکم ناطق یون اجرا کرتا ہون غرض جبس عزت کے کو دس بیس دفعہ روز اسطرحپر پروانہ لکہنا ہوتا ہوگا تو ہر دفعہ ایک صدمہ روح کو پہنچتا ہوگا الغرض جب کوئی اسطرحپر ذلیل کیا گیا اور اوسکے بعد نیکنام ہوا اور ناظم نے اوسکی تعریف حضور مین لکہہ بھیجی تو پہر اوسے سرفرازی حاصل ہوتی ہے اور حالانکہ دستور ہے کہ کسی حاکم کو اوس شہر یا موضع مین جہان کا وہ باشندہ ہووے یا جہان اوسکے بہت سے خویش و اقربا ہون خدمت سرکاری نہین ملتی لیکن جب کسی شخص نے مدت تک نیکنامی سے نوکری کی اور نمک حلالی مین سیاہ بال سفید ہوگئے تو اوسکو اپنے وطن کا عہدہ ملتا ہے اور یہ بڑی سرفرازیون مین داخل ہے کیونکہ جو شخص پیری مین اپنے گہر رہتا اور پوتون اور نواسون کو ہر گہڑی اپنی آنکہون سے دیکہا کرتا اور آخر عمر مین اپنے یگانون کو اپنا آرام جا اور خدمت گذار پاتا ہے اوسکے برابر خوش نصیب کون ہے جسطرح سے اہل قلم کے لیے جزا و سزا مقرر ہے اوسیطرح اہل سیف کیواسطے بخشش و سیاست موافق اونکے کردار کے ظہور مین آتی ہے * جب فغفور کی فوج لڑائی پر جاتی ہے دونی تنخواہ اسکو ملتی ہے تا اونکے آل و عیال کو کہانے پینے کی پریشانی نہووے اور دستور ہے کہ اگر کوئی مان باپ کا اکیلا بیٹا یا کہ اوسکی بیوہ مان ہووے تو اوسکو لڑائی پر نہین بہیجتے اور جو بہادری کر کے مارے جاتے ہین اونکی بڑی قدر کیجاتی ہے اور اونکی جورو اور بیٹے کے لیے وظیفہ مقرر کیا جاتا ہے اور اوسکے ہتیار گہر بہجوائے جاتے ہین تا بزرگون کی قبرون کے پائین دفن ہووے یہ عوام سپاہ کیواسطے ہے لیکن سردارون کے لیے کچہ زیادہ ہوتا ہے اور اونکی لاش کو مصالح دیکے اونکے گہر بہیجدیتے ہین اور اونکی حرمت کے موافق ویسہی شان اور تجمل کے ساتہ اونکی لاش روانہ ہوتی ہے * ختا مین رعایا کی سات قسمین یا درجے ہین اول درجے کے فضلا یا اہل قلم دوسرے رتبے کے اہل سیف تیسرے کے طلبۂ علوم چوتہے کے لاما اور دیورون کے دوسرے فرقون کے

خادم پانچوین سے زراعت پیشیہ چھٹے سے اہل حرفہ اور ساتوان سب سے چھوٹا رتبہ ارباب
تجارت کا ہوتا ہے سوا ختا کے ہر ملک مین سو پچاس آدمی ایسے دولتمند ہوتے ہین کہ بادشاہ
کو ضرورت کیوقت قرض دیتے ہین لیکن حکماے ختا نے دنیا کو محل خطر اور اہل دنیا کو مار سیاہ
سے بدتر سمجھکر ایسے قاعدے مقرر کیے ہین کہ کسی رعیت سے سلطنت کو خطرہ نہین * راقم نے
مذکور کیا ہے کہ ختا مین موروثی امارت نہین ہے اور یہ بڑا سبب ہے کہ دولت کسی شخص کے گھر
مین قیام نہین کرتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اولاد کی کثرت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور چونکہ دستور ہے کہ ترکہ آبائی سب لڑکون کو برابر ملتا ہے کسی کے ہاتھ باپ کی سب دولت
نہین آتی ہے تیسری وجہ رعیت کے پاس زیادہ دولت نہونے کی تب معلوم ہووے جب
تفصیلاً ہر درجے کی رعیت کی حقیقت حال بیان کیجاوے چنانچہ اول درجے کے مانڈرین ہین
اور اونکا حال آگے مذکور ہوچکا ہے یہ سب غربا کے لڑکے ہوتے ہین اور اپنے باپ کے گھر سے
کچھ لیکر نہین آتے جو کچھ برسون مین حاصل کرتے ہین وہ نوکری کے وسیلے سے ہے اسپر بھی اگر
دستور ہوتا کہ اپنے وطن یا اوسکے قریب کسی ضلع مین خدمت ملتی تو اپنے اہل و عیال کو ساتھ
لیجانیکی ضرورت نہین ہوتی تب اپنے گھر مین ماہ بماہ کچھ بھیجتے اور زمینداری مول لیتے اور رفتہ
رفتہ معاش کو بڑہاتے لیکن جب مسافت بعید پر انہین جانا ہوا اور سارے گھر کو ساتھ لیجانا پڑا
تو اوس بیگانہ جگہ مین معاش غیر منقولہ کر نہین سکتے اور معاش منقولہ ناپایدار رہتی ہے * اور فرض
کیا کہ مانڈرین نے روپے بھی جمع کئے لیکن اتنی فراغت کسیکو حاصل نہین ہوتی کہ زیادہ پس انداز
کرے اور اگر کسی مرتشی نے کچھ لیا بھی تو جاسوس سرکاری فوراً خبر دیتا اور وہ سارا مال چھن جاتا
اور خزانے مین داخل ہوتا ہے بہرحال اگر ایک مانڈرین نے جمع بھی کیا اور مر گیا تو اوسکے لڑکون
کو فقط باپ کی جمع پر تکیہ کرنا ہوتا ہے اس طرح گنج قارون بھی بیٹھے بیٹھے آدمی تمام کر سکتا ہے *
اب دوسرے درجے والے اہل سیف کا حال سمجھ لیجئے کہ وہ کون سی صورت معاش کی رکھتے ہین *
جس ایام مین مانچو تاتار نے ملک ختا کو سر کیا جاگیرین اون سردارون اور سپاہیون کو ملین کہ

ھون نے جنگاہ مین اپنی نمود کی تھی غرض رفتہ رفتہ اونکی اولاد مین تقسیم ہوتے ہوتے اب
اونکے پاس کچھ باقی نہین رہی سوائے اسکے ہر قوم مین سپاہی لاوبال و بےفکر ہوتے ہین اور چونکہ
غایت اونکے پیشے کی موت ہے اسلیے اونکا قول ہے کہ جان رہے جہان رہے اور جو دم
گذرے ہنستے کھیلتے گذرے غرض اونسے اور مرگ مفاجات سے ہر وقت سامنا رہتا ہے
الغرض اہل تاتار بھی محض لاوبال اور عیش طلب مثل اور سپاہیون کے ہوتے ہین اور جب اونکے
مزاج کا یہ حال ہے کہ جو خیال ہے سو حال ہے اور آئندہ کا مالک خدا ہے تو پھر دولت سے
اور اون سے کہان علاقہ باقی رہا کیونکہ زر و فکر توام ہین * چونکہ تیسرے درجے کی رعیت علما
اور طلبہ علم ہین اور کسی نے طالب العلم یا عالم کو کمتر امیر دیکھا ہے اس قیاس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ بیچارے جسقدر علم سے رغبت رکھتے ہونگے اوتنی ہی مفلس ہوتے ہونگے غرض چوتھے
درجے والے رعایا لامہ اور خادمان دین ہین یہ بےشک دولتمند ہین کیونکہ تفرقہ اونمین نہین ہے
اور جہان سے جو حاصل کرکے لاتا ہے ایک جگہ جمع کرتا ہے اسلیے اونکی قوم مین جو دولت ہے
ختا مین کہین نہین ہے غرض فتنہ و فساد برپا کرنے اور مملکت مین ہرج و مرج پیدا کرنے کو خصوص
ختا سے ملک مین جہان سرکاری جاسوس گھر گھر پھرتے ہین اسطرحکی دولت کارآمدنی نہین ہے
کیونکہ اس امر عظیم کے حاصل کرنے کے لیے پوشیدگی چاہیے اور جہان سب کچھ یہانتک کہ روپیہ
عام ہے اور چھپ نہین سکتا وہان کا احوال گویا بازار کا چرچا ہے اور کھیتی کرنے والے جو
پانچوین درجے کے رعایا ہین حالانکہ سرکاری شفقت اور عنایت بادشاہی اونکے حال پر بہت
ہے لیکن یہ لوگ اس کثرت کے ساتھ ہین کہ کسی پاس اتنی زمین نہین ہے کہ کاشتکاری کرکے
معاش پیدا کرے اور چونکہ ختا بہت زرخیز اور تھوڑی سی زمین مین بہت سا حاصل پیدا ہوتا ہے
اس سبب سے اتنی خلائق کی گذران اوقات ہوئے جاتی ہے علی ہذا القیاس اہل حرفہ اتنے
ہین کہ جنکو قوت بازو سے آٹھ آنہ روز حاصل ہوتا ہے وہ اپنے فن مین بہت چالاک اور کامل
ہین اور انہین سے اکثر ایسے مفلس ہین کہ لوگون کا کام فقط دو وقت کے کھانے پر کرتے ہین

اور اس افلاس کی جہت سے سرکار نے اوسپر خزانہ سب طرحکا معاف کیا ہے اور ساتوین
درجہ کے رعایا سوداگر ہین مگر ختائی حکماے اونہین ایسا کم رتبہ ٹھہرایا ہے کہ جسکے باپ نے
تجارت کی اوسکے بیٹے نے شرمندگی سے وہ راہ معاش اور دولت بڑہانے کی چھوڑ دی اور خواہش
سرکاری عہدہ حاصل کرنے کی پیدا کی اور وہ روپیہ کہ باپ نے پیدا کیا تھا امیدواری مین صرف
ہوا الغرض حکما نے تاجر کو اس دور اندیشی سے حقیر ٹھہرایا ہے کہ دولت اونکے گہر مین قیام
نکرے اور جابجا پھرتی رہے الغرض ہمین سبب سے ختا مین اتنی دولت کسی رعیت کے
پاس نہین ہے کہ فساد کرے اور بیشک یہ امر ملکداری کا دستور العمل کامل ہے ٭ کتاب دستور
اور رسومات مین لکھا ہے کہ نکاح کی جورو کے علاوہ فغفور ایکسو چھیانوے حرم کو خدمت مین لا سکتا ہے
انمین سے تین کو خطاب فوکین کا ملتا ہے اور بعد بادشاہ بیگم کے اونکا رتبہ ہوتا ہے اور اگر
بادشاہ بیگم کے بطن سے بیٹا نرہے تو اون مین سے جسکا لڑکا قابل ٹھہرے ولیعہد ہو سکتا ہے
اور یہ تین بی بیان ہمیشہ شاہزادیان یا امراء کبار کی نسل سے ہوتین ہین اور بہت خدم و حشم کے
ساتہ رہتین ہین اونکے بعد نو بیبیون کو خطاب پین کا ملتا ہے اور اونکے رتبہ کے بعد سینتیس حیفیو
اور اون سے کم مرتبے کی چھیالیس بیبیان پت سے کہلاتین ہین حکما کا حکم فقط ایکسوچھیانوے کیواسطے ہی لیکن اس باب
مین فغفور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور بعض نے محلسرا مین کثرت مستورات کو زینت منصب شاہنشاہی
سمجھکر ہر ناظم پر فرمان صادر کیا کہ اونکی عملداری مین جتنی جمیلہ چھوکریان نک سک اور رنگ و روپ
اور قد و قامت سے درست تیرہ سے سولہ برس تک کی نکلین سب کو خطاب و عزت کے ساتہ
دار الامارۃ کو روانہ کرین اور سنتے ہین کہ ایک نے چالیس ہزار عورتین یونہین جمع کی تھین
غرض جو فغفور عادل اور فہمیدہ ہوا اوس نے اس بات کو محض پوچ سمجھا اور فغفور تی ہوان
جس نے سنہ ۶۲۶ مسیحی مین جلوس کیا اوس نے تین ہزار عورتون کو محل سے نکالا اور اونکے
گھر بھجوادیا اور فغفور کانہی نے اس امر مین اپنے بیٹے کو نصیحت کی ہے اور فرمایا کہ مین
عورت سے ہمیشہ ایسا کنارہ کش رہا ہون کہ میری بیس برس کی سلطنت مین جو اخراجات

حرم سرا کا ہوا اور فغفورون نے ایک مہینے مین اوس سے زیادہ خرچ کیا ہے ÷ تفصیلاً آج تک
کسی طور سے نہین معلوم ہوا ہے کہ فغفور کے محلسرا مین کتنی عورتین ہین اور کیا خرچ اونکا ہے
اور اس بات کو خود ختا کے رہنے والے نہین جانتے کیونکہ دستور فغفور کے محلسرا کا یون ہے
کہ جو عورت خواہ حرم خواہ خادمہ خواہ خواص وغیرہ کسی قسم سے ایکدفعہ ڈیوڑہی کے اندر جاتی ہے
پھر جیتے جی کبھی نہین نکلتی اور کیا دخل ہے کہ اوسکا کوئی رشتہ دار حتی کہ اوسکی مان بہن اوسکی
صورت پھر عمر بھر مین بھی ایکدفعہ دیکھین یا خط بھیجین یا خبر منگوائین اور جبکہ بادشاہ بیگم اور
شاہزادیون کیواسطے یہ تاکید و ضبط و ربط ہے تو اورون کی کیا حقیقت فقط ÷ ÷ ÷

بارہوان باب

زبان ختا کے بیان مین

خداوند عالم نے طاقت گویائی عطا کرنے سے انسان کو افضل مخلوقات بنایا لیکن صرف اگر گویائی رہتی اور یہ قدرت نہوتی کہ بوسیلہ تحریر اپنی تقریر کو قیام دیوے تو گویائی اوسکی ایک نوع سے عبث اور بیفائدہ ہوتی اور مثل اور حیوانات کے انسان بھی ایک قسم کا بہیمہ ہوتا غرض اس امر مین کہ تحریر کو بڑا شرف ہے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ اکثر اہل عجم اور ہند کے لوگ نسخون اور علم و ہنر کے مکنون کو کچھ چھپاتے تھے اس سبب سے کتنی باتین جو اوستادون کی دانائی اور علم اور تجربہ کاری سے حاصل ہوئین گویا عدم سے وجود مین آئین تھین اونہین لوگون تک رہین اور اونکے سینون مین مقفل زیر خاک گئین اور تمام عالم کو نقصان عظیم ہوا خلاف اوسکے اگر وہ لوگ لکھتے تو خاص و عام مستفید ہوتے اور خود ثواب پاتے اور دنیا مین منتخب اور یادگار روزگار کہلاتے لیکن اونہون نے اس پوچ بات کے لیے کہ دوسرا نہ واقف ہووے اپنا نام و نشان مٹایا لیکن ہم لوگ یعنے انگریز سب برعکس اوسکے عمل کرتے اور یہ سمجھتے ہین کہ خلق خدا کو فائدہ پونہچانا اور حصول علم کو سہل کرنا سب سے بہتر ہے ÷
خرد و کلان اور صاحبان روشن روان کو معلوم ہے کہ تحریر کو ایسا شرف ہے کہ اوسکے

واسطے سے لوگ اپنے دوست آشناؤن کے ساتھ دنیا کے اوس کنارے سے گفتگو کرسکتے ہین اور ایک دوسرے کے حال سے مطلع ہوتا ہے سوا اسکے جو بات معقول یا غیر معقول کہ کسی کی نظر سے گذرتی یا اور طرح سے احاطہ علم مین آتی ہے سبکی خبر عالم مین پھیلتی ہے غرض فلاسفہ یونان و فرنگستان اور عرب اور ہندوستان نے اوس ایام کا جس مین تحریر کی بنیاد ہوئی بہت سا تفحص کیا لیکن کچہ معلوم نہوا اور یہان تک یہ امر معدوم الخبر ہے کہ بعض حکمانے بہت سی تلاش کتب تاریخ اور تذکرون مین کرکے اور مختلف روائتین اور عجیب و غریب حکائتین ہر جگہ سے پاکے آخر کار جب کہین ٹھکانا نہ لگا حیران و لاچار ہوکر اسی بات پر قصہ کوتاہ کیا کہ ابتداے آبادی دنیا مین کسی بزرگ کو الہام ربانی ہوا تھا اوسکی یہ ایجاد ہے غرض باوجود اسکے کہ شروع اوسکی معلوم نہین لیکن معقول بات یہی ہے کہ یہ امر غیبی نہین ہی ٭ ہر ملک کے خاص و عام مین ایک نوع کا نقش جاری ہی جسکو استعمال مین تحریر کہتے ہین اس نقش کی سب قسمونکو استادون نے دو فصلون مین جمع کیا ہی پہلی فصل کی دو اور دوسری فصل کی تین قسمین مقرر کین غرض پہلی فصل کا نام صفت کے اعتبار سے نقش معنی نما رکھا اور اوس قسم کی تحریر کی یہ صورت ہے کہ اوس نقش کے دیکھنے سے جس مقصد کی گذارش منظور ہوتی ہے فوراً بوسیلۂ بینائی فہم مین آجاتا ہے اسطور کے نقش کی پہلی تقسیم کا نام معنی کی اعتبار سے نقش ہیکری ہے اور اوسکی صورت یہ کہ گھوڑے کی تصویر دیکھتے ہی فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ مقصد اوس نقش کا یہی ہے کہ گھوڑیکا خیال ذہن مین گذرے غرض اسطرح سے جس چیز کی تصویر نظر آتی ہے اونہین فوراً اوسکا خیال گذرتا ہے ٭ نقش معنی نما کی دوسری تقسیم کا نام نقش ایمائی ہے اور اوسکا حال یہ ہے کہ اپنے مقصد کو اوس نقش کے وسیلے سے ادا کرتے ہین لیکن جس چیز کی صورت کھینچی جاتی ہے اوسکی خاصیت یا جبلی عادت یا اور کسی کیفیت پر دلالت کرتی ہے چنانچہ خاص و عام کو معلوم ہے کہ شیر ایک درندہ خونخوار ہے اس لحاظ سے شیر کی تصویر دیکھتے ہی خیال اوس جانور کی بے رحمی کا فوراً ذہن مین آتا ہے اسی طرح سے چونکہ معلوم ہے کہ خیانت کرنی اور دغا دینی

تی کی جبلی سبب ہے اس لحاظ سے اوسکی تصویر دیکھتے ہی خیال اوسکی عادتون کا ہوتا ہے اسیطرح
سے تیر کمان اور دوسرے آلات جنگ دیکھنے مین اونکی تصویر سے خیال جنگ کا فوراً ذہن مین
آجاتا ہے چنانچہ ایک نقل نہایت برمحل راقم کو اسوقت یاد آئی کہ جب ایک تاریخ جو یونانی
زبان مین لکھی ہوئی ہے مطالعہ مین آئی اوسکی چوتھی جلد کے ایک سو بتیسوین باب مین یہ حکایت
دیکھی کہ جب دارا بادشاہ ایران ملک تاتار مین یورش کرنیکے قصد سے فوج کثیر لیکر روانہ ہوا تو سردار
تاتار نے اپنے ایلچی کی معرفت ایک چڑیا اور ایک چوہا اور ایک مینڈک اور پانچ تیر دارا کے
پاس بھیجے غرض معنی اس سوغات کے یہ تھے کہ اگر مثل چڑیا کے تم ہوا مین اوڑجا سکو یا
مثل چوہے کے زمین جا چھپو یا مثل مینڈک کے پانی مین غوطہ مار سکے تہ آب بیٹھ رہو تو
تمہاری خیریت ہے ورنہ تاتاریون کے تیرون سے ہلاک کیئے جاؤ گے چنانچہ ایرانی فوج مین
جو دانا تھے اونھون نے سوچکر یہی مطلب نکالا اور دارا کی خدمت مین یہان تک گذارش
کی کہ وہ تاخت سے باز آیا اور صلح کر کے دارالامارۃ کو پھر گیا ٭ اس نقل کو راقم نے تاریخ ہیرادوٹس
جو یونانی زبان مین ہے دیکھا ہے ٭ الغرض نقش ایمائی کی صورت یہی ہے اور قدیم ملکون مین
مقبرون پر نقوش ہر وضع کے دیکھنے مین آتے تھے اور علم علی الخصوص عاقل اونکے معنی
اسطرح پیدا کرتے ہین مگر بعضے نقش کے مطالب کا سمجھنا نہایت دشوار ہے یا بہت فکر
سے مفہوم ہوتے ہین چنانچہ چھلے کی ساخت مین ظاہراً نہ شروع نہ آخر معلوم ہوتا ہے کیونکہ
جوڑ دیکھنے مین نہین آتا ہے غرض اوسکی تصویر گویا علامت مداومت اور لاانتہائی کی ہے
اور چشم انسان کا نقش اگر درمیان ابرون کے ہوے تو خداوند عالم کی ہمہ دانی اور علم کامل
کا معنی نکلتا ہے الغرض یہی دو طور نقش پیکری اور نقش کنایہ نما کی نہایت قدیم ہین اور مصر
وختا اور ہندوستان اور دوسرے مقامون پر جہان اگلے بادشاہون اور پرانی مٹی
ہوئی سلطنتون کے خرابہ ہین اور اونکے یہ آثار اگر نہوتے تو اونکے وجود پر لوگ شک کرتے
اور گفتگو کرتے اون ملکون مین اسطرح کے نقش معنی نما بتخانون اور پرانی عمارتون پر دیکھنے مین

آتے ہین الغرض قسم نقش مقصد گذار کی یہ دو تقسیمین یعنے نقش ہیکری اور نقش کنایتی ہین ✣

دوسری فصل جو استادون نے تحریر کی بنائی ہے اوسکو نقش صوت گذار یا صوت نطقی کہنا چاہیے اور اوسکے وسیلے سے صوت کی نمایش ہوتی ہے اور ہر نطق جو زبان کی حرکت کے ساتہ ہے گویا ایک ہوائی وجود پاتا ہے اور صرف کان کو اوسکے وجود کی خبر ملتی ہے اوس نطق کی علامت تحریر کی جاتی ہے یعنے صوت مجسم دکھائی دیتی ہے غرض نقش صوتی کی تین قسمین ہین پہلی کو نقش کلمہ گذار یا نقش کلمہ نما کہنا چاہیے اور اوس سے ایک کلمہ تمامتر بغیر نظر اوپر حروف ابجدی کے جس سے اوسکی ترکیب دی ہوئی ہوتی ادا کیا جاتا ہے چنانچہ علوم ہندسہ وہیئت وجبر ومقابلہ اور دوسرے فنون مین جو علامتین ہین اونکے نقوش کے ایک معنی خاص ہین اور اونکی صورت دیکھتے ہی فوراً جو مخصوص معنی اوسکے مقرر ہین ذہن مین آتے ہین اور اوس نقش کلمہ نما مین چینی زبان کی تحریر ہوتی ہے ✣ دوسری قسم نقش صوت گذار کو نقش تفصیلی کہنا چاہیے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ ایک حرکت زبان سے صرف ایک ہی مخرج ہوتا ہے اوس ایک خروج صوت کی نقش کو نقش بندیہ کہنا مناسب ہے غرض اہل جاپان اور اوسکے اطراف کے جزائر مین تحریر کی یہی صورت ہے اور قدیم سنسکرت بید کی اسی ترکیب کی ہے ✣ تیسری تقسیم نقش صوت گذار کو نقش حرفی یا نقش صوت بسیط گذار یا نقش ابجدی کہنا چاہیے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ بسیط کلمہ یعنے بسیط لفظ کا نقش ہوتا ہے اور ہر نقش کا نام حرف ہے غرض زبان عربی و پارسی وانگریزی اور دوسری زبان کی تحریر نقش ابجدی ہے ✣ غالب ہے کہ ابتدائے آبادی دنیا مین جب جہل کی تاریکی عالم پر چھائی ہوئی تھی اوس ایام مین حالانکہ گفتگو کرنے مین الفاظ کلمے سے مطالب کو ادا کرتے تھے لیکن جب کوئی بات قابل یادداشت کے ہوتی تھی تو اوسکو نقش ہیکری یا نقش کنایہ مقصد گذار سے قلمبند کرتے تھے اور بعد اوسکے جب چرچا علم کا کچھ کچھ پھیلا تو نقش کلمی اور نقش تفصیلی مین کتابون کی اور دوسری چیزون کی

تحریر ہونے لگی لیکن تیخانون اور مقبرون مین مقصد کی ادا کے لیے نقش پیکری اور معنی
کنایہ نامستعمل ہوتے تھے الغرض نقش حرفی یا صوت بسیط گذار سب سے نہایت بہتر ہے
لیکن اسمین بھی حاجت زیادہ تر سہل کرنیکی باقی ہے اور جب تک بسبب اختصار علامت
کلمات یا حروف کے تحریر مین سرعت تقریر کی بلکہ برق رفتاری خیال کی نہین پیدا ہوویگی
خامی رہ جائیگی کیونکہ مضامین کے صرف لکھنے اور قلمبند کرنے مین جو تاخیر ہوتی ہے اوس
عرصے سے سوگونہ زیادہ ہے جو آمد مضمون مین ہوتی ہے اور قیاس سے بعید نہین ہے
کہ اوسکی تدبیر جیسا کہ چاہیے کیجائیگی * کئی طرحکی مختصر تحریر یا رمز نویسی اہل فرنگ مین جاری
ہے اور اوسکے ذریعہ سے تقریر کے ہر لفظ کو معاً زبان سے نکلتے ہی لکھ لیتے ہین چنانچہ
مشہور ہے کہ انگلستان کی پارلیمنٹ مین جو صلاح امور مملکت کیواسطے ہر شہر کے کارگذاران
کا مجمع خاص ہے جب کسی امر عظیم مین اون لوگون مین گفتگو ہوتی ہے تو ہر شخص کی تقریر
جونہین شروع ہوتی ہے مختصر نویس لکھ لیتا اور پانچ چار جملے کا پرچہ ہرکارون کے ہاتھ
چھاپے خانے کو روانہ کرتا ہے اور وہان چند لمحہ مین چھپ جاتا ہے اور اسیطرح سے
سو پچاس صاحبون کی تقریر جو اونہون نے شب کو کی تھی کیونکہ رات ہی کے وقت
اہل پارلیمنٹ کی جمعیت ہوتی ہے وہ لفظ بلفظ صبح کو اخبار کے کاغذ مین چھپی ہوئی نظر
آتی ہے الغرض مختصر نویسی کے جب یہ فائدے ہین اور نقش بسیط گذار یعنی ابجدی باوجود
اس اختصار کے قابل اصلاح کے ہے تو ختائیون کی تحریر کو کیا کہنا چاہیے کہ بعض لفظ
کے نقش مین ساٹھ یا ستر کشش قلم کی صرف ہوتی ہین سوا اسکے جو شخص دوسرے
ملک کا جیسا کہ فرنگستانی یا ہندوستانی اونکی زبان کو سیکھا چاہے تو انواع طرحکی دقتین
درپیش آتین اور طبیعت کو پریشان کرتین ہین خصوصاً اکثر فرنگستانیون نے جو ختائی
زبان کی خاصیت اور نقوش کی وضع کو بیان کیا تو یہ لکھا کہ نقوش الفاظ تما جو اونکے ہین
سب بہ قسم معنی دار ہین اور بعض نقش پیکری اور اکثر نقش سب ادائے مدعا کنایون سے

کرتے ہین لیکن بالفعل دو عیسائی پادری علماے باکمال وفضلاے بے مانند وبےمثال نے
ملک چین مین جاکر بہایت غور سے جو دریافت کیا تو دیکھا کہ ختائی نگار کو نقش صوت نما کہنا
لازم ہے اور پادری گونسالویز صاحب نے اونکے نقوش مین علامت گویائی موجود پاکر
ایک کتاب ختائی زبان کے حروف تہجی کی بنائی ہے اور اونکے شاگرد رشید پادری کالیری
صاحب نے ایک کتاب زبان لاٹین یعنے روم قدیم کی زبان مین جو بیشتر ماخذ زبان انگریزی
ہے اور بدون اوسکی دریافت کامل کے انگریزون مین کوئی شخص عالم نہین کہلا سکتا
تصنیف کی ہے اور اوس کتاب مین صدہا دلیلون سے اوس فاضل کامل نے ثابت
کیا ہے کہ اوسکے اوستاد پادری گونسالویز صاحب نے جو نقشہ بنایا ہے اور علامات
صوت یعنے حروف جو ختائی زبان مین پایا ہے سب درست ہین * چونکہ یہ امر نہایت
وحشت آور ہے کہ وہ بزرگ سب جو ملک ختا مین جاکر رہے اور وہان کے جزو کل حال
کو لکھا اور کوئی عقدہ نقیر وقطمیر کا بے حل کیے نہین چھوڑا اونپر یہ راز نہین کھلا اور باوجود
چینی زبان سیکھنے اور اوسمین کمال حاصل کرنیکے اون لوگون سے زبان کی ماہیت کے
بیان مین یہ غلطی صادر ہوئی اسواسطے اونکی غلط فہمی کے باعث اور وجہونکو لکھنا چاہیے
اور اس مقام پر راقم اپنی کوئی دلیل نہ لکھکر ترجمہ بعض مقامات پادری کالیری صاحب
کی کتاب لاٹین کا واسطے تشفی خاطر ناظرین تاریخ چین کے درج کرتا ہے * پادری
صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ کئی سبب اس غلط فہمی کے ہوئی پہلا یہ کہ فرانسیسی پادری
سب جو اوائل مین ملک ختا مین گئے اور وہان کا احوال لکھے وے اکثر چیز کو جو اوس
سرزمین سے متعلق تھی نادر وعجیب قیاس کرتے تھے دوسرا یہ کہ چونکہ علماے فرنگ
کے ذہن کا مقتضا ہے کہ ہر شے کے اجزا کو جدا کرکے ہر جزو کو جداگانہ ملاحظہ کرین
اور جہان تک کہ ذہن کو رسائی ممکن ہے تلاش کو وسعت دیوین اس سبب سے اون لوگون
نے بسایط حروف ختائی کو جداگانہ ملاحظہ کیا مگر اسواسطے نہین کہ صوت جسکے علامات

وہ سب ہین ہر بسیط سے اخراج ہوے جیساکہ اور زبانون کے حروف سے ممکن ہے
لیکن تاکہ ہر بسیط کے معنی جداگانہ کو دریافت کر کے ایک معنی مجمل ہر نقش سے جو کہ مرکب
اون بسائط سے ہے پیدا ہووے تیسرا یہ کہ صورت عجیب جو ختائی نقوش کی ہے
اور جنمین جتنی کششین ہین وے اگر جداگانہ ملاحظہ کیجاوین تو بعض کشش سے فی الجملہ
ایک طرحکا مقصد ادا ہوتا ہے لیکن وہی کششین جب جمع ہو کر کسی ایک نقش مین داخل
ہوتین ہین تو مجمل ہونے سے کسی کشش واحد کے معنی باقی نہین رہتے ہین اور وہ کششین اسلیے
جمع کی جاتین ہین تاکہ موافق رسم خط کے اُملے ہین بصورت اعراب داخل رہنے سے انتشار
خاطر کے مانع ہووین چوتہا سبب اس غلط فہمی کا یہ ہے کہ ایک ختائی عالم نے اپنی زبان کے
بالکل نقوش مروج کی چھہ قسمین مطابق جنس کے جو کین تو فرنگستانی علمانے اوس تفریق کو
بنیاد قرار دیکر ختائی نگار کو مقصد گذار قرار دیا حالانکہ اوس تقریر سے ثابت ہے کہ اگر اسی تفریق
کو درست سمجہیے تو وہ ایک بڑی قوی دلیل ہے کہ ختائیون کے نگار کو صوت گذار او نطقی نما
کہا چاہیے اور فرضاً اگر اس تفریق سے یہ بات معلوم ہوتی کہ بقول علماے فرنگ کے
ختائیون کے نقش و نگار بالکل مقصد گذار ہین تو ایک عالم واحد کی راے کا کیا اعتبار ہے
اس ختائی حکیم نے جو اپنی زبان کے نقوش مستعمل کو موافق جنس کے تفریق کیا تو ایک قسم کو
بنام نقوش پیکری ملقب کیا اور اس قسم مین وہ نقوش تصویر نما ہین جو کسی چیز پر شباہت
کے وسیلے سے دلالت کرتے ہین چنانچہ آفتاب و مہتاب کی تصویر کے نقوش سے
مشبہہ پر دلالت ہوتی ہے اور دوسری قسم مین وہ نقوش ہین جنسے خاصیتین اشیا کی
معلوم ہوتی ہین اور جو دلالت اوپر اون چیزون کے کرتے ہین جنکی تصویر نہین کھینچی
جاسکتی چنانچہ احدیت کی علامت باعتبار یکرنگی کے خط راست ہے اوسکو اوسی
بزرگ نے نقوش مقصد بکنایہ نما نامزد کیا ہے اور تیسرے قسم مین وہ نقوش ہین جو مرکب
دو یا تین یا چار یا زیادہ نقش واحد سے ہین اور ترکیب مین اوس نقش مجمل کے ایک معنی

عام ہین چنانچہ ایک نقش واحد آفتاب کے اوپر اور دوسرا مہتاب کے اوپر دلالت
کرتا ہے اور اگر یہ دونون نقوش مرکب ہووین تو ایک نقش با معنی عام ہوتا ہے اور روشنی
پر دلالت کرتا ہے ایسے نقوش کو اوس ختائی نے نقش معنی زیادہ کن نامزد کیا ہے اور
چوتھی قسم مین اوس حکیم نے اون نقوش کو داخل کیا ہے جو نطق سے متعلق ہین اور اونکو
نقوش صوت گذار کے نام سے نامزد کیا ہے اور پانچوین قسم مین وہ نقوش ہین جو معنی لغوی
سے گذر کے بعض دفعہ معنی مرادی سے اور کبھی بمجاز و استعارہ مستعمل ہوتے ہین اور بعض
اوقات معنی مخالف پیدا کرتے ہین فی المثل جو نقش جسکے لغوی معنی پادشاہ ہین وہ استعارے
مین معنی ظالم پیدا کرتا ہے اور جس نقوش کے لغوی معنی دل ہین وہ معنی عشق مین مستعمل
ہوتا ہے غرض اس قسم کے نقوش کو اوس ختائی نے ملقب بالفاظ گیرندہ معنی ساختہ و
لباسی کیا ہے اور چھٹی قسم کے وہ نقوش ہین جو اگر ذرہ بھی کج یا منقلب کیے جاوین
تو اصل معنی کے ضد جو معنی ہے وہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ جس نقش کے معنی اوپر ہین وہ اولٹ
دینے سے نیچے کے معنی کی طرف دلالت کرتا ہے اور جس نقش کا معنی پیر مرد ہے اگر منقلب
ہووے تو مرد مردہ پر دال ہوتا ہے اور اوس قسم کو حکیم ممدوح نے حروف تغییر پذیر وقابل
انقلاب قرار دیا ہے الغرض اجناس حروف ختائی کی اس تفریق کو فرنگستانی علمانے معقول
تصور کر کے اس بات کی بنیاد قرار دی ہے کہ ختائی حروف کو نقوش مقصد گذار کہنا
چاہیے اور یہ نہ سمجھے کہ خود اوسی ختائی عالم نے چوبیس ہزار نقوش سے جنکے جنس کی
یہ تفریق کی ہے اون مین سے پانچ قسم کے حروف یعنے نقوش پیکری اور نقوش مقصد
یکنایت نما اور نقوش معنی زیادہ کن اور نقوش گیرندہ معنی ساختہ ولباسی اور نقوش تغییر پذیر
اور قابل انقلاب جملہ مین صرف دو ہزار ہین لیکن فقط صوت گذار کی قسم کے نقوش
بائیس ہزار ہین غرض ظاہر ہے کہ جب کسی زبان مین نقوش پیکری و معنی یکنایت نما
صرف دو ہزار ہووین اور حروف جو نطق سے متعلق ہین بائیس ہزار ہووین تو اوس زبان کی حروف

بیشک صورت گذار ہین اور تکلف یہ ہے کہ جس ختائی حکیم کے سخن پر فرنگستانی علما نے بنیاد اپنے قولون کی ڈالی ہے اوسی سخن ہین ایک ایسی قوی دلیل اوس امر کے ابطال ہین موجود ہے اور یہان تک ہمارے یہان کے علما اس بات پر لوٹے رہے ہین کہ اوہنون نے نہایت کوشش اور سعی سے ختائی حروف کے شبیہ سے معنی کنایہ نکالا ہے اور معلوم نہین کہ اوہنون نے کسطرح سے صورت وصفت ہین مشابہت پائی غرض ہمسے جاہلون کو کچھ تمیز نہین ہوتی ہے *

الغرض اس تقریر کو طول دینا اور خطائین جو اکثر علما نے بہ نسبت زبان کی ہین جست وجو سے نکالنا زیادہ مشکل نہین ہے غرض چونکہ تاریخ کا ضابطہ یہ ہے کہ منجملہ اور حالات ملک کے کچھ مختصر تذکرہ وہان کی زبان کا بھی ہو نہ کہ دفتر کا دفتر اوس باب ہین لکھا جاوے اس لیے مناسب ہے کہ فقط پونی سو صاحب کے قول کے ترجمہ پر اکتفا کیا جاوے کیونکہ ولایت امریکا ہین وے اکمل الفضلا تھے اور اوہنون نے بہت سے علما کے اقوال بہ نسبت ختائی زبان کے جمع کر کے یہ فرماتے ہین کہ قاعدہ ختائی تحریر کا حقیقت ہین نقش مقصد گذار نہین ہے جیسا کہ لوگون نے تصور کیا ہے بلکہ اوسکو نقش کلمہ گذار کہنا چاہیے اور نقش مقصد گذار ایک چیز خیالی ہے اور چونکہ اکثر امور کی ادا اوسکے ذریعہ سے ممکن نہین ہے اس جہت سے اوسکو نقش قرار دینا مناسب نہین کیونکہ انسان کو قوت ناطقہ ہے اور نقش اوسیکو کہہ سکتے ہین جو کہ زبان استعمالی پر دلالت کرے نہ کہ اوسکو جو مثل نقش مقصد گذار کے خیالات کو صرف مدرکہ تک مباین زبان استعمالی سے رسائی دیوے الغرض جتنے اقسام نقش کے دنیا ہین مروج ہین سب نقوش و علامت بسایط نطق کے ہین جنکی تین قسمین ہین یعنے علامت کلمہ کی اور علامت بند کلمہ کی اور علامت بسایط کلمہ کی اور پہلی قسم نقش کلمہ گذار ہے اور دوسری قسم نقش بند نما اور تیسری قسم نقش ابجدی ہے الغرض اس تاریخ کے راقم نے جو کچھ کہ ارباب سخن کی خدمت ہین اعلم ختائی نقوش کے بیان ہین کیے ہین صرف مطابق اپنی عقل ناقص کے قیاس کے نہین بیان

مین لایا چنانچہ بڑے بڑے ادیبون کے قولون کا خلاصہ یہی ہے جو مذکور ہوا اور اب
اس امر مین خاتمہ تقریر کا اسی پر کرنا چاہیے کہ کتاب زبان لاٹین جو پادری کالیری صاحب نے
قواعد او رحقائق ختائی زبان مین تصنیف کیے ہین اوسکے کئی باب کا ترجمہ یہان پر درج
کیا جاوے تاکہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہووے انشاء اللہ تعالی الغرض باب ہشتم کتاب
مذکور کا بیچ بیان بسائط حروف ختائی کے ہے اور بعد ایک دو جملہ تمہید کے پادری صاحب
ممدوح اسطور پر فرماتے ہین ٭ کہ اوپر خاص و عام کے ظاہر ہے کہ بالکل اقسام نگار حرفی
مین ایک قاعدہ بہ نسبت اوس ترتیب کے مقرر ہے جسکے مطابق واسطے مرکب کرنے
کسی کلمہ کے ایک حرف بعد دوسرے حرف کے علی التواتر لکھا جاتا ہے ٭ یہ طور نگار کا نہایت
سلیس ہے کیونکہ اسکی ترتیب مطابق حروف کے تلفظ کے ہے اور بعض زبان مین ترتیب
حروف کی ترکیب لفظ مین داہنی طرف سے اور بعض مین بائین طرف سے شروع ہوتی ہے
چنانچہ انگریزی ولایتین و فرانسیس وغیرہ کا قاعدہ چپ سے راست اور عربی فارسی وغیرہ
مین راست سے چپ کی طرف ترکیب لفظ شروع ہوتی ہے غرض اس قاعدہ کی سلاست
ایسی ہے کہ کیسا ہی کودن کیون نہووے مگر یاد کر لیویگا چنانچہ فی المثل اگر خوشی کا لفظ
لکھنا کوئی چاہے تو پہلے خ اور بعد اوسکے و اور پھر ش اور آخر کو ی بیشک لکھیگا
اور یہ ترتیب نہین دیگا کہ پہلے ش اور بعد اوسکے خ اور پھر ی اور بعد اوسکے و تحریر
ہووے الغرض اسطرح سے زبان ختائی کی نگار مین بھی دستور بہ نسبت ترتیب پانے
حروف کے ترکیب لفظ مین مقرر ہے لیکن با اینہمہ درمیان قواعد اقسام نگار ابجدی
کے اور قواعد ختائی نگار کے بہت فرق ہے چنانچہ نگار ابجدی کے حروف کی اسقدر
نسبت ساتھ نطق کے ہے کہ کسی کلمے کے مرکب بسائط کو علی التواتر تفریق کرنے سے
فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کلمہ مین کون ترتیب حروف کی درست ہے غرض نگار
ختائی اسکے عین برعکس ہے اور جس ترتیب سے حروف کے بسائط کی ترکیب پاتا ہے

صرف تلفظ سے نکلتی ہے کیونکہ ہر کلمہ جسکی ایک ہجے ہین یعنے جسکا مخرج زبان کی ایک حرکت سے پیدا ہے اکثر تفریق پذیر نہین ہوتا یعنے اوسکے بسائط جدا ہوکر اپنی اصل پر قائم نہین کیے جا سکتے غرض ویسے کلمہ کی ایک مُرکب علامت ہوتی ہے جسکے بسائط ترکیبیہ متعلق صوت سے نہین ہے سواے اسکے نگار ابجدی مین چونکہ حروف علی التواتر ایک سیدھی سطر مین ترکیب لفظ مین لکھے جاتے ہین اس جہت سے واسطے دریافت ترتیب حروف بیچ ہر کلمہ کے حاجت صرف شروع سطر کو قرار دینے کی ہوتی ہے لیکن خلاف اسکے ختائی حروف کی شکلین اکثر مدوّر یا مربع ہوتی ہین اور اسی وجہ سے اوس زبان کا مبتدی بسائط مرکبہ کی ترتیب از خود نہین دریافت کرسکتا ہے اور اسی وجہ سے اہل فرنگ جو نوآموز اوس زبان مین ہین اور طریق صحیح ختائی حروف کے لکھنے کی نہین جانتے ہین وے اکثر بسائط ترکیبیہ کو اوسی نامعقول ترتیب سے مرکب کرتے ہین جیسا کہ تمثیلاً بیچ لفظ خوشی کے مذکور ہوا ہے اور وے حروف ختائی کو بسبب نادرستی تحریر کے ایسا مسخ کر ڈالتے ہین کہ اونکی شکلون پر ختائی جُہلا ہنستے اور علما بنظر حقارت دیکھتے ہین چونکہ نزاکت وسلاست ختائی تحریر کی متعلق اوپر معقول دانست ترکیب بسائط کی ترتیب کے ہے اس سبب سے تمام مملکت چین مین ایسا شخص کم ہے جو حروف کی تحریر کی طریق مروجہ کے مطابق عمل نہین کرتا ہے اور طالب العلمون کو یہ طریق معلم سب بہت کوشش اور توجہ کے ساتھ سکھلاتے ہین اور حالانکہ اسکی وجہ کو اونھون نے خواہ خوف ورود مشکلات کے سبب سے خواہ صدور اغلاط کے احتمال سے کبھی نہین لکھا ہے لیکن لڑکون سے موافق طریق عام کے حرفون کی مشق کرواتے ہین اور منجملہ قواعد تحریر کے جو یہ لوگ سکھلاتے ایک یہ ہے کہ کسی حرف کو نیچے سے یا داہنی طرف سے شروع کرنا نہین چاہیے بجز حروف مربع کے کہ جو داہنے پہلو سے شروع ہوتے ہین ؛ الغرض اہل فرنگ کی طبیعت چونکہ طرف تلاش اور ہر چیز کے اجزاے مرکبہ کی تفریق کرنے کے

مایل ہے اس جہت سے واسطے تحقیق کرنے اس امر کے کہ کیونکر بغیر معلم کی مدد کے ختائی حروف سیکھے جا سکتے ہین اونہین عقل کی حاجت تھی اور اسکا طریقہ ایجاد کیا ہوا اکمل الفضلا جناب پادری گنبنسا لویز صاحب کا ہے حالانکہ اونہون نے بیان تصریح جیسا کہ چاہیے نہین کیا ہے غرض اس طریقے کی تین ترکیبین ہین اول یہ کہ تعریف صحیح اون بسائط کی جنسے ختائی حروف مرکب ہین بیان کرنی ضرور ہے اور دوسرے یہ کہ طریق معہودہ و مشروطہ جو ختائیون مین نسبت بہم آنے ایک بسیط بعد دوسرے کے جو مطابق طریق ابجدی کے مروج ہے دریافت کرنی چاہیے اور تیسرے یہ کہ مطابق طریق جو مذکور ہوا ختائی حروف کو انتظام دینا چاہیے کیونکہ اگر ختائی حروف کے بسائط یعنے وہ خط سب جنسے ہر نقش کی ترکیب ہوتی ہے غور سے ملاحظہ کیے جاوین تو محض ناواقف شخص کو بھی صاف معلوم ہوگا کہ یہ بسائط صرف ایک قسم کے نہین ہین اور اقسام جداگانہ اون سب خطون کے کیے جا سکتے ہین علماے ختائی نے بہت سا قصد تفریق اور نامزد کرنیکا کیا ہے لیکن ایسے امر سہل مین بھی اونکو اتفاق نہین ہے اور بعض کہتے ہین کہ خط کی چھہ قسمین ہین * غرض جزوٹ فرقے کے فرنگی پادریون نے بیان انہین چھہ قسمون کا موافق قدیم علماے ختا کی راے کے کیا ہے لیکن متاخرین اس راے کو اسوجہ سے باطل کرتے کہ بعض خط جو علٰحدہ اون چھہ قسمون سے ہین شامل اونکے نہین ہے اور بعض علماء ختا کی راے یہ ہے کہ خطون کی آٹھہ قسمین ہین اور جنکی پھر تقسیم ثانی قرب مشابہت کے اعتبار سے کی گئی ہے غرض یہ راے مشہور ہوئی اور اندنون علماے ختا اوسکو درست جانتے ہین لیکن اس سے تسکین اور تشفی خاطر اوس شخص کی نہین ہوویگی جو ہر چیز کے رگ و ریشے کو جدا کر کے اجزا کو اصل پر تقسیم کرنیکا عادی ہوویگا کیونکہ اس تقسیم مین دو قسم بعض خطون کی کی گئی ہے جو حقیقت مین ایک ہی ہین اور بعض جو جدا ہین ایک مین شامل ہوے ہین * الغرض بعد نہایت واقفیت کے جناب پادری گنبنسا لویز صاحب نے تشریح کر کے صحت کے ساتھ یہ مقرر کیا کہ مفرد خطوط یعنے بسائط مرکبہ جو نہایت متفرق ہین نو قسمون کے ہین اور حالانکہ بعض

آپسمین اندک مختلف ہین لیکن اصلی شکل وصورت مین مغائرت نہین ہے چونکہ صرف تعریف صحیح شکل وشمار مفرد خطوط کی بیان کرنی اور ترتیب جسمین حرفون کو لکھنا چاہیے واضح دکھانی اور نگارا ابجدی کے دستور پر حرفون کو لغت مین تنظیم دینی کافی نتھی اس سبب سے ضرور ہوا کہ سوا جمع کرنے خطوط کی علحدہ قسمون مین ہر خط کو جو جگہ بے تبدل اپنی قسم مین علی التسلسل چاہیے معین کیا جاوے یعنے بطور سلسلہ ابجدی کے ایک خط کو اپنی قسم مین پہلی جگہ ملے اور دوسرے خط کو دوسری جگہ دی جاوے اور اسیطرح سے ہر خط کی جگہ موافق سلسلہ کے مشخص ہووے جسطرح سے حرف ا فارسی زبان مین قبل حرف ب کے ہے اور ب قبل حرف پ کے واقع ہے * الغرض اکمل الفضلا یعنے صاحب ممدوح نے یہ سررشتہ مقرر کیا اور ذیل مین جو قاعدہ تہجی کا اونکا نکالا ہوا مندرج ہے چاہیے کہ مبتدی اوسکو خوب یاد کرے اور طرح بطرح کے تلفظ جو ہر خط کے ساتہ ہے زبان کی نوک پر رکھے یعنے ١ چو - ہوا ٢ کیو ر ہی ح ہی آکوین ا کیو ے ٧ [illegible] ٦ نا * اب بغیر دقت کے سمجہا جا سکتا ہے کہ اس قاعدہ تہجی کی مدد سے ختائی حروف موافق ترتیب ترکیبی کے جو فارسی زبان کے الفاظ کے لیے مروج ہے انتظام پا سکتے ہین اور اسی معقول ترتیب سے ایک طریق اونکو ترکیب دینے اور تحریر کرنیکا ساتہ درستی کے مستنبط ہو سکتا ہے چنانچہ کتاب لغت فارسی مین لفظ ابرو قبل لفظ باری کے اس لیے درج ہے کہ حرف آ جس سے ابرو کی شروع ہے وہ قاعدہ ابجدی مین قبل حرف ب کے ہے جس سے باری کی ہجے شروع ہوتی ہے اسیطرح سے ختائی حرف [illegible] لغت مین قبل حرف [illegible] کے ہے اس لیے کہ وہ خط جس سے اوس حرف کا شروع ہے وہ قاعدہ ابجدی مذکورہ بالا مین قبل خط [illegible] کے ہے جس سے یہ حرف شروع ہوتا ہے *

جب دو فارسی لفظ ایک ہی حرف سے شروع ہوتے ہین تو دیکھا چاہیے کہ دونوں کا دوسرا حرف کون ہے اور موافق دوسرے حرف کی تقدیم کے ترتیب دی جاتی ہے چنانچہ لفظ ابر قبل لفظ آتش کے لغت مین درج ہے اس لیے کہ ابرو کا دوسرا حرف ب قبل

آلش کے دوسرے حرف ت کے قاعدۂ ابجدی مین ہے اسیطرح سے ختائی حرف 亨
جو حرف 良 کیطرح ایک ہی خط سے شروع ہوتا ہے لیکن اوسکے قبل لغت مین اس لیے درج ہے کہ
پہلے لفظ کا دوسرا خط — قاعدہ ابجد مین قبل دوسرے لفظ کے دوسرے خط 乛 کے واقع ہے*
اگر دو فارسی لفظ کے دونون پہلے حرف ایک ہی ہووین تو موافق تیسرے حرف کی تقدیم
کے ترتیب دیجاتی ہے چنانچہ لفظ ابرو قبل لفظ ابنوس کے لغت مین اس لیے درج ہوتا ہے
کہ لفظ ابرو کا تیسرا حرف ر قاعدۂ ابجد مین لفظ ابنوس کے تیسرا حرف ن کے قبل ہے
اور بعینہ یہی حال ختائی زبان مین ہے غرض دو لفظ فارسی مین اگر تیسرا چوتھا اور پانچوان
حرف ایک ہی ہو تو چوتھے پانچوین چھٹے حرف سے آگے بڑہتے ہوے آخری حرف
تک دیکھنا ہوتا ہے جب تک حرف فارق نہ ملے اسیطرح سے جب ختائی حروف کی
ترکیب مین وہ حروف ایسے ملتے ہین جنکے تیسرے یا چوتھے یا پانچوین خط ایک ہی ہووین
تو چوتھے یا پانچوین یا چھٹے خط لغایت خط آخر دیکھنا چاہیے تاکہ خط کی تقدیم موافق
قاعدۂ ابجد کے مستنبط ہووے * جس طرح سے فارسی زبان کے تمام الفاظ کی آٹھ
قسمین ہین یعنے اصلی تقسیمین شمار مین موافق عدد حروف ابجد کے ہین اوسیطرح سے
ختائی زبان کے بالکل حروف کی سات قسمین بسبب اسکے ہین کہ ابجدی خطوط جن سے
کہ اونکا آغاز ہے جملے مین سات ہین * ختائی حروف کو ابجدی ترتیب مین انتظام
دینے کے واسطے ضرور ہے کہ ترکیب اونکی تحریر کی خوبتر معلوم ہووے اور اوس سے
صرف علما واقفیت رکھتے ہین لیکن جسوقت کہ ایک قسم وافر کے حروف کی ترتیب
موافق قاعدۂ ابجدی کے دی گئی اوسوقت صرف اوسی کی مدد سے اور بغیر کسی استاد
کی استعانت کے ترکیب تحریر کی معلوم ہوسکتی ہے چنانچہ جملے سے فہرست حروف
صوتنگذار کے جسکا سیکھنا مبتدیون پر اہم اور واجب ہم جانتے ہین وہ قسم ہے جسمین
دس خطوط ہین اور یہ قسم حروف کی اٹھاروین صفحہ سے اکتیسوین تک مطبوع ہے*

الغرض جیسا کہ مذکور ہوا ترکیب مین پہلی جگہ اون حروف کی ہے جو ابجد کے پہلے
خط سے شروع ہین اس جہت سے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ خط ۱ اون حروف
جن مین غالب معلوم ہووے جو جملے مین چھبیس ہین قبل دوسرے سب خطوط کی لکہا جاوے
دوسرے درجے مین اون حرفون کو لکہا چاہیے کہ جو ابجد کے دوسرے
خط سے شروع ہین اور اس بات کے معلوم کرنے کے لیے کہ کون سے
خط کو دوسری جگہ مین لکھا چاہیے یہ ضرور نہین کہ موقع ہر حرف
کا نسبت مین ہر قسم حرف کے جسمین خطون کے عدد برابر ہین دیکہا جاوے بلکہ دیکھنا
چاہیے کہ وہ خط کون سی جگہ نسبت اور حروف اوسی قسم کے رکھتی ہے یعنے بیچ اون
حروف کے جن مین ایک علامت سب کے لیے عام ہے چنانچہ چھبیس حرف کے جملے سے
جنکا شروع خط • سے ہے آٹھ حروف مین دوسرا خط ۱ ہے اور آٹھ حروف مین دوسرا خط ـ ہے اور
پانچ حروف مین دوسرا خط ٦ ہے اور چار حروف مین یہ خط ر ہے اور ایک مین دوسرا خط
ر ہے غرض اسیطرح جملے سے اکیس حرفون کے جو شروع خط ـ سے ہین تین حرفون
مین وہی خط ـ موجود دوسری جگہ مین بھی ہے اور تین حرف مین دوسرا خط ر
ہے اور دو حرف مین خط ح کو دوسری جگہ ہے اور تیرہ حرف مین دوسرا خط ! ہے
اسیطرح سے نسبت مین تیسرے خط کے صرف وہی حروف آپسمین مشابہ سمجھے جاسکتے ہین
جن مین پہلے دو خط اوس قسم ابجدی مین عام ہین چنانچہ جملے سے آٹھ پہلے حروف متعلق
قسم ٦ کے سات حرف مین تیسرا خط ـ ہے اور صرف دو حرف مین یہ خط ۱ ہے
الغرض اسی وضع کی تقریر سے وہ ترتیب جسکے مطابق دوسرے خطون کو لکھنا چاہیے
معلوم ہو جائیگی اور بخیر دیار مین بھی اصل حقیقت طریقہ تحریر کا جو ختا مین صرف مشق کروانے
سے سکھلایا جاتا اور جسکے سبب سے خوش وضعی اور خوبصورتی بلکہ اگر کہئے تو ہیئت حقیقی ختائی
حروف کی حاصل ہوتی دریافت مین آسکتا ہے + اور خود اہل ختا بسبب بیخبر ہونے

اِس طریق ابجدی سے جو کہ حروف کی تقسیم درست جاننے کے واسطے ضرور ہے اپنی کتب
لغت مین بہت سے حروف کو خلط ملط کیا ہے اور صرف اسی وجہ سے ہے کہ اون مین خطون
کی عدد برابر ہے ایک جگہ پر اونکو جمع کیا ہے لیکن اسی سبب سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دو سو
حروف ایک قسم کے خواہ نخواہ دیکھنے پڑتے ہین تب کہین جس حرف کی خواہش ہے نظر
آتا ہے اور اگر اوس تلاش مین ذرہ سی طبیعت ہٹ گئی یا شمار کرنے مین خطون کے
سہو ہو وے تو اپنا مطلب فوراً خبط ہو جاتا ہے + جب کہ یہ حال ہے تو تعجب نہین کہ
بہت کمتر لوگون کو استعداد فاضلانہ ختائی زبان مین ہوتی ہے اور وے بھی محنت شاقہ
سے اوسکو حاصل کرتے ہین + یہان تک راقم تاریخ چین ہذا نے پادری صاحب ممدوح
کی کتاب کے آٹھوین باب کا ترجمہ کیا اب لازم ہے کہ ایک باب جو ختائی حروف کے
معنی کے بیان مین اونھون نے لکھا اور اپنی تصنیف مین دسوان باب قرار دیا ہے
ترجمہ ہووے + پادری صاحب ممدوح یہ فرماتے ہین کہ مخفی نر ہے کہ اکثر ختائی حروف
کے دو معنی ہوتے ہین ایک وہ معنی مفرد جو ہر فرد حرف سے متعلق ہے اور دوسرے
وہ معنی اجماعی جو دو یا تین یا چار حرفون کے ایکجا ہونے سے پیدا ہوتا ہے + اگر قدیم
کتابین ختائیون کی دیکھی جاوین تو ظاہر ہو ویگا کہ اوائل مین ہر حرف کا ایک معنی خاص
یعنے حقیقی اور غیر مجازی مطابق ختائی حروف کے قاعدے کے جو حقیقت مین قاعدہ
نقش معنی یا صوت گذار ہے مشہور تھا لیکن جس حال مین ختائیون کی طبیعت شاعرانہ تھی
مثل دوسری شرقی قومون کے نفرت سیدھی سادھی تقریر سے کی تو حرفون کے معنی
حقیقت سے گذر کے طرف مجاز کے رجوع کیے گئے اور بعضے حروف کا استعمال یہان
تک مراد یہ معنی مین کیا گیا کہ قسم صوت گذار سے وہ متعلق نہ ہے + غرض یہ خاصیت
مفردی اور مجازی حروف کی جو قدیم ایام کی وجہ تقریر سے پیدا ہوئی حقیقت مین باعث
اوس صحت اور قوت اور تقریر کی رونق کا ہے جو ختائیون کے قدیم مذہب کی کتابون مین

قابل پسند کے ہے لیکن اسی سبب سے ابہام کو جگہ ملی اور درست لہجہ کی حاجت ہوئی
اور عوام کے ذہن رسا نہین بنائی جا سکی اسیطرح سے رفتہ رفتہ تبدیل حرفون کی معنی مفرد سے
معنی اجمالی کے ساتھ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ خاصیت ختائی زبان کی جو اوایل مین مفرد لہجے
تھی بدل گئی اور اوس سبب سے اجزاے تہجی ہر کلمے مین کثیر ہوے اور اسیطرح کا تغیر ایک
ہجے سے بہت سی ہجون تک اون شرقی زبانون مین زیادہ تر نظر آتا ہے جنکو اپنے
ماخذ و منبع سے زیادہ دوری ہے اور جنکے بولنے والون مین جہل باقی نہین رہا ہے
بہرکیف ایام آخرین مین ختائیون نے اکثر دو کلمہ مفرد لہجے کو ملا کر استعمال کرنا شروع کیا یعنے
ایک حرف کی جگہ مین دو حرفون کو واسطے بیان ایک مقصد مفرد کے استعمال کیا اور عموماً
ایسا ہی ہے کہ دو حرف اجمالی سے وہی معنی نکلتے ہین جو اونکو جدا کرنے سے ہر ایک کا
معنی ہوتا ہے اور اوس صورت مین سمجھا چاہیے کہ دونون حروف تصریح ایک دوسرے کی
کرتے ہین لیکن چونکہ اکثر ایسا ہے کہ دو حرف اجمال کو جدا کرنے سے ہر فرد کے معنی کو
اجمال معنی سے نسبت نہین رہتی ہے اس سبب سے دعوی ہمارا ہے کہ اسطرح کے
مجمل حروف کو الفاظ ذو ہجہ اور لاممکن التفریق کہنا چاہیے چونکہ ختائیون کی زبان تحریریہ
اوپر زبان تقریریہ کے مبنی ہے اس جہت سے کیسا ہی اجمال حروف کا کیون نہو وے
اون لوگون کو وقت سمجھنے مین نہین ہوتی ہے برخلاف اسکے اہل فرنگ اور دوسرے
غیر ملکیون کو جو زبان تقریر سے واقف نہین اونکو تمیز کرنے مین درمیان الفاظ ذو ہجہ
اور ایک ہجہ کے بہت سی دقتین بسبب نہونے علامات ممیز و فارق کے پیش آتی ہین اسی
سبب سے اکثر ترجمہ سب جو ختائی کتابون کا موجود ہے اونمین بہت سے مقام پر مصنف
کے مطلب کے خلاف ہے اور جس حال مین موافق بھی ہوتا تو انداز عبارت کا انوٹھا اور
کودھب نظر آتا ہے اور اس بے سلسلے پن کو ناواقفیت مترجم کی طرف نہ کہ اصلی ذہن
ختائی کی طرف رجوع کرنا مقتضاے انصاف ہے * چونکہ لقیہ دسوین باب کا بیچ بیان

اوس ترتیب کے ہے جسکے مطابق پادری صاحب ممدوح نے اپنی تصنیف کو مرتب کیا اِس
لحاظ سے مولف تاریخ ہذا نے اوسکا ترجمہ لا ینفع سمجھا غرض بارہوان باب قابل ملاحظہ ناظرین
تاریخ چین تصور ہوا اور اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ واسطے زیادہ ترقی کرنے بیچ تحصیل ختائی زبان
کی تحریر یا تقریر کے ضرور ہے جیسا کہ دوسرے علوم کی تحصیل کے لیے چاہیے کہ اول ذہن ہو
اور دوسرے محنت اور توجہ تحصیل مین کیجاوے اور چونکہ طریق پڑہنے کا ترقی جلد یا دیر پا کا
باعث ہوسکتا ہے اسواسطے چند باتین قابل غور و التفات کے بیان کرنا چاہیے ٭ ختائی
مکتب خانون مین لڑکون سے کسی چھوٹی کتاب کے حرفون کی نقل درستی کے ساتہ پہلے
کرواتے ہین تاکہ قبل آگاہ ہونے اونکے تلفظ یا معنی سے آشنا اونکی شکل و صورت سے
ہووین جب حرفون کو صفائی سے وے لکہہ سکتے ہین تو تلفظ سیکھتے ہین اور موافق معلم کی
عبارت بتلانے کے اوسیکو کئی بار لکھتے اور پڑہتے ہین جب کہ شکل اور تلفظ خوب معلوم
ہوتے تو معنی سے آگاہ کیے جاتے اور وہی چھوٹی سی کتاب جسکی کئی دفع نقل ہوئی اور جو یاد کی گئی
تھی ترجمہ ہوتی ہے غرض بعد اوس کتاب کے دوسری ایک جسمین چند حروف نئے ہین اوسطرح سے درس
مین آتی ہے اور یہی طریقہ عام ہے لیکن جس حالت مین کہ طالب العلم کو ارادہ مرتبہ فاضلانہ حاصل کرنیکا
ہوتا ہے تو اوسکو بہت سی کتابونکا درس اسیطرح لینا ہوتا ہے تاکہ زیادہ حرفون سے آشنائی اور مضامین
بلند سے آگاہی پیدا ہووے ٭ اِس طریقے کے عیوب کو ثابت کرنیکے لیے اتنا ہی کہنا
کافی ہے کہ اولاً اوس تین دفع کے پڑہنے اور نقل کرنے مین اوقات بہت ضایع ہوتی ہے
دوسرے یہ کہ لڑکون کو صرف حروف اور اونکے تلفظ کو بغیر معنی کے اتنے دن تک پڑہانے
سے طبیعت بسبب معطل رہنے حصول مطالب سے خواہ نخواہ کند ہو جاتی ہے اور تیسرے
یہ کہ ترتیب حروف مین ابجدی قاعدہ کے موافق ترقی ساتہ تدریج کے نہین کیجاتی ہے اور
اکثر دفع مشکل اور پیچدار حروف لڑکون سے روز اول مین لکھائے جاتے ہین اور اونکے لیے
یہ بات بسبب واقف نہونے اون اجزاے تہجیہ سے جن سے حروف مرکب ہین زیادہ تر

مشکل ہے جگہ تعجب کی ہے کہ باوصف اسکے کہ اہل ختا ہمیشہ سے علم کے راغب ہین لیکن
یہ بدطور پڑہنے کا قدیم سے آج تک مروج ہے غرض جبکہ خود فرنگستان مین بہت سے عیوب
تحصیل علوم کے طریق مین ہنوز موجود ہین تو کہنا دشوار ہے کہ یہ دونون طریق بد کے درمیان
کسپر جہل کا اطلاق زیادہ کیا جاسکتا ہے الغرض درمیان اہل فرنگ کے جو ملک ختا مین واسطے
تحصیل زبان کے جاتے ہین کئی طور پڑہنے کے مقرر ہین لیکن اکثر درست نہین چنانچہ کوئی
شخص تحریر قبل تقریر کے سیکھتا ہے اور بعض برعکس اسکے تقریر حاصل کرکے حرفون کے
لکھنے کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور بعض شخص کتابی حرفون کی صرف صورت سے آشنائی
کرنی کافی جانتے ہین و بعض برعکس اسکے کتابی حرفون کی تتبع حد سے زائد کرتے ہین اور
بعض جو حروف کو اپنے نزدیک نہایت کم استعمال جانتے صرف اونہین کو یاد اور ہر جگہ
استعمال کرتے اور بعض برعکس اسکے قصد بالکل لغات کی یاد کرنیکا کرتے ہین اور بعضے
پہلے دوسو چودہ حروف مصدری نوک زبان کرکے قصد ختائی لغات کی مدد سے ترجمہ
کرنے کسی کتاب ختائی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین الغرض پڑہنے کے انہین بدطریقون
کے باعث سے ختائی زبان مین فضیلت کمتر لوگون کو ہوتی ہے اور اوسکی تحصیل مین مشکلین
پیش آتین ہین ٭ قاعدہ اس زبانکی تحصیل کا کہ جواب ہم بیان کرتے ہین اوسکو ہمنے اپنے
اوستاد پادری گنسالوینز صاحب سے سیکھا ہے اور اوس مین جو تغیر اور کم و بیش بسبب اپنے
اور دوسرون کے تجربے کے مناسب معلوم ہوا ہے کیا گیا ہے غرض جب پڑہنا شروع
ہوتا لازم ہے کہ تحریر اور تقریر ایک ساتھ ہی سیکھی جاوے تاکہ مبتدی اون لفظون کو جو
پڑہتا ہووے تحریر کرسکے کیونکہ تجربے سے ظاہر ہے کہ الفاظ اور اونکے معنی سب اگر
اونکی علامت ممیزہ کے نقوش ذہن مین رہین خوب یاد رہتے ہین اور اسیطرح اگر نقوش
سے خوب آشنائی ہوویگی تو معنی سے بھی آگہی رہیگی دوسری بات یہ ہے کہ کسی مخصوص
حرف یا لفظ سے شروع کرنا نچاہیے بلکہ اوس سلسلہ حروف سے جسمین بصورت اجماع

خطائی حروف کے بالکل اجزاے تہجے ایکجائی ہووین سواے اسکے فہرست اصلی حرفون کی جو
ہم نے اپنی کتاب مین داخل کی ہے سب سے بہتر سلسلہ ہے کیونکہ تدریج کے ساتہ دقتین پیش کیجاتین
ہین اور سواے اون حرفون کے جو صدہا مرتبے کتابون مین ملتے ہین درج ہونے کے لبائط صوت
نما اور مقصد نما جنکے باہم مرکب ہونے سے تمام حرفون کی ترکیب دیجاتی ہے اسمین موجود ہین *
اس امر کے سیلیے ہمارے استاد گلسا لونیر صاحب کا حروف تہجی زیادہ مفید نہین کیونکہ اوس مین
اتنے حروف قسم دوم کے اس طوالت کے ساتہ ہین کہ اونکو یاد کرنے مین ہمکو خود یقین ہے کہ کوئی
ثابت قدمی سے اخیر تک نہین سیکھیگا * تیسرے یہ کہ جسوقت شکل ہر حرف کی یاد کیجاتی ہے
تو ساتہ ہی اوسکے کسی خطائی عالم سے اوسکا تلفظ بھی سیکہنا چاہیے غرض زیادہ اعتماد نہ اوسکی لیاقت
و نہ اپنی دانست پر کرنا چاہیے کیونکہ کمتر خطائی ہین جو اپنی زبان کے بالکل الفاظ کے تلفظ کو ساتہ
مخرج صحیح کے ادا کرتے ہین اور اہل فرنگ سے شاذ ایسے لوگ ہین جو خطائی حروف کی ترکیب سے
آگاہ ہین اس جہت سے مبتدی کو لازم ہے کہ ہم نے جو قاعدہ تہجی کا مقرر کیا ہے اوسی پر عمل کرے
اور ہمیشہ ساتہ غور کے دیکھے کہ درمیان ہر لفظ کے لبائط صوت نما کے اور وہ حروف جو علامت
صوت ہین نسبت درست مطابق قواعد جو اپنی تصنیف کے نوین باب مین ہم نے درج کیا ہے
واقع ہے یا نہین * چوتھے یہ کہ جب کوئی حرف سیکھا جاے اوسکو خطائی قلم سے لکھنا ضرور ہے
اور بعد اوسکے مطابق لکیرون کی ترتیب کی یاد سے اوسکی تحریر کرنی چاہیے ورنہ جلد اوسکی سہو
ہو جاینگی بلکہ کبھی اوس سے اچھی طرح واقفیت نہین ہووینگی * پانچوین یہ کہ تحصیل کی ابتدا مین
واسطے درست سمجھنے اس امر کے کہ کن لکیرون سے کوئی حرف مرکب ہے مبتدی کو لازم ہے
کہ حرفی مثالین جو چھٹے باب مین لقب سے کیارہی کے ہم نے دی ہین اونہین سے ہدایت لیوے
اور لقب سے سترہی کے اوسی باب مین جو حروف درج ہین اونکو نہ پڑہے کیونکہ اکثر اون کی
لکیرین ساختہ اور قاعدہ سے زیادہ ہوتی ہین * چھٹی بات یہ ہے چونکہ خوش آئین نہین ہے کہ عرصے
تک حروف بغیر مرکب معنی کے پڑہے جاوین اس سبب سے ہم نے اپنے سلسلے مین بعض جملے

جو ایک ختائی فاضل نے حروف اصلی اور مستند راجی جمع کرکے ترتیب دی ہے داخل کیا ہے تاکہ
شروع تحصیل کے دوسرے ہی روز مبتدی کو ختائی عبارت سے بغیر جانتے زیادہ حرف کے آگاہی
ہووے جسوقت کہ مبتدی سلسلہ حروف کو جو ہم نے مقرر کیا اسطرح پر یاد کریگا کہ معاً کسی مرکب
حرف کے دیکھتے ہی پہچان لیوے گا کہ کسی قسم علامت صوت سے وہ ہے تو بعد اوسکے مبتدی
وسیلے سے ہمارے قاعدۂ علامات صوت گذار کے اون حروف مرکبہ کو جنکو جاننا باقی رہیگا بیچ جواب
وسوال سے جو کسی سہل کتاب مین درج ہین تلاش کر کے نکال لیویگا اور اگرچہ بعضے حروف مجموعہ
جلد سمجہہ مین نہ آوین اور اونکی تصریح کے لیے ایک شرح چاہیے طویل تر اوسے جو ہم نے اس کتاب
مین دی ہے تو مبتدی کو لازم ہے کہ کسی بڑی لغت سے رجوع کرے با اینہمہ صلاح ہماری یہ ہے
کہ اقسام علامات صوت گذار کیطرف توجہ کم ہونے پاوے کیونکہ ہمیشہ اگر اونکا لحاظ مقدم رہیگا
تو استناد جو علامات صوت گذار کے تلفظ مین واقع ہوتے ہین اور مناسبات معنی کے جو کہ درمیان
اون حروف کے جو ایک ہی علامت صوت سے شروع ہین پائے جاتے ہین رفتہ رفتہ ذہن نشین
ہو جائینگے علاوہ اسکے ہماری صلاح یہ ہے کہ مبتدی روزمرہ کے جملون کے سوا نگین اور متین فقرہ
یاد کرے تاکہ تقریر کرنے مین طاقت اور کتاب پڑہنے مین سہولت ہووے آخر الامر اسنے زیادہ
کوئی بات مفید نہین کہ پادری گنسالویز صاحب نے ختائی زبان کی جو صرف و نحو لکھی ہے اوسکے
دفتر دوم کا درس ہو کیونکہ اوس سے بہتر کوئی کتاب اجتکے زمانہ تک نہین چھپی الغرض اس طریقے
پر عمل کرنے سے ہمکو یقین ہے کہ متوسط طبیعت کا آدمی بھی چار پانچ برس کی محنت مین ختائی
تصنیفات کے ترجمہ کی لیاقت پیدا کر سکتا بلکہ بعض ختائیون سے زیادہ حروف کے مناسبات
کی شناخت حاصل کریگا * پادری صاحب ممدوح کی اس عبارت سے جو راقم نے اونکی لاٹین
کتاب سے ترجمہ کیا ہے تاکہ اہل ہند کو خصوص ناظرین تاریخ چین کو ختائی زبان کی خاصیت
معلوم ہووے صاف ظاہر ہو ویگا کہ ختائیون کی تحریر اور تقریر حاصل کرنا امر دشوار ہے
غرض جنہون نے جد و جہد و مشقت شاقہ سے حاصل کیا ہے مدّاح ہین کہ اونکی کتابون مین

مضامین دلچسپ اور رنگین علی الخصوص نصیحتین مختصر و متین پائی جاتی ہین بہ باوصف اسکے
کہ تاریخ مین ایسا ضرور نہین کہ کسی ملک کے حالات کے بیان مین وہانکی زبان کی صرف و نحو
کی تقریر درج کی جاوے لیکن راقم نے اِس باب کو اتنا طول دیا تاکہ کسی مذاق کی خوانندہ کو حاجت نرہے

تیرہوان باب

خطائی عورت اور مرد کے لباس و پوشاک اور مکانات کی آرائش اور باغات اور چمن وغیرہ کا بیان

خداوند عالم کی حکمت اور کریمی کی یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ طبائع مخلوقات مختلف ہین اسی سبب سے ہر ملک کے لوگ اپنے وطن کی طبعی چیزون کو سب پر سبقت دیتے اور بے مثل و نظیر سمجھتے ہین اور اگر یہ خیال نہوتا تو افسردگی و ناصبری سب کے دامنگیر حال ہوتی حبشی اپنے کالے رنگ کو دیکھتا اور کڑہتا اور ایرانی اور فرنگستانی کی سرخ و سفید بدن کو دیکھکر رشک کرتا غرض پروردگار کی یہ عنایت اونکے حال پر ہے کہ فرنگی کی رنگت زنگی کو اتنی بد دکھائی دیتی ہے کہ شیطان کی تصویر جب وے کھینچتے ہین سپید رنگتے ہین اور اسیطرح انگریز بھی زنگی کی صورت و رنگت ابلیس کو دیتے ہین غرض اسیطور پر خطائی سب چھوٹی چندھلی آنکھہ اور چپٹی ناک اور بڑے کان کو حسین جانتے ہین اور ایران و فرنگستان اور ارمن اور ہندوستان کے جمال کو ناپسند کرتے ہین چنانچہ اونکا قول ہے کہ مرد کے واسطے حسن یہی ہے کہ پیشانی بلند اور وسیع کلا بھرا اور بھاری ناک نہایت چھوٹی اور چپٹی اور دونون کان بڑے بڑے اور لٹکے ہوے اور جسم مین گدازپن پیٹ تندیلا اور ہاتہ پانوئن بڑے بڑے ہووین اور عورت کا کمال جمال یہ ہے کہ آنکھہ چھوٹی لیکن سیاہ اور چمکتی ہوئی ہو اور بال اور بھوین سیاہ ہون سر مین بال گھنے اور لمبے لیکن بھوئن مین کم اور اِس انداز سے کہ کمان معلوم ہون اور قد منجھولا اور جسم گداز پیشانی اور دہانا متوسط اور ناک چھوٹی اور چپٹی اور آنکھین فاصلے پر اور کان بڑے بڑے لیکن پانون نہایت چھوٹے بلکہ تمام خوبصورتی ایکطرف اور فقط چھوٹے چھوٹے پانون کو ایکطرف سمجھتے ہین بسکہ امرا اور

نجبائے چین سرا مین یہ ہے کہ لڑکی جب ہوتی ہے اوسکے دونون پانون پر دہجی لپیٹ کے ہمیشہ باندہ رکھتے ہین اور ولادت سے تا بلوغت بلکہ جب تک قوت نامیہ باقی رہتی ہے تب تک کپڑے کی پٹی چڑہی رہتی ہے اس تدبیر کا حاصل یہی ہے کہ جوان عورتون کے پانون چار یا پانچ انگل سے زیادہ کبھی بڑہنے نہین غرض چلنے پھرنے سے ایک نوع معذور ہو جاتی ہین اور بے تکلیف شدید کے کیا دخل کہ جلد یا بے سہارے کے چل سکین لیکن باوجود عمر بھر کے چلنے کی معذوری کے اس امر کا ایسا خبط اونکو ہے کہ عورتین بخوشی تمام سب گوارا کرتین ہین اور غریب غربا کی بہو بیٹیون اور گانو کی دہقانی عورتون کو اس لیے حقیر جانتین ہین کہ اونکے پانون بدستور حیوانات موافق انداز قواے جسمانی کے ہوتے ہین اور جسطرح سے چھوٹے پانون اشراف عورت کا نشان ہے اوسیطرح پر مردون مین ہاتہ کی انگلیون کے ناخنون کو چار یا پانچ انگل بڑہانا گویا شیر کا چنگل دکہانا علامت نجابت ہے اور ارباب علم اور امرا سب کے ناخن بڑے رہتے ہین تا کہ ظاہر ہووے کہ وے اہل حرفہ سے نہین ہین کیونکہ محنت کش لوگ جو دستکاری کی روٹی کہاتے ہین وے لانبے ناخن نہین رکھہ سکتے یہ دستور یعنے پانون کو چھوٹا کرنا قدیم سے ہے اور سبب اوسکی بنیاد کا کونگو ہے اور بعضے صاحب تصنیف کچہ کہتے اور بعض ارباب تاریخ اختلاف روایت بیان کرتے ہین غرض بندے کی عقل ناقص مین یہ ہے کہ عورت کو زیادہ بے پر و بال اور بیدست و پا رکھنے کے لیے داناؤن نے یہ حکمت رکھی ہے القصہ اسطرح کے پانون ختائی بہت حسین جانتے ہین اور بعضے لڑکیون کے پانون پہول اور پک کر سڑ بہی جاتے ہین لیکن اونکی مائین پٹی کا باندہنا موقوف نہین کرتین اور کہتی ہین کہ جان جاوے مگر شرافت مین بٹا نہ آوے چونکہ مملکت ختا بہت وسیع ہے اور آب و ہوا اور تاثیر سرزمین مین اختلاف ہے اس لیے وہان کے باشندون کی رنگت مین بہی فرق ہے چنانچہ دکہن کی جانب کے ملکون کے رہنے والے چمپئی رنگ کے ہوتے اور شمال کے باشندے مثل فرنگستانیون کے نہایت سرخ و سفید ہوتے ہین اور چودہ پندرہ برس کے سن تک لڑکون کے

گالون مین گلاب کے پھولونکی رنگت اور لطافت ہوتی ہے + مردون کی پوشاک کی قطع یہ ہے
کہ ڈھیلے پاجامے پانومین اور اوسپر سے امرا مخمل یا ساٹن کے موزے چڑہاتے ہین لیکن غربا
بدقطع جوتا موٹے موٹے تلیون کا پہنتے ہین اور چھوٹے بڑے سب پیراہن کے طور پر ایک کرتا
گھٹنون کے نیچے تک لٹکتا ہوا پہنتے ہین غرض آستینون مین فرق ہے کیونکہ امیرون کی
آستینین چوڑی چکلی گھیردار ہوتین ہین اور اہل حرفہ اور دوسری قسم کے غربا کی آستینین
چست ہوتین اور مستورات کا بھی لباس اسی قطع کے قریب قریب ہوتا ہے مگر کمربند کا رواج
فقط مردون مین ہے اسکی رنگت اور وضع خاص و عام مین شناخت ہے اہل حرفہ اگر ریشم کا پٹہ
پھنین تو مار کھائین اونکے واسطے سوتی چاہیے اور بڑے آدمیون کے کمربندون سے ایک
بنی پاک اور خدا کرینکی قمچیان ہاتھی دانت کی اور چھُرا جسکا میان پُرتکلف اور سیاہ ہوتا لٹکا رہتا ہے
گرمیون مین بڑے آدمی ریشمی کپڑے اور متوسطین سوتی پہنتے ہین اور غربا فقط پاجامہ اور
سروپا برہنہ پھرتے ہین اور جاڑون مین امرا سمور کے لبادے اور ریشم کے گدیلے پہنتے ہین
اور غربا بھیڑی کے روئین والے چمڑے کے اندر روئی بھرواتے اور جاڑا بخوبی کاٹتے ہین اور
عید اور خوشی کے اور ایّام عبادت کے سوا لباس تکلف کا پہنا واجب التعزیر ہونا ہوتا ہے
غرض درباری پوشاک جو جلوس کے روز امراء کبار پہنتے ہین وہ بہت قیمتی اور قابل دیکھنے کے
ہوتی ہے لیکن ہم لوگون اور ہندوستانیون کی آنکھون مین اونکے تمام لباس کی قطع بدنما
معلوم ہووبگی جسطرح ختائی سب انگریزی پوشاک کو دیکھتے اور حیرت کرتے ہین کہ اس
چست لباس مین ہم سب کسطرح چلتے پھرتے ہین اور اسی سے ثابت ہے کہ انسان کی جبلت
مین خود پسندی ہے اور بڑے سے بڑا شخص اورون سے آپکو اچھا جانتا ہے + بارش کے
ایّام مین امرا اور شرفا ایک قسم کا نہایت خوبصورت چیولی کے موم جامے کا لبادا دوسرے
کپڑون پر سے اوڑہ لیتے اور فرنگستان مین جو لبادا اسی مصرف کا مروج ہے اوسکا نمونہ ختا سے
ہاتہ آیا ہے اور پانی سے حفاظت کے لیے اس سے بہتر ترکیب کم ہے غرض یہ چیز قیمتی ہے

لیکن غربا کے لیے ایک قسم کی بیل سے بالاپوش بناتے ہین اور اوس سے موم جامے کیطرح پانی
سے حفاظت ہوتی ہے اور امیر موم جامے کے گھیردار ٹوپیان پہنتے ہین غریب اوسی گت کی خوبصورت
ٹوپیان بناتے اور برسات مین پہنتے ہین ❊ اسی فصل مین راقم نے لکھا ہے کہ لباس کا رنگ
مطابق قانون کے ہر درجے کے آدمی کے لیے مروج ہے غرض ٹوپی بھی قسم قسم رنگ اور
تیاری کی ہر رتبے کے لیے معین ہے لیکن ٹوپی پر ایک گول گھنڈی اور مہین ریشم کے لچھے
کا لال جھبا آویزان ہوتا اور چارون طرف چھٹکا رہتا ہے یہ تو سب خاص و عام کے لیے
لازم ہے لیکن ساٹن کی ٹوپیان صرف امرا اور ارباب علم کے لیے اور چپائی اور چوبلی کی عوام
کے واسطے مقرر ہین ❊ قبل مانچو تاتار کی یورش کے ختائی تمام سر مین بال رکھتے تھے جسطرح
سکھ اور برما جوڑا باندھتے ہین غرض اپنے دور مین تاتاریون نے اپنے ہی دستور جاری کیا حالانکہ
اور دستورات ختا کے ہر طرح سے خود مقلد ہوئے لیکن اس بات مین اونکو ایسی ہی ضد
آگئی کہ بال کے پیچھے لاکھون کے سر کٹ گئے اور ختائیون نے بھی جب دیکھا کہ اپنی رسم کے
موافق بال رکھنا وبال شورنا ہے اور بے بال لا دبال رہتے ہین اونھون نے چارون
طرف سر منڈوا کے چوٹی رکھی اور اب ہمیشہ رہنے کے ایسی قدر اوسکی بیٹھی کہ چور اوچکے کی ٹری سزا
چوٹی کاٹنے کی ہوئی اور اب تتلی تاترس کے مثل ننانی لٹکے اور نوجوان لال سیاہ سی چوٹی
کو گوندھتے اور لال جھبا لٹکاتے ہین اور بوڑھے اور بقیہ سب سیاہ مباف کی رسم رکھتے ہین
اور ایام غم مین جب کسی بزرگ کا انتقال ہوتا ہے ختائی چوٹی کو کھولے رکھتے اور نہ جھاڑتے
ہین اور نہ تیل دیتے ہین اور نہ گوندھتے ہین ❊ سپید لباس ختا کا ماتمی لباس ہے اور موافق اسے کبھی
اختیار نہین کرتے اور اوسوقت ٹوپی مین سے سرخ جھبا نکال لیتے اور کپڑون مین سوتی گھنڈیان
لگاتے اور کرتہ اور پاجامہ اور کمربند موٹے ٹاٹ کا پہنتے ہین اور اس ایام مین امرا اور فغفور کے
اقربا اور خود فغفور بھی اگر اوسکی والدہ کا انتقال ہوئے سو دن تلک گزرے کوئی چیز ریشم کی نہین
پہنتا ❊ منہ کے ختائی عورتین سارے بدن کے اور ہاتھون کی انگلیون کو دباتین ہین اور

لباس اونکے مرد کیطرح ایسے ڈھیلے بنتے ہین کہ ظاہر کے اعتبار سے کسی عضو کا حسن اور قبح دریافت
نہین ہوتا ہے اور پوشاک جس رنگ کی چاہتین پہنتین ہین لیکن بیوہیون مین سیاہ اور نافرمانی کا
رواج ہے ❊ مردون مین صفائی کم ہے لیکن مستورات ہر روز غسل کرتی اور پوشاک بدلتین اور
گھنٹون سنگار کرتین ہین اور جسطرح جسے فرنگستان کی بعض عورتین گالون اور لبون پر ایک
چیز کو جسے روژ کہتے ہین خوبی کے لیے ملتین ہین اور ہندوستان مین مسّی اور سرمہ لگاتین
اور پان کا لکھوٹا جماتین ہین ختا مین بھی رنڈی اپنی صفت ذات سے باہر نہین اور انواع طرح کی
دلفریب بناؤ کرتی ہے اور بلبل روح کے عاشق کرنے کے لیے اپنے رخسار مثل گلاب کے پھول
کے بناتی ہے اور طبیعت کے بھونرے کو لوبھانے کے لیے لبونکو کلی کیطرح رنگتی اور جلد پر ایک
قسم کی مٹی سے سپیدی نہایت خوش نما پیدا کرتی ہے اور ایک نبات کے پتّون کا عرق ملاتی جس
سے کملائے گلاب کی پتّی کی رنگت تمام جلد مین پھیل جاتی ہے اور تکلف اس رنگ کا یہی ہے
کہ پانی سے بھی نہین چھوٹتا اور نہ دھوپ مین مطلق تبدیل ہوتا ہے ❊ بہت قسم کے روغن اور
اُبٹن جلد کو ملین اور بو پاک کرنے کے لیے عورتون مین صرف ہوتے ہین خصوص اقسام عطر اور
خوشبوئی سے ختائیون کو بہت ذوق ہے اور جسکو کچھ بھی مقدور ہے اوسکے یہان شب و
روز اپنی حیثیت کے موافق صندل یا اور کم قیمت خوشبو لکڑیان سلگتی رہتی اور سارے
گھر کو معطر رکھتے ہین ❊ حمام کا رواج آگے خاص و عام مین تھا لیکن رفتہ رفتہ موقوف ہو کر
اب فقط فغفور اور اونکے عزیزون اور امراے کبار کے محل سراؤن مین رہ گیا ہے ہان کے
گھرانے کے فغفور سب بڑے عیاش تھے اور اونکے محلون کے حمام اور حوضون کی عجیب
نقلین ہین چنانچہ فغفور یانگٹی جو ایک سو اٹھاسی برس قبل حضرت عیسیٰ کی آمد کے تخت ختا پر
بیٹھا تھا اوسکے محلون مین سنگ مرمر کے تالاب تھے اور اوس مین مچھلیان اور بطین گل کی
بنی ہوئی چھوٹی رہتی تھین اور ہزارون رنڈیان خوشبو اُبٹن مل کر نہاتین اور مچھلیون اور
بطون کے سہارے سے پیرتی پھرتین تھین اونکے غسل کے وقت تمام دار الامارہ مین

خوشبو پھیلتی تھی اور جب پانی کو بدلنے کے لیے اون حوضون کا منبع کھول دیتے اور شہر کی نہرون مین پانی بہاتے تھے تو عوام اپنے گھرون کو معطر کرنے کے لیے گھڑے بھر بھر کے لیجاتے تھے اور اسی گھرانے کی بیگماتون کو بیس بیس شہر حمام اور اوسکے لوازمے کے خرچ کے لیے ملتے تھے ٭ خاص ختائی عورتین بہت نازک مزاج اور لطیف طبیعت ہوتی ہین اور دو ایک ولندیزی اور انگریزی مسافرون نے جو روایت کی ہے کہ اونہون نے پیچین مین ختائی عورتون کو بر سر بازار قلیان پیتے دیکھا ہے یہ اونکی غلط فہمی تھی کہ تاتار اور ختا کی عورتون مین اونہون نے تمیز نہین کی کیونکہ خاص ختائی مستورات گھر سے باہر نہین نکلتی ہین اور تاتار کی عورتین جہان چاہتی ہین پڑی پھرتی ہین اور چونکہ ہر ملک کی مستورات کی شریعت مردون کے خلاف ہوتی ہے اون لوگون نے اپنے صحرا کی قدیم رسمون کو اب تک مروج رکھا ہے باوجودیکہ اونکے مردون نے اکثر دستورات ختا پر عمل کیا ہے ٭ ختا مین مکانات ایک طبقے سے زیادہ نہین بناتے اور جب انگریزی شہرونکا نقشہ اوس ملک کے لوگ دیکھتے ہین تو پچھتاتے اور کہتے ہین کہ افسوس خدا نے تمہارے ملک مین ایسی تھوڑی زمین دی ہے کہ ہوا مین چڑھ کے تمہین رہنا ہوتا اور ہمیشہ کی آمد و رفت مین ہر روز مرگ مفاجات کا سامنا رہتا ہے جب قول اونکا یہ ہے تو ظاہر ہے کہ دو منزلہ مکان وہ ہرگز اپنی طبیعت سے نہین بنائینگے اگرچہ اجازت بھی اونکی ہووے لیکن ختا مین کوئی ادنی سا امر بے دستور اور قانون کے وقوع مین نہین آتا اور گھر کا معاملہ تو بہت سنگین ہے اور ایسی کچی بات نہین کہ جسکا جو جی چاہے سو کرے کیون کہ شہر کی قطع بگڑ جائے اور سڑکون اور نہرون کی روش مین خلل واقع ہووے ٭ دکھن کے رخ تمام مکان اس ملک مین ہوتے ہین اور دالان اور حجرے دالان اور دو دو سائبان اور کمرے اور کوٹھریان اور انگنائی اور باغ اور شاگرد پیشے کے مکانات اور مودی خانہ اور توشک خانہ اور تمام کارخانجات کے مکانات سب اپنے انداز سے وسیع اور مستحکم بنتے ہین اور راہ کی پشت پر مجلسرا کی بنا شاہراہ کے پیچھے کیطرف ہمیشہ ہوتی ہے تاکہ رنڈیون کے جھانکنے اور

راہ گیرون سے آنکھین لڑانے کی نوبت نہ پہونچے اور مردانے اور زنانے مکانات کے ہر چہار طرف
ایک اونچی دیوار کھینچی رہتی ہے اور تین ڈیوڑھیان امیرون کے مکانات مین ہوتین ہین اور
صدر دروازے پر اکثر سنگ مرمر کے دو شیر بنے رہتے ہین ❊ جس دالان مین امیر نشست
رکھتا ہے اور دوستون کی ملاقات کرتا ہے وہ بہت سلیقے سے سجا رہتا ہے اور فضول
اور بیہودہ تکلفات کو وہان گذر نہین ہوتا اور اوسکے بعد جو دالان ہے وہان پر جن لوگون
سے بے تکلفی اور یارانہ ہوتا ہے اونکے ساتھ صحبت ہوتی ہے اور اوس مین واجبی لوازم اور
سامان رہتا ہے غرض محل سرا کی آرائش کا حال معلوم نہین ہے اس لیے کہ صاحب خانہ
یا اونکی بی بی کے کسی عزیز کو بھی وہان دخل نہین ہوتا غرض انگنائی بہت وسیع ہوتی ہے
اور دونون کونے پر دو مرمر کے حوض آب زلال سے ملبب رہتے ہین اور بیچ مین ایک جزیرہ
بنایا کرتے اور اوسپر لوبیا اور خوش رنگ پھولون کے درخت بوتے ہین وہ ہمیشہ پھولتے
رہتے ہین اور پانی مین چھوٹی چھوٹی سنہری روپہلی اور لال اور سبز مچھلیان چھوٹی رہتی ہین
اور ایسی ہلی ہوتین ہین کہ آدمی کے ہاتھ سے غذا کرتین اور انگنائی کے درمیان جسکو خانہ باغ
کہنا چاہیے سنگ مرمر یا سنگ موسیٰ کے چوڑے چبوترے پر اقسام طرح کے لوبیا اور خوش نما
پھولون کی چنگیر رکھی رہتین اور دالان کے باہر دیوارون پر عشق پیچا یا انگور کی بیلین
قمچیون کے ٹھٹر پر پھیلی رہتی ہین اور اونکے بیچ بیچ مین دیوارون کے طاقون مین پھولون
کی ہانڈیان رکھی رہتی ہین اور اکثر امیر پنجرون مین خوش آواز اور خوش پر چڑیون کو دیوار
سے لٹکا دیتے ہین اور انگنائی کی دونون حدون پر ہرن اور دوسرے وحشی جانورون
کو کٹھرون مین رکھتے ہین اور اس انگنائی کو طے کر کے جب پہلے دالان مین پہونچے تو میز
اور کرسیان اور الماریان اور نشست کے اسباب آبنوس اور صندل اور دوسری قیمتی لکڑیون
کے دکھائی دیتے ہین اور اون مین سے بعض اپنے حسن ذات کے سبب جلوہ گر رہتی ہین
اور بعض لکڑی ایسی شفاف ہوتی ہے کہ اوسکی رگین بھی معلوم ہوتی ہین اور ساتھ ہی اوسکے

اسقدر چمک کہ چہرے کے رونگٹے تک بخوبی نظر آتا ہے اور فرش پر گرمیون مین پاٹیان بچھی ہوتی ہین
اور جاڑون مین عمدہ عمدہ پشمین قالینون کا رواج ہے اور جھاڑ و فانوس کی عوض کاغذ اور ابرک کی
قندیلین ایسی خوش قطع اور خوب رنگ لٹکتی رہتی ہین کہ پانچ ہزار کے شیشے کے جھاڑ پر آنکھہ والے
کی نظر پہلے نہ پڑیگی مگر اوسپر کہ اوسکے جمال باکمال کی تعریف مین زبان بیان لال ہے * ختائی
بجز پھول اور چڑیا اور اپنے معبودون کی تصویرونکے دوسری نہین لگاتے مگر حکما اور شعرا کے
پند اور نصائح اور لطیف مضامین سپید ساٹن پر نیلی روشنائی سے لکھی ہوئی جابجا بمنزلہ تصویر
دیوارون مین لٹکائے جاتے ہین اور دالان مین لوبان اوس سب اسامان کے درمیان ہر وقت
جلتا ہے اور چار کونے مین مرجان کے بڑے بڑے جھاڑ رکھے رہتے ہین اور میزون پر دنیا
کے عجائبات جمادات اور نباتات اور حیوانات کے اقسام سے قابل اہل غور کی دید کے چنے
ہوے ہوتے اور اُمرا اپنی حیثیت کے موافق تکلف صوفیانہ کرتے اور مکانات سنگین مین رہتے ہین
اور چونکہ ختائیون کو ہرطرح کی دستکاری مین کمال ہے بڑے بڑے اور دبیز تختے سنگ کے
وہ اس صفائی سے ملاتے ہین کہ بعد نظر غور کے بھی تمیز نہین ہوتی کہ جوڑ کہان اور تختے سے تختہ
پتھر کا کس جگہ ملا ہے اور اینٹ ایسی خوبصورت بناتے ہین کہ صاحب شوق اور حسن پرست کے
نزدیک مٹی کو سونیکا رتبہ ملتا ہے اور اینٹ کی دیوار توڑ جوڑ کر کے نقشہ ہاے گوناگون کے
ساتہ اسطرحپر بناتے کہ دیکھنے والے کو حیرت ہوتی ہے کہ یہ سحر ہے یا نظربندی ہے اور بے تامل
یقین مین نہین آتا کہ یہ سارا کارخانہ اینٹ کا بنا ہے اور اسیطرحپر اکثر گھر خالی اینٹ کے اندر
سے باہر تعمیر ہوتے ہین اور چونے کا علاقہ مطلق نہین رہتا لیکن ایسا حسین ہوتا ہے کہ پتھر
جھلکمارتا ہے غرض جسقدر وسیع اور پاکیزہ امرا و نجبا کے مکانات ہوتے ہین اوسیقدر
غربا کی جھوپڑیان تنگ اور کثیف ہوتین ہین اور شمال ملکون کے دہاتون مین غریبون کے
گھر اینٹ کی دیوارون اور پتون کی چھاونی کے ہوتے ہین اور جنگلستان کے قریب جو موضع
ہین وہان تختون کے تمام مکانات بنتے غرض پتھر کی نوبت ہر جگہ پڑتی ہے * ہر ملک کے

غربا بمجبوری کثیف ہوتے ہین لیکن جب عادت طبیعت ثانی ہوجاتی ہے تو وہ لوگ بدون
کراہیت کثیف نہین رہتے ہین چنانچہ ختا مین باوصف اسکے کہ زمین اور معماری کے سرانجام
افراط سے ہین اور ضروری قلیل ہے لیکن اکثر غربا کے گھرون مین ایک ہی کوٹھری ہوتی ہے
اور اوسی مین زن و مرد اور لڑکے بالے اور سور بکرے اور گدہے اور دوسرے جانور خانہ
پرورد سب ایک ساتہ ملے جلے رہتے ہین اور غربا جاڑے کو اس ترکیب سے کاٹتے ہین کہ
اپنے گہرون کے صحن کو اونچا بناتے لیکن نیچے خالی رکھتے ہین اور ایام سرما مین میدان سے
لکڑیان چن لاتے ہین اور صحن کے نیچے جلاتے اور اوسی پر کھال بچھا کر شب کو سارے
گھر والے ایک ساتہ سو رہتے ہین اور گرمی اوس صحن کی ایسی ہوتی ہے کہ اوڑہنے کی احتیاج
باقی نہین رہتی اور صبح کو کھال اوٹھا کر چٹائی بچھاتے اور اوسی پر تمام دن کھانا پینا اور نشست
کرتے ہین غرض لکڑی ہر وقت جلتی رہتی ہے اور دم بھر بجھنے نہین پاتی ہے اور اس باعث سے
صحن کے سوا سارا گھر مثل حمام سرد کے گرم رہتا ہے لیکن امیرون کے یہان پتہر کے کوئلے
انگیٹھیون مین سلگتے رہتے لیکن عیب یہی ہے کہ دہوئین کے نکلنے کے لیے چھت سے
کوئی راہ ختائیون نے نہین نکالی اور اس باب مین انگریزون نے اونکی حکمت کا دہولوا اوڑا
دیا اور دودکش اس خوبی کے ساتہ نکالا کہ انگیٹھی کی تمام کیفیت بے اذیت حاصل ہوتی ہے
اور تعجب ہے کہ باوصف اس عمل و ادراک کے ختائیون کو خود نسوجھی لیکن اسکے عوض باغ
لگانیکا نقشہ انگریزون کو اونھون نے سکھلایا اور لاکھہ لاکھہ آفرین اونکی لطیف طبیعت
اور نازک خیالی پر ہر صاحب شوق کو بھیجنا چاہیے * دریافت کرنا ضرور ہے کہ باغ طیار
کرنے اور چمن لگانے کی غایت کیا ہے اور جب علت غائی اوسکی سمجہہ مین آئی تو اوس بیلون
کی خوبی خود بخود خاطر پذیر ہو جائیگی * انسان کی جبلت مین تلوّن ہے اور آدمی کا جی طرح
بطرح اور رنگ برنگ چیزون پر ہر وقت دوڑتا ہے اور اوسکی مثالین دینی فضول ہین کیونکہ
جب یہ عادت خاص و عام کی ہے اور کوئی شخص اس سے خالی نہین تو اوسکا حال ہر کسیکو